نالہ مرا گو کہ جو کبھی تا فلک گیا
قدسی پکاری میل سرمہ چمک گیا

سبحان اللہ کیا حکمت حکیم مطلق سے کہ برتی کا قدردان اوسکے ساتھ ہی پیدا کیا ہی گلوں کو رنگ و عطا ہوی تھے ہمین چشم وہ باغ عنایت نہونی تو قدر کیونکر ہوتی بلبلونکو ترانی بخشی تھے ہمین گوش عطا نہ ملتی تو لطف کون اوٹھاتا نعمتون کو لذتین ملی تھین ہمین مذاق نہ ملتا تو مزا کسی آتا خاتم النبیین سا نبی بہیجا تہا ہمین توفیق طلب ہدایت نہوتی تو دولت ایمان کسی ملتی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ الطاہرین الی یوم الدین اگر انتظام دار الریاست رامپور کی واسطی ایسے فرمانروای عادل و منصف حق نظر پاتا تو وابستگان دامن دولت کیا خلق خدا کسکی ظل عاطفت مین آرام وآسایش پاتی وہ فرمانروای رشک شاہان عالم یعنی سکندر شوکت دارا حشمت سلیمان جاہ خورشید کلاہ زیبندہ سریر حکمرانی دُرّۃ التاج جہانبانی حامی حرمین شریفین زائر روضۂ شہنشاہ دارین حافظ شرع مبین حامی دین متین مشیر قیصر ہند جناب نواب کلب علیخان صاحب بہادر فرزند دلپذیر دولت انگلشیہ رئیس دلاور اعظم طبقۂ اعلای ستارۂ ہند دام ظلہم واقبالہم حق یہ ہی کہ یہ شہریار عالیشان رشک قیصر وخاقان بہمہ صفات جلیلہ موصوف سخاوت مین حاتم عدالت مین نوشیروان شجاعت مین رستم فراست مین افلاطون وجاہت مین یوسف شریعت مین پیرو رسول خدا طریقت مین ہمپایۂ اولیا رعیت پرور مسافر نواز حق دوست حق شناس خلیق رحیم متقی پرہیزگار ساکنان ہر شہر و دیار فیض عام سی شکرگذار ارباب فضل و کمال جود وعطا سی آسودہ حال خداوند عالم عمر واقبال جناب ممدوح مین یوما فیوما ترقی کرامت فرمای اب خاکسار سراپا انکسار بندہ درگاہ لم یزلی محمد صفدر علی خلف جناب معرفت ماب جنت مآب نواب محمد سعید خان بہادر جنت آرامگاہ خلف الصدق جناب نواب غلام محمد خان صاحب بہادر ارم آشیان خلف الرشید جناب نواب محمد فیض اللہ خان صاحب بہادر عرش منزل خلف ارشد جناب نواب علی محمد خان صاحب بہادر خلد مکان والیان دار الریاست مصطفی آباد عرف رامپور خدمت ارباب سخن مین عرض پرداز ہی کہ بعد انتقال اعلی حضرت نواب جنت آرامگاہ اس عاجز بیچدان کی ہر طرح سی تعلیم وتربیت جناب برادر بزرگوار نواب محمد یوسف علیخان صاحب بہادر فردوس مکان نی فرمائی کتب فارسی کا درس مولوی شیخ احمد علی صاحب اوستاد کامل وحید عصر سی ہوا بعد فراغ تحصیل خوشنویسی مین منشی میر عوض علی صاحب خوشنویس یکتای روزگار سی ایک مدت مشق کی بعد تکمیل تحریر فنون سپاہگری کا آفاق سی حاصل کیی پھر تصویر کشی کا شوق ہوا نواب فردوس مکان نی بابو منگل سین صاحب مصور عدیم المثال کو واسطی تعلیم پر مقرر فرمایا بابو صاحب موصوف نی کل قواعد تصویر روغنی وآبی وغیرہ بخوبی تعلیم کیی البتہ اس فن کو بھی اپنی فنون حاصل کردہ مین بہت نازک اور مشکل پایا جب بعنایت الہی اس سی بھی استغنا ہوا تو فوٹوگراف یعنی

تصویر عکسی کھینچنا مسٹر لی تورنا صاحب اور مشکور الدولہ بہادر سے بہت جلد حاصل کیا پھر کچھ دنون طلسمات وغیرہ کا
چرچا رہا پھر ہندی کتب تواریخ و داستان و اخلاق و تصوف و مذاہب و لغت و طب و حساب وغیرہ کی سیر مین
مصروف رہی پھر ایک عرصے تک صحبت فقرا و علما رہی اور مین ہر طرح کی مسائل مشکلہ شریعت و طریقت و توحید
و تصوف حل ہوئی پھر ہوای سیاحی سر مین بھری سیر دیار و امصار ہندوستان بخوبی تمام کی اتفاقات روزگار سے
وسی مانی مین ایک پری پیکر غارت گر صبر و قرار سے دل لگا اب مین کیا کہون وہ کیا عالم تھا دلکو اضطراب جان کو
پیچ و تاب خاطر کو گرانی حواس مین پریشانی آنکھون کو حیرت طبیعت کو وحشت پیدا ہوئی عیش و آرام سے جی چھوٹ
گیا اُسی زمانہ مین شاعری کا خیال آیا شعر و سخن سے ابتدا ہی سے طبیعت کو لاگ تھی آخر شوق لی اوڑا کہ تلمذ کرنیکا
ذوق ہوا شاعر سحر بیان اعجاز تقریر جناب منشی امیر احمد صاحب متخلص بہ امیر شاگرد رشید تدبیر الدولہ مدبر الملک منشی
مظفر علیخان صاحب بہادر جنگ متخلص بہ اسیر آفتاب ہند کی صفائی زبان طرز کلام حسن بندش شوخی طبیعت
نہایت پسند آئی اونکو کلام دکھایا اونھون نی بکمال دلسوزی نکات شاعری تعلیم فرمائی رفتہ رفتہ ہر قسم کا کلام
مثل قصائد و غزلیات و مثنوی و واسوخت و مخمس و تضمین و سلام و رباعیات و قطعات و تاریخ وغیرہ فراہم ہو کر
کلیات تیار ہوا محمد یحیی خان وغیرہ بعض مخلصین نی کلیات چھپنی پر اصرار کیا مگر چونکہ ابھی نظر ثانی باقی ہے اور مجھکو بنگالہ
سفر کلکتہ درپیش ہے لہذا ایک مختصر سا دیوان غزلیات انتخاب کرکے سردست چھپوا دیا اب اپنی حال سے
ہمنشینون کو کچھ عجز کی نغمی انکسار کی ترانی بھی سناؤن ای سیہ بختی مضمون ہم مشرب ہر چند زمین اور تم ایک ہی خم کی
بادہ خوار ہین مگر تم زلال آشام ہو مین دردی کش تم اپنی رنگ مین مست ہو مین اپنی بیمایگی سی غش تم آفتاب
مین سہا تم شہسوار مین شش پا تم سرود مین ساز شکستہ تم نغمہ مین آواز خستہ تم نشئی کی ترنگ مین خمار کا
رنگ تم عرش پرواز مین پر شکستہ تم طوفان مین آب بستہ تم دریا مین چاہ تم سبزہ مین کاہ مین اس
بزم مین چراغ ہون لیکن مردہ اس باغ مین پھول ہون مگر پژمردہ جواہر ہون مگر بی رنگ جرس ہون
لیکن بی آہنگ دریا ہون مگر بی موج اختر ہون لیکن بی اوج طوطی ہون مگر بی زبان بلبل ہون لیکن نوحہ
خوان شیشہ ہون مگر بی بادہ دل ہون لیکن بی ارادہ حسرت ہون مگر خون گشتہ بخت ہون لیکن برگشتہ
شمع ہون مگر بے نور صہبا ہون لیکن بی سرور زمین سخن نہ میری ملک نہ جاگیر البتہ فرمانروایان
اقلیم سخن کا پیرو ہون اس تصدیعہ پردازی سے فقط اتنی غرض ہے کہ اگر زباندانان
سخن سنج کہیں خطا پائین تو میری عاجزی پر نظر کرکے عیب پوشی کو کام فرمائین

مصرع صفدر مجھی سب کہتی ہین بجا ہے — لیکن نہین معلوم کہ مین کون ہون کیا ہون

ان من الشعر لحکمة ان من البیان لسحرا

الحمد لله که این منتخب مختصر دملک چشم ارباب نظر مشتهر شد

دیوان ضعیف

[illegible]

بدار الریاسة مصطفی آباد عرف رامپور حفظه الله عن المفاسد والشرور

در تاج المطابع مثل شاهد رعنا جلوه نمود

شبیہ ہمایون حضرت مصنف



عمل لالہ میندّو لال مصور و وزیر محمد خان نقاش

[illegible]

الحمد لله والمنة که این دیوان سراپا فصاحت و بلاغت مسمّی به

انتخاب بستان نگار ۱۲۹۳

[illegible] جناب شوکت مآب محمد سعید علیخان صاحب بهادر [illegible]

بدار الریاست مصطفی آباد عرف رامپور حفظه الله عن المفاسد والشرور

در تاج المطابع [illegible] بحلیهٔ طبع [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مبتلا پیش از ظہورِ جلوۂ جانانہ تہا	۱	شمع جب روشن نتہی محفل مین مین دیوانہ تہا
خوب دیکہا نور تیرا شمع ہر کاشانہ تہا		ایک ہی جلوہ میان کعبہ و بتخانہ تہا
تیری آگی حسن مین کیا آبرو پاتا کوئی	۲	دونون عالم تہی صدف تو گوہرِ یکدانہ تہا
کہل گئی جب آنکہ دیکہا جلوہ تیری حسن کا		کان رکہکر جو سنا جس سی ترا افسانہ تہا
شمع و گل دونون مین تیرا جلوہ آتا تہا نظر		صبح کو بلبل مرا دل شام کو پروانہ تہا

آگیا موسی کو غش مجھی کو اب تجلی گری ۴ اور وہان اک جلوہ انداز معشوقانہ تہا

اک طرف ذکر صمد تہا اک طرف کیش صنم ۳ بیچ مین ہم تھی ادہر کعبہ ادہر بتخانہ تہا

کوئی قران مین نہ سمجھا معنی قالو بلی وہ مرا روز الست اک نعرہ مستانہ تہا

غیر ذات حق جسی سمجھا اوسی پایا فنا میہمان سارا زمانہ ایک صاحبخانہ تہا

گور مین جاکر حقیقت ہمکو دنیا کی کہلی زندگی کی رات تہوڑی تہی دراز افسانہ تہا

کہل گئین آنکہین تو صفدر ہمکو یہ روشن ہوا
محفل عالم مین وہ خود شمع خود پروانہ تہا

بہت مشتاق ہون یارب مین احمد کی زیارت کا ۲ ملی بخت ہمایون سی مجہی افسر سعادت کا

ابہی کیا دیکہنا ہی جوش تم دریای رحمت کا کوئی قطرہ ٹپکنی دو مری اشک ندامت کا

کہلا بند نقاب روی احمد کیا قیامت مین گنہگارون کی مُنہ پر کہل گیا دروازہ جنت کا

لیی آتا ہون مین دل مین شبیہ قامت دلکش ۳ تہ و بالا نہو جای کہین عرصہ قیامت کا

دل پرخوف پہلو مین نہین ای شافع محشر
بغل مین ہم گنہگارون کی محضر ہی شفاعت کا

ترا جلوہ نظر آتا ہی جسے آنکہ پڑتی ہے
تماشا دیکھتا ہون عالم کثرت مین وحدت کا

ندامت کی بدولت عاصیون نی آبرو پائی
چمک کر اشک موتی بنگیا تاج شفاعت کا

سراپا جرم و عصیان ہون مگر مین چار یاری ہون
بہروسا حشر کی دن ہی مجھی یاران حضرت کا

دماغ اہل معنی تازہ ہونگی دیکھ کر صفدر
کھنچا ہی اس غزل مین عطر گلہای محبت کا

ہمنام خدا کی ہین بہ زیبا ہی علی کا ۲
بندہ جو خدا کا ہی وہ بندا ہی علی کا

موسی کیطرح مرتبہ اعلا ہی علی کا
جو نقش قدم ہی ید بیضا ہی علی کا

ہمنام خدا دست خدا شیر خدا ہین
کیا جانی کوئی مرتبہ کیسا ہی علی کا

کعبی مین ولادت ہوئی سجدہ مین شہادت ۳
آغاز بھی انجام بھی اچھا ہی علی کا

اللہ نی کی اپنی صفت اونکو عنایت
عالم مین نہ ہمسر ہے نہ ہمتا ہی علی کا

اللہ کی بھی ہے نظر لطف اوسی پر
سو جان سے جو عاشق شیدا ہے علی کا

صفدر ہے عیاں گرمی خورشید قیامت
پہ خوف ہے کیا سر پہ جو سایا ہے علی کا

پرتو ہوں ایک میں بھی رب غفور تیرا ۴
آنکھوں میں نور تیرا دل میں ظہور تیرا

کعبہ کہ بتکدہ ہو دونوں مکان ہیں تیری
یہاں بھی ظہور تیرا واں بھی ظہور تیرا

یہ بھولی بھولی صورت یہ پیاری پیاری طلعت
پائیں کہاں سے نقشہ غلمان و حور تیرا

سب جانتے ہیں عاشق تیرا چھپا نہیں ہوں
ہمراہ میرے چرچا ہوگا ضرور تیرا

آگے نہ خود نمائی اتنی مزاج میں تھی
آئینے نے بڑھایا کبر و غرور تیرا

عاشق بنا کے مجھکو دونوں جہاں سے کھویا ۲
میں خوب جانتا ہوں اے دل قصور تیرا

سمجھا ہاں ہی اسکو ہم او ترک الفت
چل بیٹھ جا کے ناصح دیکھا شعور تیرا

بدگو ہیں غیر کتنے کرتے ہیں روز شکوہ
تیری حضور میرا میری حضور تیرا

ہرچند وہ خفا ہی صفدر ہی ملزم
چل تو معاف کردی شاید تقصیر

عیان بیخودی مین تہا جلوا کسیکا	٥	خودی ہوگئی سے اپنے پردا کسیکا
اوسی حال معلوم ہوگیا کسیکا		نہ عاشق کسیکا نہ شیدا کسیکا
کیا تونی پامال کیون دل کو ظالم	٢	اری تہا یہ نازون کا پالا کسیکا
کلیجا پکڑکر ابہی بیٹھ جاتی		سنا ہی نہین تمنی نالا کسیکا
جو نرگس کو دیکہا مجہی یاد آیا		وہ شرما کی آنکہین جہکانا کسیکا
بتون کو جو دیکھون نکر منع واعظ	١	تماشا ہی انکا تماشا کسیکا
اوٹہای جو یہ ناز بیجا تمہاری		ہماری سوا حوصلہ کیا کسیکا
عبث دلکو لیتی ہو اجی جان تم		جو میرا نہین کیا یہ ہوگا کسیکا
خوشی اونکی ہی ضبط غم کررہا ہون		تڑپنا ہی میرا تماشا کسیکا

شب وصل آنا نہ تہا موت مجکو بنا کھیل تو نے بگاڑ کسیکا

سنا میرا مرنا تو بولے وصفدؔ
چلو ہوگیا قول پورا کسیکا

شوخی کی ساتہ کچہ رہی پردہ حجاب کا ۶ آغاز ہے ابھی تری حسن شباب کا
جھگڑون مین میری روز جزا ہوگیا تمام قصہ نہ طی ہوا دلِ خانہ خراب کا
اتنا غرور حسن پہ لازم نہین ہے مہمان چند روزہ ہی موسم شباب کا
کس کس طرح تڑپ کی بسر کی شب فراق پوچھو نہ حال مجھسی مری اضطراب کا
پروا کرو کی کسکو ہی لا ساقیا شراب ۱۲ جل جل کی دل مین ہوگیا عالم کباب کا
ای شہسوار حسن ذرا روک لی عنان ۲۴ لیلون مین چشم شوق سی بوسہ رکاب کا
زاہد کا دل خدا کی قسم پہر نہ رہ سکی دین اپنی ہاتہ سی جو وہ ساغر شراب کا
پی لون اگر شراب تو زاہد معاف کر ۱ یہ موسم بہار یہ عالم شباب کا

کیسا پھنسا دیا ہی بلاؤن مین عشق کی
صفدر برا ہو اس دل خانہ خراب کا

تہا شکایت کا جو اونسی حوصلہ جاتا رہا / سامنا جب ہو گیا سارا گلہ جاتا رہا

فصل گل مین بیڑیان کاٹین عبث جلادنی / تہا جو سرکار جنون سی سلسلہ جاتا رہا

وای قسمت بیخودی مین کہو گئی تصویر یار / دل کی بہلانی کا یہ بہی مشغلہ جاتا رہا

اسقدر صدمی سہی ہمنی تو نکی عشق مین / دل لگانی کا کسے سے حوصلہ جاتا رہا

جام ٹوٹی اتنی دور چرخ مینا رنگ سی / محتسب کا شکوہ قاضی کا گلہ جاتا رہا

تہین وہ ساری وحشتین جوش جنون کمان کہان گئی / سر سی وہ سودا وہ دل سی ولولہ جاتا رہا

ساتہ یارو نکا چہوڑا یا تو نے ای واماندگی / خاک اڑاتی رہ گئی ہم قافلہ جاتا رہا

دوستون کی ہاتہ سی صدمی اوٹہاتی ہی / ۴ / دل سی اپنی دشمنون کا بہی گلہ جاتا رہا

عہد پیری مین کہان صفدر جوانی کی ترنگ

وہ بہار حسن ہوئی وہ ولولہ جاتا رہا

8 وصف دلفگاری تو ہم سنتی ہین حسن حور کا — کون جانی جھوٹ ہی یا سچ ہی شہرہ دور کا

دیکھکر تیری سراپا کو ہی سبکا قیل قال — آدمی کا قد پری کا ناز چہرہ حور کا

پردہ اولٹا رخ سی اوسنی دیکھیی ہوتا ہی کیا — سامنا ہی شکل موسی آج برق طور کا

نالہ و زاری و بیتابی و فریاد و فغان — رات دن ہی شغل ای بت تیری رنجور کا

ہر فرشتی کی زبان پر الامان کی ہی پکار — میری نالی نی کیا شاید ارادہ دور کا

۴ نالہ کرتا قبر سی اوٹھا جو تیرا نالہ کش — پھونکنا محشر مین اسرافیل بھولا صور کا

۲ ہو سکا ہرگز نہ درد عشق کا جسدم علاج — رنگ گئی منہ دیکھکر جیسی تری رنجور کا

گوشہ گیر ہو کر و پوچھتی ہو حال مجھ پر زور کا — دور سی آیا ہون رکھتا ہون ارادہ دور کا

سر فروشوں کا کبھی صفدر نہیں مٹتا ہی نام

ذکر اب تک ہی زبان دار پر منصور کا

جو وہ آئی بزم مین رات کو تو عجیب بزم کا حال تھا

کوئی مست تھا کوئی غنچہ کہین وجد تھا کہین حال تھا

جو فروغِ حسن نظر پڑا مین ازل سی اوسپہ فدا ہوا ۲

مری مرغِ دل کا تھا آشیان سرِ طور پر جو نہال تھا

سو غنچہ کا بیکو دیکھتا کہ مین اوس دہن کا تھا مبتلا

رگِ گل سے مجکو غرض تھی کیا کہ کسی کمر کا خیال تھا

رہی جب تلک کہ زمانی مین ہوسِ وصالِ بتان ہی

نہ ہوائی حشمت وجاہ تھی نہ خیالِ دولت ومال تھا

وہ عجب مزی کا زمانہ تھا کہ جنون سی طبع تھی آشنا

نہ کسیکی تھی مجھی کچھ خبر نہ کسیکو میرا خیال تھا

یہ خزان نی آگی غضب کیا کہ فسردہ پھولون کو کردیا

کوئی سبز تہا کوئی زرد تہا کوئی نیلگون کوئی لال تہا

یہی چند روز جہان مین ہم چلی نامراد سوی عدم

یہی زندگی سی حصول تہا یہی اس جہان کا مآل تہا

کبہی عیش وصل تہا اور ہم نہین اب نصیب سوائی غم

یہی سوچ دل مین ہی دمبدم کہ وہ خواب تہا کہ خیال تہا

کرون صفدر اور تلاش کیا نہین مجکو حرص جہان ہوا

جو خدا نی مجکو عطا کیا یہ مری موافق حال تہا

۱۰ تصور روز و شب خاطر مین ہی گیسوی جانان کا
دل صد چاک شانہ بنگیا زلف پریشان کا

تمہاری سرخی لب نے اوڑایا رنگ ہنس ہنسکر
حنا کا لعل کا یاقوت کا خون شہیدان کا

ہوا سب ہو گئی عاشق جو سبزہ چہرہ پر آیا
سبق مرغ چمن بہولی ورق اوٹا گلستان کا

لکہون برگ حنا پر نامہ کلک شاخ مرجان سے
اگر اس حیلی سے شاید آشنا ہو دست جانان کا

تصور آگیا قاتل کا جب شوقِ شہادت مین
رنگین گردن کی دم بھرنی لگین شمشیر ابرو کا

بڑی قسمت ہی عالم مین قتیلِ دستِ رنگین کی
دعای مغفرت کرتا ہی اتبک پنجہ مرجان کا

مری جانب سی ای پیکِ صبا صیاد سی کہنا
کفن بلبل کو دینا چاہیی گلچین کی دامان کا

اڑی پرزی گریبان کی تو ہنس ہنسکر جنون بولا
وہ شیرازہ کھلا مجموعہ حالِ پریشان کا

نہ فرصت وصل کی دی رات بھر اوس شوخ نی صفدر
کیا حیلہ سحر تک پان کا مسی کا افشان کا

۱۱

ہوا ہی عشق جب سی ابرو و مژگان دلبر کا
گلا مشتاق ہی آبِ دمِ شمشیر و خنجر کا

مرا سر کٹ گیا تو کٹ گیا کچھ غم نہین قاتل
بہت اچھا ہوا اوترا تقاضا تیری خنجر کا

مری زنجیر نی زندان مین ایسا غل مچایا ہی
کہ برپا رات دن رہتا ہی اک ہنگامہ محشر کا

مزہ ہی حق پرستی کا ہمین تو بت پرستی مین
صدا ناقوس کی نعرہ ہی یہان اللہ اکبر کا

زہی طالع ہوئی معراج کیسی خواب مین ہمکو
جنان کو دیکھ آئی ٹہیک نقشہ ہی تری گھر کا

وہ بسمل ہون کہ وقت ذبح خون گرم سی میری
پڑین تلوار مین چھالی تو منہ آجائی خنجر کا

نگاہ واپسین سی پھیلون حسرت نہ رہ جائی
نہ گھبراؤ ٹھہر جاؤ فقط دم ہی میں دم بھر کا

اندھیر کیون نہ چھائی کیون تہ و بالا ہو عالم
ورق پہنچا ہی محشر مین میری عصیان کی دفتر کا

بلا گردانی اگر ہون خانۂ دل کا تو زیبا ہی
اسی گھر سی تپا ملتا ہی صد پارگی گھر کا

١٤

نہ گلچین ہی شفیق اپنا نہ مونس باغبان اپنا
یہ دونون ہو گئی دشمن ٹھکانا ہی کہان اپنا

بیان کیا تصور سی بھی ہی قصہ نہان اپنا
زبان کا ذکر کیا دل بھی نہین ہی رازدان اپنا

ہمین کیا کام تھا اس گلشن ویران مین آ کیسی
چھڑایا آب و دانہ نی قدیمی آشیان اپنا

وہ گھبراتی ہین تنہائی سی ہم غمسی تڑپتی ہین
عجب عالم ہی فرقت مین وہان اودھر یہان اپنا

تلاش اک رشک یوسف کی رہی اکثر [illegible]
پھرا منزل بمنزل کاروان در کاروان اپنا

شب فرقت ہوئی آخر عدم کو ہم بھی چلتی ہین
کہو شمع سحر آگی بڑہی لیکر نشان اپنا

ریاض دہر مین ہی ختم مجہہ پہ خانہ بردوشی | کہ اپنی مشت پر کو جانتا ہون آشیان اپنا
پس آئینہ ہم طوطی ہین جو سنتی ہین کہتی ہین | زبان اونکی زبان سے اپنے دہن اونکا دہان اپنا

شکر ریزی نہایت ہی سخن مین اپنی ای صفدر
بجا ہی گر لقب ہو طوطی شیرین زبان اپنا

۱۴
رسوا اگر جہان مین ہوا پہر کسیکو کیا | اچھا سہی مین سب سی برا پہر کسیکو کیا
زلفونکو اونکی سینی چہوا پہر کسیکو کیا | خود ہو گیا اسیر بلا پہر کسیکو کیا
احباب منع کرتی ہین کیون مجکو عشق سی | رسوا ہوا خراب ہوا پہر کسیکو کیا
سمجہن کیا بتون کو تو ناصح ہی کیون خفا | مجرم ہوا مین پیش خدا پہر کسیکو کیا
اوس بیوفا کو کچہ تو سمجہکر دیا ہی دل | اچہا کیا کہ ہمنے برا پہر کسیکو کیا
اپنی خوشی سے ہمتو چلی راہ عشق مین | دل خاک مین ملا تو ملا پہر کسیکو کیا
ہندو سی کچہ غرض نہ مسلمان سی کچہ غرض | سب سی جدا ہی دین مرا پہر کسیکو کیا

کرتا ہون وصفِ حسن تو کہتی ہین سب بُرا
جو بن ہی ہمیشہ نامِ خدا پھر کسیکو کیا

جو ہی جہان مین اوسکی ہین اعمال اوسکی سات
صفدر بُرا ہے خواہ بھلا پھر کسیکو کیا

۱۴

خوشا وہ روز کہ دل عشق مین خراب تھا
یہ درد و غم یہ مصیبت یہ اضطراب تھا

قیامت آئی تو فتنون کا کچہ حساب تھا
تمہاری چال کا لیکن کوئی جواب تھا

مین کیا کہون جو مزہ اوسکی گالیون نے دیا
کرم تھا لطف تھا احسان تھا عتاب تھا

عجب دماغ مین تھی عجب مزاج نگار
وہ دن بہار کی تھی عالمِ شباب تھا

چھپا یا آپ نی چہرہ نقاب مین ناحق
فروغِ عارضِ پر نور کیا حجاب تھا

مین بسکی مفت مین منت پذیر کیون ہوتا
جنابِ خضر کچہ آبِ بقا شراب تھا

خوشا وہ دن کہ حیا سی بہی تہی حیا تجکو
حجاب سی بہی ترا حسن بی حجاب تھا

گمی گئی جو قیامت کی دن گناہ مری
فقط یہ حشر کی باتین تہین کچہ حساب تھا

ہم اونہی صور کی آواز سنکی کیون صفدر
یہ تہلکہ تو سنا اور اضطراب نہ تھا

۱۵

ستم کا نام مٹا ظلم کا نشان نرہا — ہماری بعد اونہین لطف امتحان نرہا
خزان کی آتی ہی وہ رنگ بوستان نرہا — وہ ہمصفیر وہ گلشن وہ آشیان نرہا
چمن مین دشت مین زندان مین کوچہ جانان مین — شریک حال مرا غم کہان کہان نرہا
وہی ہین جوش وہی ولولی جوانی کی — دل آجتک ہی جوان گو کہ مین جوان نرہا
فسانہ لیلی و مجنون کا رہگیا باقی — وہ دشت نجد وہ ناقہ وہ ساربان نرہا
یہ سختیان اوٹھائی فراق مین صدمی — فسانہ شب غم قابل بیان نرہا
لیا جو ایک دل اوسنی تو دودی بوسی — ہزار شکر یہ سودا بہت گران نرہا
یہ ہمنی سنگ در یار سی جبین رگڑی — کہ نام کو خط تقدیر کا نشان نرہا

بتون کی ہجر کی دیکھ کہ ہمین صفدر

ذرا بھی حوصلۂ نالہ و فغان نہ رہا

جب غنچی حجاب اوس گل رعنا نی اوٹھایا ۱۶
کیا لطف تماشا دل شیدا نی اوٹھایا

گلشن مین تری نرگس مخمور کی آگی
خجلت سی نہ سر نرگس شہلا نی اوٹھایا

اوٹھا نہ فرشتون نی بھی جو بار محبت
وہ بوجھ تری عاشق شیدا نی اوٹھایا

دل تہا یہ ہمارا کہ جلی عشق مین سوبن
کیا داغ تہ جولانۂ صحرا نی اوٹھایا

بچتا نظر آتا نہین بیمار محبت
مجبور ہوی ہاتھ مسیحا نی اوٹھایا

دم بھر بھی ٹھہرنی ندیا بادِ فنا نی
سر لا کہ حبابِ لب دریا نی اوٹھایا

کب بادیہ گردی سے ہی بہتر کوئی نعمت
کانٹون کا مزہ آبلۂ پا نی اوٹھایا

جب سیبِ زنخدان کا دیا یار نی بوسہ
کیا ذائقہ اپنی دلِ شیدا نی اوٹھایا

شاعر تہا مین ایسا کہ پس مرگ بھی صفدر
تابوت مرا میر نی سودا نی اوٹھایا

۱۷

رونق فزای باغ جو وه گلبدن ہوا — بلبل تو کیا نہال چمن کا چمن ہوا

کسکی شمیم زلف سنگھادی نسیم نی — معز بسر اپنا نافۂ مشک ختن ہوا

کوچی مین اوسکی خون شہیدان ناز کا — جس سنگ پر گرا وه عقیق یمن ہوا

رہتا ہی دل جو شانی کی مانند چاک چاک — شاید اسیر زلف شکن در شکن ہوا

پہر فصل گل مین دست درازی جنون نی کی — پہر گل کی طرح چاک مرا پیرہن ہوا

چوکی تم انجمن سی اوٹہانا نتہا ابہی — بدنام کیسے کون سر انجمن ہوا

شب بہر شب وصال رہی منہ مین وه زبان — میرا دہن سنبہی یار کا گویا دہن ہوا

لکہا صباحت رخ محبوب کا جو وصف — خامہ ہمارا شاخ گل یاسمن ہوا

صفدر کی دل سے اسکو نکلنا نتہا کبہی
ناره حبث نکل کے غریب الوطن ہوا

۱۸

کبہی چہره وہ مہی چہپا لیا کبہی پرده اوسنی اوٹہا دیا

کبھی دن کو رات بنا دیا کبھی شب کو روز دکھا دیا

کبھی بیٹھے یوں ہی جنون میں ہم ہوے خوفناک نہ طور سے

سر انکسار جھکا دیا قدم ثبات بڑھا دیا

نہ نصیب ہی نہ قرار ہی شب و روز نالہ زار ہے

دل بیقرار کو عشق نے یہ کہاں کا روگ لگا دیا

کہیں کیا جنون میں جو حال ہے کسی پیرہن کا خیال ہے

جو کسی نے لاکے پنہا دیا وہین پرزے پرزے اوڑا دیا +

بعث کو آپ کو یہ خیال ہی کہ نظیر اب تو محال ہی

کہیں اور بھی یہ جمال ہی تمہیں آئینہ تو دکھا دیا

تری کوچے مین جو گذار تھا فقط ایک دم کا قرار تھا

پرکاہ یہ تن زار تھا کہ ہوا نے آگے اوڑا دیا

جو دیا خدا نی کسیکو دی جو گدا ہین اونکی دعائین سے

تری کام آئی گا ای سخن یہی ایک روز لیا دیا

کبھی غیر رنج خوشی کہان کہ فلک ہوا ہی عدو جان

کبھی بھول کر جو ہنسا دیا تو ہنسی کے ساتہ رولا دیا

ہوی صفدر انپر وہ مہربان کہ سنی جو شعر کہا کہ ہان

یہ زبان ہے سحر فسون بیان تری شاعری نی مزا دیا

١٩

کسی سی کہہ نہین سکتی معاملہ دل کا
اکیلی بیٹھی کیا کرتے ہین گلہ دل کا

گلی لگاتی ہین اسکو نہ قتل کرتی ہین
کسی طرح نہین ہوتا ہی فیصلہ دل کا

خدا کری وہ دم نزع دیکھنے آجائین
کہ مرتی مرتی نکلجای حوصلہ دل کا

کمال مجہپہ پریشانیون کا احسان ہے
ملا دیا تری گیسو سے سلسلہ دل کا

یہ کیا ادا ہی لگاتی ہو تیغ رک رک کر
بڑہاتی جاتی ہو تم آپ ہی گلہ دل کا

وہ زلف لینی کو آئی ہی ہوش و صبر تو ہوا
بجای اشک جو آنکھون سی خون آتا ہے
کوئی حسین نظر آتا ہم او سپہ لوٹ گئی

اندھیری رات مین لٹتا ہی قافلہ دل کا
کوئی تو پھوٹ گیا آج آبلہ دل کا
یہان تو جان کا کھونا ہی مشغلہ دل کا

طوق نہ پاؤن مین بیڑیان صفدر
اہ ولولہ دل کا

برادونون کو ارمان رہگیا
ت رہگئی قاتل کو ارمان رہگیا
سر پر خون میری سر پر احسان رہگیا
چار دن کوئی نہ کوئی آ مین مہمان رہگیا
پر تڑپنی لوٹنی کا دل مین ارمان رہگیا
ذکر جم باقی رہا نام سلیمان رہگیا

اور تو سب مر جن ظلین تہ شمشیر ناز
آدمی رہتا نہین دنیا مین رہتا ہی نشان

جو دیا خدا نی کسیکو دی جو گدا ہین اونکی دعائین سلے

تری کام آئیگا ای غنے یہی ایک روز لیا دیا

نہی غیر رنج خوشی کہان کہ فلک ہوا ہی عدو جان

کبھی بھول کر جو ہنسا دیا تو ہنسی کے ساتھ رولا دیا

ہوی صفدر اتنو وہ مہربان کہ سنی جو شعر کہا کہ ہان

یہ زبان ہے سحر فسون بیان تری شاعری نی مزا دیا

۱۹

کسی سی کہ نہین سکتی معاملہ دل کا — اکیلی بیٹھی کیا کرتے ہین گلہ دل کا

گلی لگاتی ہین اسکو نہ قتل کرتی ہین — کسی طرح نہین ہوتا ہی فیصلہ دل کا

خدا کری وہ دم نزع دیکھنے آجائین — کہ مرتی مرتی نکلجای حوصلہ دل کا

کمال مجھپہ پریشانیون کا احسان ہے — ملا دیا تری گیسو سے سلسلہ دل کا

یہ کیا ادا ہی لگاتی ہو تیغ رک رک کر — بڑہاتی جاتی ہو تم آپ ہی گلہ دل کا

وہ زلف لینی کو آئی ہی ہوش و صبر قرار — اندھیری رات مین لٹتا ہی قافلہ دل کا

بجای اشک جو آنکھون سی خون آتا ہی — کوئی تو پھوٹ گیا آج آبلہ دل کا

کوئی حسین نظر آیا ہم اوسپہ لوٹ گئی — یہان تو جان کا کھونا ہی مشغلہ دل کا

گلی مین طوق نہ پاؤن مین بیڑیان صفدر
گیا بہار کی ہمراہ ولولہ دل کا

۲۰

وصل کا آج اوس پری سی ہو کی سامان رہگیا — شرم تیرا ہو برا دونون کو ارمان رہگیا

اوٹھتی اوٹھتی ناز کی سی دست جانان رہگیا — مجکو حسرت رہگئی قاتل کو ارمان رہگیا

ایک میری قتل نی دو بوجھ رکھی دو طرف — تیری سر پر خون میری سر پر احسان رہگیا

درد و غم رنج و الم سی کب رہا خالی یہ دل — چار دن کوئی نہ کوئی آمین مہمان رہگیا

اور تو سب حسرتین نکلین تہ شمشیر ناز — پر تڑپنی لوٹنی کا دل مین ارمان رہگیا

آدمی رہتا نہین دنیا مین رہتا ہی نشان — ذکر جم باقی رہا نام سلیمان رہگیا

ہم رہی صفدر قفس میں ہو چکی فصل بہار
حسرت گل رہ گئی شوق گلستان رہ گیا

وہ جوبن پر جو آئیں لطف اوٹھی زندگانی کا	۲۱	ابھی گھونگھٹ میں چہرہ ہی عروس نوجوانی کا
دکھادی دورای ساقی شراب ارغوانی کا		کہ وقفہ چند روزہ ہی بہار زندگانی کا
ہلال و بدر دونوں میں تری تصویر کی خاکی		وہ صورت ہی لڑکپن کی یہ نقشہ ہی جوانی کا
بہار آئی ہی گل پہولی میں سبزہ لہلہاتا ہے		پلا ساقی کوئی ساغر شراب ارغوانی کا
کہا داغ جدائی عاشقون کی الکہ کا ٹیکا ہے		دم رخصت جو میں طالب ہوا اونسی نشانی کا
کرون میں ترک میخواری ذرا واعظ خدا سی ڈر		یہ فصل گل یہ جوش عشق یہ عالم جوانی کا

نہ جا سکتا ہوں میں صفدر نہ آسکتا ہی وہ یہانتک
نزاکت کا ہی اوسکو عذر مجکو ناتوانی کا

وہ گیسو جو مجکو دکہاتا رہیگا	۲۲	بڑے پیچ یہ دل اوٹہاتا رہیگا

جو ہنسکر وہ قاتل رلاتا رہیگا
مرا زخم رو کر ہنساتا رہیگا

مصاحب بناؤ تو تم میری دلکو
زمانی کی قصے سناتا رہیگا

عدم کو چلین دیر ہوتی ہی ہمکو
جسی ہوگا آنا وہ آتا رہیگا

ملاہی جو بیتاب دل مجکو ہوش ہون
لحد مین یہہ دم جگاتا رہیگا

اگر ہنسکی بولیگا تو مجہ گدا سے
ترا بول بالا بھی داتا رہیگا

اگر رہگیا بزم جانان مین چپ ہی
بُری رنگ صفدر جماتا رہیگا

۲۳

ان آنکھون نی دنیا مین کیا کیا دیکھا
کسی مین مگر اوسکا جلوا ندیکھا

نہ پرواہی اوسکی نہ غافل ہین اوس سی
جو دیکھا تو دیکھا ندیکھا ندیکھا

تڑپتی رہے در پہ بسمل تمہاری
کبھی تمنے آکر تماشا ندیکھا

دم سیر کس راستی سی وہ گذری
جہان فتنۂ حشر برپا ندیکھا

ہوئی ایسی یا۔ون کو دنیا سی نفرت — کسی نی پھر اگر دو بارا نہ دیکھا

بہت تیز قدمون کو ہمنے پکارا — کسی نی بھی پھر کر نہ دیکھا نہ دیکھا

وہ بی مثل ہے سب حسینون مین صفدر

بہت دیکھی محبوب ایسا نہ دیکھا

٢٤

عدم مین ساتھ نہ ہستی سی جسم زار آیا — لباس عاریتی مین وہین اوتار آیا

حرم مین دیر مین مسجد مین میکدی مین صنم — کہان کہان نہ تجھی جاکی مین پکار آیا

ہماری دل کی تڑپ بعد مرگ بھی نہ گئی — زمین مین گڑکی نہ کمبخت کو قرار آیا

برنگ آئینہ دیکھی کبھی نہ شکل ملال — مین اور صاف ہوا دل مین جب غبار آیا

ہوا سی آئی ہی وہ زلف روئی رنگین پر — چمن مین جھوم کے یا ابر نوبہار آیا

پس فنا یہ اثر جذب دل نی دکھلایا — جگر کو تھامی لحد پر وہ بیقرار آیا

چھپاؤن راز محبت مین کس طرح صفدر

کر جاکی نالہ مرا عرش تک پکار آیا

کیا حال ہو گیا ہی دل بیقرار کا	۲۰	آزار ہو کسیکو الٰہی نہ پیار کا
مشہور ہی جو روز قیامت جہان مین		پہلا پہر ہی میری شب انتظار کا
پتی خزان مین جھڑتی ہین جو ہر نہال کی		زیور اوترا رہا ہی عروس بہار کا
دشمن سے دل مرا نہ مکدر ہوا کبھی		اس آینی نی منہ نہین دیکھا غبار کا
امسال دیکھنا مری وحشت کی ولولی		آیا ہے دھوم دھام سی موسم بہار کا
راہ اونکی تکتی تکتی یہ مدت گذر گئی		آنکھونکو حوصلہ نہ رہا انتظار کا

گستاخیون سی یار کو آزردہ کر دیا

صفدر برا ہو میری دل بیقرار کا

تری غم مین بدلا یہ نقشا ہمارا	۲۶	کہ کوئی نہین اب شناسا ہمارا
تہ تیغ دو کچھ تڑپنے کی مہلت		اگر دیکھنا ہو تماشا ہمارا

بھلا دیکھین کس طرح رہتی ہی رنجش
ذرا سا منا تو ہوا اوبکا ہمارا

بڑی بات یہ ہی کہ قاصد کسی نی
لکھا ہی ہمین خط این شیدا ہمارا

گوارا نہین ہے جنہین بات کرنا
سنین گی وہ کاہیکو قصا ہمارا

گئی گہر کو سب دفن کرکی لحد مین
دیا ساتہ یارون نی اچہا ہمارا

رہی یون ہی الفت جو زلفِ سیہ کی
نہ جای گا صفدر یہ سودا ہمارا

٢٧

اٹھنگ پرآکی محو زینت کبہی جو وہ گلعذار ہوگا
لپسین گی منہدی یہ دل گلون کی چمن مین خون بہار ہوگا

دم فنا بہی یہی جو دلکو تصور زلفِ یار ہوگا
ہواسی پہر کو بکو پریشان یقین ہی میرا غبار ہوگا

نہ مال و دولت نہ جاہ و حشمت نہ دو لیل و نہار ہوگا

فقط ہی یہ چار دن کی ہستی پھر اور کنج مزار ہوگا

فراق گذرا وصال آیا کہو کہ اب حسرتین ہین رخصت

کہ ایک پہلو مین ہوگا ساقی تو ایک پہلو مین یار ہوگا

نہ کہینچو تلوار کیا ہی حاجت ہمارا دل ہی شہید ہوگا

یہ آپ ہو جای گا تصدق یہ آپ تمپر نثار ہوگا

چھپا پھر اگر کبھی جو پالی تو اس سی کیا فائدہ ہی قاضی

نہ میکدی مین جگہ ملیگی نہ میکشون مین شمار ہوگا

یہی ہین چالین اگر تمہاری تو دیکھنا مرٹین گی ہم بھی

جہان پڑیگا قدم تمہارا وہین ہمارا مزار ہوگا

بھلا ہوا یہ کہ مٹ گیا مین برنگِ نقشِ قدم جہان سی

نہ اب اوٹھی گا مرا جنازہ نہ دوشِ یاران پہ بار ہوگا

یہ رات بھر کی ہین ساری جلسے جا بہوے صبح پھر تو صفدر
نہ شیشہ ہوگا نہ جام ہوگا نہ شمع ہوگی نہ یار ہوگا

۲۸
تو اے دل عبث مبتلا ہی کسیکا
سمجھ تو کوئی بھی ہوا ہے کسیکا

ذرا بزم سے اوٹھہ کی خلوت مین سنلو
خدا جانی کیا مدعا ہی کسیکا

پہونچ جلد جام و سبو لیکی ساقی
گھٹا آئی ہے دل بڑہا ہی کسیکا

دیا دل تو ہمنے کیا اپنا نقصان
اجارہ کہو اس مین کیا ہی کسیکا

غنیمت ہی جو دم ہی ٹھہرو نہ جاؤ
کہ دو روز مین فیصلا ہی کسیکا

فقط چار دن کی ہے یہ جاہ و حشمت
زمانہ کہان آشنا ہی کسیکا

وہ مسی لبون پر جماتی ہین صفدر
مگر آج نقشہ جما ہی کسیکا

۲۹
وہ مزہ ملا تڑپ مین اگر اختیار ہوتا
تو تمام عمر دل کو نہ کبھی قرار ہوتا

مجھی ہین اسیلی ہی کہ یہ بت ہین سخت بیدن
جو خدا سی بھی یہ ملتی ہین امیدوار ہوتا

تری وصل مین تو جیتا تری ہجر مین جیتا
مجھی مرگ و زندگی مین اگر اختیار ہوتا

جو ہین اس بغل مین حورین تو ہین اوس بغل مین غلمان
تری در پہ گر نہ گرتی یہ کہان وقار ہوتا

تمھین دیکھتی زلیخا تو عزیز مصر کیسا
نہ وہ ذوق شوق ہوتا نہ وہ چاہ و پیار ہوتا

شب ہجر کو گھٹاتا شب وصل کو بڑھاتا
جو فلک کی گردشون مین مجھی اختیار ہوتا

جو مٹا تھا دل تو دیتا وہ جگر کو داغ صفدر
کہ مسافر عدم کا یہی یادگار ہوتا

٣٠

فراق یار مین جھیلین مصیبتین کیا کیا
گذر گئین مری سر پر قیامتین کیا کیا

لب اونکی لب پہ ہا سینہ اونکی سینی پر
اوٹھائین ہمنی شب وصل لذتین کیا کیا

قفس سی چھوٹ کی جاون کہین گلستان کو
کہ باغبان سی ہین کہنی حکایتین کیا کیا

حضور یار کوئی بات ہمسی ہو نہ سکی
اگرچہ دل مین بھری تہین شکایتین کیا کیا

اوجھلتی ڈوبتی سنتے تمام عمر کٹی — محیط عشق مین کھینچین مشقتین کیا کیا
لحد پہ فاتحہ خوانی کو بھی نہ آئی کبھی — جو لوگ رکھتی تھی ہمسی محبتین کیا کیا

جو دیکھی گور مین تنہائی مکان صفدر
تو یاد آگئین یارونکی صحبتین کیا کیا

۳۱

ہم ہونگی نہ حسن رخ جانانہ رہیگا — عالم مین مگر عشق کا افسانہ رہیگا
شب بھر فقط آرایش محفل ہی سحر کو — یہ شمع رہیگی نہ یہ پروانہ رہیگا
مسجد کی طرف جاتی ہین تو جائین نمازی — بنت تو مقیم در میخانہ رہیگا
بستی مین اگر کوئی پریرو نظر آیا — قابو مین نہ اپنا دل دیوانہ رہیگا
جبتک کہ نہ ہاتھ آئیگی وہ زلف مسلسل — صدچاک دل اپنا صفت شانہ رہیگا
سر خنجر قاتل سی جو کٹ جائیگی تو کٹ جائی — شہرہ ترا ای ہمت مردانہ رہیگا

دو روز فقط دوری عیش ہی صفدر

یہ شیشہ رہی گا نہ یہ پیمانہ رہی گا

۳۲ پس فنا ہمین گر دون ستای گا پھر کیا — مٹی ہو وینگو یہ ظالم مٹای گا پھر کیا

ضعیف نالہ دل دکھا ہلا نہین سکتا — یہ جا کی عرش کا پایہ ہلای گا پھر کیا

شریک جو نہوا ایک دم کہ پہلو مین — وہ پہول آ کی لحد پر چڑہای گا پھر کیا

خدا کو مانو نہ بسمل کو اپنی ذبح کرو — تڑپ کی سیر یہ تمکو دکہای گا پھر کیا

کہا سنا جو یہ لوگون سی بخشوا کی چلا — گلی سی یار کی قاصد نہ آئی گا پھر کیا

کہو مصور تقدیر سی کہ خیر تو ہی — بگاڑ کر مرا چہرہ بنای گا پھر کیا

ہلال بدر بہی ہوتا ہی ایک شب صفدر

گہٹا کی مجہکو نہ گردون بڑہای گا پھر کیا

۳۲ مین جب تک مقیم دریار تہا — یہ بام فلک زیر دیوار تہا

کسی سے نہ جبتک سروکار تہا — بڑی چین مین یہ دل زار تہا

جوانو نہ حیرت سی دیکھو مجھے / بہی مین بہی آئینہ رخسار تھا

وہ کاندہا جنازی کو دین گیا عجب / کہ مین بہی کبھی ناز بردار تھا

گرہ کھلتی ہی زلف پر پیچ کی / جو آزاد تھا وہ گرفتار تھا

گیا اوسکی رحمت می عصیان سی پاک / گنہگار تھا مین گنہگار تھا

کبھی ہمنی صفدر کی دیکھی تہی شکل / جوان سیکڑون مین نمودار تھا

۴۴

خال عارض کسی پیارا نہوا / کسکی آنکھون کا وہ تارا نہوا

ہو گیا دل بہی اونہین کی جانب / یہ بہی کمبخت ہمارا نہوا

وصل کا ذکر تو کیا قاتل کو / قتل کرنا بہی گوارا نہوا

یار آیا نہ اجل فرقت مین / ایک مطلب بہی ہمارا نہوا

ہای وہ خال رخ ماہ جبین / میری قسمت کا ستارا نہوا

غیر کا دل نہ دکھایا ہمنے ہیچ دشمن بھی گوارا نہوا

ہو رہے تم تو اوسیکی صفدر
وہ نہونا تھا تمہارا نہوا

یا بھول گیا وہ بتِ خود کام ہمارا ۲۵ یا شرم سی لیتا نہیں اب نام ہمارا
ہم نے بھی نہ ڈالی تھی کسی ایسی کی آنکھیں کچھ کر نسکی گردشِ ایام ہمارا
جی بھر کی نہ دیکھین کبھی آنکھین تری ساقی اس می سی نہ لبریز ہوا جام ہمارا
قاتل جو کہا مینی تو شرما کی وہ بولی لِلّٰہ نہ بدنام کرو نام ہمارا
ہم بوسی لیی جائینگی تم وارنگاہو یہ کام تمہارا ہی تو وہ کام ہمارا
اب چین نہیں سینی مین دلکو کسی پہلو دزدیدہ نگہ لیگئی آرام ہمارا

نواب بہادر وہ ہمین کہتی ہین صفدر
پورا نہین لیتی ہین کبھی نام ہمارا

ہوئی دام و قفس میں اسیر جو ہم تو ذرا ہمیں لطفِ چمن نہ رہا

کریں کس سے بیان کشاکشِ غم کہ سفر میں خیالِ وطن نہ رہا

ترا چہرہ ہے گل ترا غنچہ دہن ترا سینہ سمن ترا سیب ذقن

تری شکل پہ جب سے پڑی ہے نظر ہمیں ذوقِ بہارِ چمن نہ رہا

نہ وہ دانت گہر نہ عقیق وہ لب نہ وہ آئینہ رخ نہ وہ مشکِ ختن

وہ عدن نہ رہا وہ یمن نہ رہا وہ حلب نہ رہا وہ ختن نہ رہا

خبر اپنی نہیں ہے حضور کو کچھ گئی چاہنے والی عیان ہوا

کوئی بستۂ زلفِ دوتا نہ رہا کوئی قیدی چاہِ ذقن نہ رہا

تھی جوان تو بدن میں تھی تاب و توان جو شباب گیا تو وہ لطفِ بدن

وہ زبان نہ رہی وہ بیان نہ رہا وہ دہن نہ رہا وہ سخن نہ رہا

نہ شراب میں ہے کوئی ذائقہ اب نہ کباب میں ہے کوئی ذائقہ اب

وہ فضا نہ رہی وہ ہوا نہ رہی وہ مزہ نہ رہا وہ چمن نہ رہا

جو زبان سی دعوی عشق کیا رہی صفدر اب اسکا نہ خیال ذرا

کوئی یہ نہ کہی کہ یہ مرنہ شا اسی پاس و لحاظ سخن نہ رہا

٣٧

جلوہ گر آئینی مین پرتو ترا کیونکر ہوا — تو تو یکتا تھا یہ پیدا دوسرا کیونکر ہوا

آپ ہی بسمل کیا تیغِ نگاہ ناز سے — آپ ہی کہتا ہی وہ یہ کیا ہوا کیونکر ہوا

ہمنی قاتل سی نہ پوچھا یہ بھی فرطِ شوق مین — لائق تعزیر بندہ بیخطا کیونکر ہوا

بھاگتا تھا اپنی سائی سی مین وہ محتاط تھا — اونکی زلفون مین گرفتار بلا کیونکر ہوا

آجتک آئینہ اوسکی بزم مین پہنچا نہین — ہی تعجب خود بخود وہ خود نما کیونکر ہوا

جب کشیدہ تیغ ہی خنجر ہی منہ موڑی ہوی — پھر سر و گردن کا قاتل فیصلا کیونکر ہوا

کیسی ہی فرقت مین اوسکی چھوڑ دین لذتین

کوئی کیا جانی کہ صفدر پارسا کیونکر ہوا

۳۸ بیٹھہ کر مین نہ در یار پہ اصلا اوٹہا | ہان جو اوٹہا تو پس مرگ جنازا اوٹہا
اونکا اوٹہنا تہا کہ بیتاب ہے دل میرا | حشر برپا ہوا اور یہ فتنا اوٹہا
کبہی رخ کی کبہی بوسی لب جانان کی لیے | کیا کہون مین کہ مزہ وصل مین کیا کیا اوٹہا
نہوا کچہ مرض عشق کا جب اوس سی علاج | تنگ اگر مری بالین سی مسیحا اوٹہا
تیری وحشی نی ندی قیس کو تعلیم جنون | جب تلک کان پکڑکر نہ وہ بٹہیا اوٹہا
آتی ہی گلشن ہستی سی چلی مثل نسیم | ایک دم کی لیے کیا لطف تماشا اوٹہا

سنتی ہین کوچ زمانی سی کیا صفدر نے
ناتوان تہا نہ تری ہجر کا صدمہ اوٹہا

۳۹ وارد بزم کسی شب جو وہ قاتل ہوتا | اک نگہ مین کوئی زخمی کوئی بسمل ہوتا
اوسکی رسوائی نی کیا کیا نہ کیا مجکو خجل | عرصۂ حشر مین مین یا مرا قاتل ہوتا
خار پامال ہوئی اسکی خلش ہی دلکو | کاش مین دشت مین پابند سلاسل ہوتا

زخمی ہونا تھا کہاں رسم ستم اوٹھ جاتی
بدلی پیکانکی جو ناوک مین مرا دل ہوتا

پردہ سو بار تماشی کو اوٹھاتی لیلی
ساتھ مجنون کی اگر مین پس محمل ہوتا

ہجر مین آئی اجل وصل مین آنا تھا اسی
روح کو تن سی نکلنا تو نہ مشکل ہوتا

کوچۂ یار مین ملتی جو جگہ ای صفدر
مین گدا بھی کسی سلطانکی مقابل ہوتا

بہ

کیا جانین وان سی لای قاصد جواب کیا
تڑپا رہا ہی ہمکو یہان اضطراب کیا کیا

نام خدا اب اونکا جوبن اوبھار پر ہی
جلوہ دکھا رہا ہی حسن شباب کیا کیا

کہتا ہی کوئی مفتون کہتا ہی کوئی مجنون
الفت مین تیری ہمنی پای خطاب کیا کیا

جھگڑا چکا نہ اکدن یو ہین رہی ہمیشہ
اپنی سوال کیا کیا اونکی جواب کیا کیا

آغوش مین بھی کھینچا بوسی بھی ہمنی پای
لوٹی مزی پلاکر اونکو شراب کیا کیا

وہ حوصلی وہ ہمت وہ ولولی وہ طاقت
ہمراہ لیگیا ہی عہد شباب کیا کیا

کیا اعتبار دولت ہی اس جہان مین صفدر
مٹی مین ملگئی ہین عالی جناب کیا کیا

دکھلا و زلف مجکو سودا ہوا تو پھر کیا	۴۱	وابستۂ محبت رسوا ہوا تو پھر کیا
ناز و ادا سی چلیی لیکن ذرا سنبھل کر		ہنگامۂ قیامت برپا ہوا تو پھر کیا
جور و جفا کہان تک مہر و وفا ہی لازم		مین اور ہی کسیکا شیدا ہوا تو پھر کیا
ای دل تڑپ نہ اتنا لازم ہی ضبط نالہ		عالم مین راز الفت افشا ہوا تو پھر کیا
کانون تک اوسکی پہنچی ایسا کہان مقدر		گردون سی پار اپنا نالا ہوا تو پھر کیا
ایام نوجوانی مہمان ہی چند روزہ		اس حسن عارضی کا شہرا ہوا تو پھر کیا

یہ بیوفا ہی صفدر کیا اعتبار دل کا
میرا ہوا تو پھر کیا اونکا ہوا تو پھر کیا

قہر ہی آفت ہی یہ آنکھین لڑانی کی ادا	۴۲	خوب آتی ہی تمہین فتنی جگانی کی ادا

جب کسی غنچے کو گلشن مین کھلاتی ہی نسیم	یاد آتی ہی تمہاری مسکرانی کی ادا
لاتی ہی کس کس طرح شبخون دل عشاق کو	پان کہانی کی ادا مسی لگانی کی ادا
چلتی ہو مرقد پہ تم دامن اوٹھا کر ناز سی	کس سی سیکھی خاک مین ہمکو ملانی کی ادا
دیکھیی کس کس کی گردن پر کری خنجر رواں	قاتل عالم تری تیوری چڑہانی کی ادا
خون ہو جائینگی ناحق دیکھنے والونکی دل	رنگ لاوی گی نیا مہندی لگانی کی ادا

یاد ہی صفدر شب وصلت وہ اپنا چھیڑنا
اور وہ اونکی شرم سی آنکھین جھکانی کی ادا

۴۴

صفدر اونکا خیال تھا کیا تھا	گل جو چہرہ بحال تھا کیا تھا
وقتاً مٹ گیا جو عہد شباب	وہم تھا یا خیال تھا کیا تھا
دل شگفتہ مرا سمجھے نہوا	سبزہ پائمال تھا کیا تھا
رات پستان وہ کیون چھپاتی تھی	کیا یہ چوری کا مال تھا کیا تھا

دہن یار کی ملی نہ مثال — یہ عدیم المثال تہا کیا تہا
تیری وحشی کو خلق مان گئی — کوئی صاحب کمال تہا کیا تہا

کس سی بگڑی تمہی سچ کہو صفدر
کل جو بسمل کا حال تہا کیا تہا

۴۴

مسجد نہ میکدہ نہ صنمخانہ دیکہنا — ایدل کسیکی نرگس مستانہ دیکہنا
دیکہا تہا اک نظر تو قیامت گذر گئی — اب دیکہین کیا دکہای تمہارا یہ دیکہنا
کوی پریخان مین تو جاتا ہی شاد — برباد ہوگا یہ دل دیوانہ دیکہنا
یون دیکہ بار بار نہ اوس چشم مست کو — ساقی گری نہ ہاتہ سی پیمانہ دیکہنا
آنکہین ہین میری لائق دیدار حسن یار — کیا جانی آئینہ رخ جانانہ دیکہنا
چمکی ہزار بار مری سر پہ تیغ ظلم — جہپکی نہ آنکہ ہمت مردانہ دیکہنا

عالم مین ان بتون کا جو صفدر یہی ہی دور

کبھی کو ایک روز سمن نہ دیکھنا

کبھی شکوہ نہ آیا وہ شبِ قمر کبھی جلوہ تو سحر نہوا	۴۵	کبھی اشک نے ڈھلکی نہ کھولی گرہ کبھی آہ میں کچھ اثر نہوا
یہ ہوا نہ وہ بسی اپنی ہٹ کیوں نہ خفا کسی کے گلہ میں ہوا نہ رواں		کبھی ہاتھ سے اپنی جو کیوں نہ گلا کہ کسی کا جیب تو کمر نہوا
نہ گیا کبھی ہجر کا غم نہ گیا کبھی وصل کا ہمکو مزہ نہ ملا		کبھی لیل و نہار ہمیشہ رہا نہ یہ ماہ نہ ادھر سے اودھر نہوا
کہو کام پھر آئیگی کونسی دن مری پہلو میں کی یہ قلب جگر		جو یہ بسمل تیغ مژہ نہوا وہ نشانہ تیر نظر نہوا
ہمیں دن خوشی جو صحبت ہے نعمی عزیز و رفیق بہی سیانہ ہی		رہ ملکِ عدم کی طرف جو چلی کوئی اپنا شریک سفر نہوا
یہ فقط مری اشک کو اوج ہوا یہ فقط مری داغ تو رتبہ ملا		کوئی ذرہ چمک کی نہ مہر بنا کوئی قطرہ نیک کی گہر نہوا
کہیں مشک کو میں نے تلاش کیا کہیں سے نہ سمت ختن میں خراب پھرا		جو مزہ ہے مجھ نہ کسی سے ہی مزا کوئی مجھ سا بھی خستہ جگر نہوا
کبھی ہمکو نہ لطفِ وصال ملا کبھی ہجر کا رنج و الم نہ گیا		کبھی یہ شب نے مزہ نہ دیا کبھی نالہ دل میں اثر نہوا

رہ وادیٔ غم میں یہ چین ملا مجھی صفدر الم ہی ہمیشہ رہا

کہیں نہ پہ شب جو ٹھہر ہی گیا کبھی سایہ نقش قدم نہوا

۴۶

جلوہ جو اپنی حسن کا اوسنی دکھا دیا — دم مین فروغ شمس و قمر کا مٹا دیا

ہمنی جو اپنی غم کا فسانہ سنا دیا — کچھ اور تو نہ منہ سی کہا مسکرا دیا

جلدی تھی کیا نہ صور سرافیل ہو چکتی — سویا تھا مین ابھی مجھی ناحق جگا دیا

تعلیم اغنیا سی ہی کیا فقر مین غرض — کھینچا جو ہاتھ پاون کو ہمنی بڑہا دیا

ای آتش فراق کیا تو نی کیا غضب — جنت تھا میرا گھر اسی دوزخ بنا دیا

کچھ دی کسی فقیر کو منعم ثواب لی — کام آئیگا تری یہ کسی دن لیا دیا

بلبل کو نالہ کرکی جو صفدر رکھا ذلیل
گل ہنس پڑی تو غنچون نی بھی مسکرا دیا

۴۷

جو دل مین ذرا آپ کی گھر نہو گا — گذارا مرا بندہ پرور نہو گا

نزاکت یہی ہی تو اوس فتنہ گر سی — روان میری گردن پہ خنجر نہو گا

کرو ظالمو ظلم جتنا کہ چاہو — بپا کیا کبھی روز محشر نہو گا

...ہیشہ کوگی جتبک نمک زخمِ دل پر | ...سترہ زندگی کا میسر نہوگا

...لمین گی جتبک مجہی آپ نام | کبہی ختم شکوؤں کا دفتر نہوگا

...رکوی قاتل کا جانا نہ چہوٹا | بدن پر مری ایک دن سر نہوگا

لیا خواب مین جسنی حوری سی تو
کوئی اور ہوگا وہ **صفدر** نہوگا

۴۴

...کل تہا باغ مین ترا آئینہ دار تہا | پرتو تری لباس کا رنگِ بہار تہا

...بل ستم کی چرخ نہ مین خاکسار تہا | پیا عبث کہ آپ ہی مشتِ غبار تہا

...بد معاملہ ہو کہ تم پہ یہ نی نہین | ہمنی جو دل دیا تہا بڑا اعتبار تہا

...میح راہ کوچۂ جانان تہی اور ہم | زن نہ تہی جب تلک یہی اپنا شعار تہا

...ندری ضد کہ غیر نی وہ بہی مٹا دیا | اوس کوچی مین مرا جو نشان مزار تہا

...ا ہوا کہ جلد مین تربیت مین گڑ گیا | یارون کی دوش پر مرا تابوت بار تہا

اب دوست بھی عدو نظر آتی ہین ہمین
صفدر گئی وہ روز کہ دشمن بھی یار تھا

یار تھا مقتل تھا شمشیر ادا تھی مین تھا | ۴۹ | قتل پر بیری کمر باندھی قضا تھی مین تھا
اوسنی جب پوچھا کہ تونی قتل عاشق کو کیا | غمزہ بولا وہ نزاکت تھی ادا تھی مین تھا
کیا ہوا مجھسی جدا ہو کر جو دلبر آ گیا | دل مرا ساتھی نتھا کچہ دلکا ساتھی مین تھا
کہتی ہین وہ رخ کی بوسی خم اب مین کسلیی | مین یہ کہتا ہون تری زلف رسا تھی مین تھا
وہ کہین گی حشر مین قاتل کو پوچھونگا اگر | وہ قضا تیری تھی یا میری ادا تھی مین تھا
صاف کہدیتا بناناہی عبث پر کیا کرون | عالم ایجاد کی جب ابتدا تھی مین تھا

رات اوس محفل مین کیا موقع تھا صفدر کیا کہون
سرمہ تھا مسی تھی غازہ تھا حنا تھی مین تھا

انداز نرالا ہی تری جلوہ گری کا | ۵۰ | ہی چاند سا چہرہ تو چلن کبک دری کا

اوٹھا ہی یہ کسکی رخِ پرنور سی پردہ
خورشید مین عالم ہی چراغ سحری کا

ہر جنبش مژگان سے ہی مقتول زمانہ
کیا تیز ہی خنجر تری بیدادگری کا

لای گی نہ بو جامۂ محبوب کی جبتک
دامن مین نہ چھوڑونگا نسیم سحری کا

اندر کا اکھاڑا ہی چمن موسمِ گل مین
ہر پھول پہ ہر شاخ پہ عالم ہی پری کا

یاد آتی مجھی اپنی دمِ بازپسین کی
دم ٹوٹتی دیکھا جو چراغِ سحری کا

پھر چاک ہوی گل کی قبا غم مین صفدر
پھر شوق ہوا دل کو مری جامہ دری کا

۱۵

کس سی کس سی مین جا بجا نملا
پر کہین دل کا مدعا نہ ملا

ربط اوس شوخ سی ہوا نہوا
کیا اجارہ ہی دل ملا نہ ملا

دین و دنیا کی ملگئی دولت
تم جو مجکو ملے تو کیا نہ ملا

دلربا سیکڑون ملی لیکن
کوئی معشوق باوفا نہ ملا

قصر مین عرش پر دماغ رہا
بادشاہون سی مین گدا نہ ملا

راہِ ہستی مین سب تھی بیگانی
آج تک کوئی آشنا نہ ملا

دل جو سینی سی گم ہوا صفدر
لاکھ ڈھونڈا کہین پتا نہ ملا

۵۲

کیا کہون حال ہے جو کچھ دل کا
رقص دیکھا ہی تمنی بسمل کا

ہوئین بسمل کی مشکلین آسان
دم غنیمت ہے تیغِ قاتل کا

وہ اوٹھایا ہی ہجر کا صدمہ
اب کے بچنا محال ہی دل کا

ہی عدم کتنی دور ہستی سی
فاصلہ کل ہی ایک منزل کا

ہجر جانان مین مہر و ماہ نہین
داغ ہی وہ جگر کا یہ دل کا

مرتے دم دو مجھی کوئی آ تو
ہی سوال آخری یہ سائل کا

آج صفدر وہ آگئی ہین ادھر

خوب نکلی گا حوصلہ دل کا

صانع نی اوسکو آپ ستمگر بنایا ۵۵ ابرو کو قتل کی لیے خنجر بنا دیا

مانی نی کھینچیں دونوں شبیہیں الگ الگ اوسکی قدم پہ کیوں نہ مرا سر بنایا

آنکھوں نی میری قوت نظارہ بہائی اشک تار نگہ کو رشتۂ گوہر بنا دیا

لکھنا تھا ایک بند ہزاروں کی رقم نامی کو فرط شوق نی دفتر بنا دیا

بخشا جو اوسکو حسن تو مجھکو خدا نی عشق قمری بھی تو اوسکو صنوبر بنا دیا

پردہ اوٹھاتی ہی رخ روشن سی یار نی ذروں کو آفتاب منور بنا دیا

پہلی تو ایسی عشوہ و ناز و ادا سنتے

معشوق سہمنے یار کو صفدر بنایا

۵۶

سفر میں اگر کبھی ان آنکھوں سنے روی اہل وطن ندیکھا

قفس میں ایسی ہوی مقید کہ خواب میں بھی چمن ندیکھا

سوای رخسار و خال و گیسو کسی کا ہمنے دہن نہ دیکھا

حلب بھی دیکھا حبش بھی دیکھا ختن بھی دیکھا یمن نہ دیکھا

نگاہ ترچھی کلاہ ترچھی روش ہی ترچھی ادا ہے ترچھی

جو بانکپن ہمنے تم مین دیکھا کسی مین یہ بانکپن نہ دیکھا

دہن ہی غنچہ تو آنکھ نرگس جو زلف سنبل تو سرو قامت

تمہین تو دیکھا بلا سے ہمنی جو فصل گل مین چمن نہ دیکھا

کہین تمہین خوبیونکا مجمع تمہاری عشاق کیا ہین بکر

وفا و الفت کا ذکر کیا ہی کمر نہ دیکھی دہن نہ دیکھا

پھری زمانی مین مدتون ہم رہی حسینونسی ہمکو صحبت

کسیکی ایسی ادا نپائی کسی مین یہ بانکپن نہ دیکھا

کمال یارون سی تنگدل تھی عبث گرفتار آب و گل تھی

چلی سعی کو کبھی جو صفدر تو بھر کی سوئی لگن نہ دیکھا

۵۵

کیا ہمسی پھر گئی نگہ یار دیکھنا
تقدیر جو دکھائی وہ ناچار دیکھنا

صیاد دام لیکی تو آئی سوئے چمن
ہم سب سی پہلے ہونگی گرفتار دیکھنا

دیکھا جو ہمنی پیار سی جھنجلا کی یہ کہا
پھر یون مری طرف نہ خبردار دیکھنا

گو میری سمت گاہ سوئے غیر ہی نگاہ
کستے ہی دونون باگون یہ تلوار دیکھنا

گھر چھوٹنا وہ عالم غربت مین یاد ہے
حسرت سے جانب در و دیوار دیکھنا

دیکھا جو برق طور کو موسی نی غش کیا
آسان نہین ہی جلوۂ دلدار دیکھنا

صفدر شب وصال جو بوسہ طلب کیا
ہنسکر کہا کہ آپ کی گفتار دیکھنا

۵۶

اب رہا کون آشنا میرا
دل بھی مجھسی جدا ہوا میرا

ہر نگہ مین ہین سیکڑون ارمان
کوئی دیکھے تو دیکھنا میرا

ستر دہی دل کہون نہ کہون — پوچھتی ہین وہ مدعا میرا

لیی جاتی ہو تم کہان دلکو — ہی یہ مدت کا آشنا میرا

اوس ستمگر سے دل لگایا ہے — کوئی دیکھے تو حوصلا میرا

پاس تمکو اگر نہین تو نہو — ای بتو کیا نہین خدا میرا

جب بہار آئی باغ مین صفدر
زخم دل ہوگیا ہرا میرا

٥٧

روی تابان حسین دیکھا صرف حیرانی ہوا — مبتلای زلف پابند پریشانی ہوا

اسقدر سجدی کیی سنگ در محبوب پر — ایک قلم معدوم خط لوح پیشانی ہوا

خضر و یوسف دونون عاشق ہین تری آنا ہی فرق — کوئی زندانی ہوا کوئی بیابانی ہوا

اوس حسین کی آی جسدم باغ ہستی مین قدم — شور اوٹھا ہر سو کہ پیدا یوسف ثانی ہوا

گشتی گشتی تن کو کیا معراج معدومی ملی — رفتہ رفتہ سایۂ محبوب یزدانی ہوا

قامت آدم سے بالا قدِ احمد کیون نہو — مصرع اول سے بہتر مصرع ثانی ہوا

کھنچ گیا نقشہ مضامین سراپا کا تری
خانۂ صفدر بھی گویا خانۂ مانی ہوا

۵۸

جبتک اپنی دلکو شغلِ آہِ آتشناک تھا — اک نیا ہر روز ہنگامہ تہِ افلاک تھا

وصل ہوتی ہی بیان ہستی کا قصہ پاک تھا — ربطِ حسن و عشق ربطِ شعلہ و خاشاک تھا

اوسکی جاتی ہی گلستان ہوگیا ماتم سرا — نخلِ ماتم ہر شجر ہر گل گریبان چاک تھا

کیون کمی قاتل نی کی تلوار روکی کیلیے — گردن و سر کا تو اک ضرب مین قصہ پاک تھا

سرخرو وہ بسملون مین تیری تھا اے شہسوار — کٹگئی سر جسکا بدن سی بستۂ فتراک تھا

ایک دم مین عرصۂ ہستی کو یہ طی کرگیا — توسنِ عمرِ روان چالاک سا چالاک تھا

تھا بت مجرم مگر شرم گنہ کام آگئی
آنکھ سی آنسو گرا صفدر کہ دامن پاک تھا

ہر پری پیکر کا مین عالم مین دیوانہ ہوا	۵۹	شمع رو دیکھا جہان بس اوسکا پروانہ ہوا
دل جو عشق نرگس میگون مین دیوانہ ہوا		رفتہ رفتہ عمر کا لبریز پیمانہ ہوا
کون مہمان ہی الہی آج رشک آفتاب		منزل خورشید تابان میرا کاشانہ ہوا
حال اوسکی حسن کا قصہ ہماری عشق کا		رفتہ رفتہ لیلی و مجنون کا افسانہ ہوا
وہ مری گھر سی گئی کیا دل بھی پہلو سی گیا		ہجر ہوتی ہی جو اپنا تھا وہ بیگانہ ہوا
ہی یہ تنگ بی ثباتی بزم خالی ہوگئی		جب تلک ساقی لبالب می سی پیمانہ ہوا

ہی مری وحشت بھی ای صفدر کوئی نا تسلیم
چار دن ٹھہرا جو میری پاس دیوانہ ہوا

غم عاشقی کارگر ہو چکا	۶۰	جو ہونا تھا ای بیخبر ہو چکا
کرو غصہ موقوف برہم نہو		زمانہ ادھر سی ادھر ہو چکا
نشانہ ہو جلد ای دل بیخبر		روانہ وہ تیر نظر ہو چکا

کسی بات پر وہ نہ راضی ہوی — گئی رات وقت سحر ہو چکا

صبا کا گذر اوس گلی مین نہین — گذارا ترا نامہ بر ہو چکا

کسیکے وہ اب دلکو دیکھینگی کیون — کہ آئینہ مد نظر ہو چکا

بہت سجدی اوس در پہ صفدر کیی

چلو بس اوٹھو درد سر ہو چکا

۶۱

گریہ مینای می یا خندہ پیمانہ تھا — غور سے دیکھا تو اوسکا جلوہ مستانہ تھا

قتلگاہ شوق مین قاتل تھا معشوق تھا — تیغ رکھدینا گلی پر ناز معشوقانہ تھا

پای قاتل پر جو سینی کاٹ کر رکھدیا — یہ بھی اک ادنی سا جوش ہمت مردانہ تھا

حال واعظ ہمسی پوچھین اہل مسجد سی کہو — آج ہی منبر نشین کل ساکن میخانہ تھا

میری مرنی کی خبر پائی تو اوسنی یہ کہا — جی بہلتا تھا مرا وہ بھی عجب دیوانہ تھا

کسطرح گلزار مین رہتی کہ قسمت پھر گئی — خانہ صیاد مین اپنا تو آب و دانہ تھا

سنگی وہ حال دلِ صفدر یہ کہکر سوگئی
فی الحقیقۃ واہ کیا دلچسپ یہ افسانہ تھا

۶۲
کم ہوگی درد عشق کی شدت فغان سی کیا
صدمہ جو دلپہ ہی وہ کہون میں زبان سی کیا

آئی بہار جای خزان تازہ ہون نہال
مین دام مین پھنسا ہون مجھی بوستان سی کیا

بو سی تو روی گل کی لیی سر خط شوق مین
حیران ہون اب کہ عذر کرون باغبان سی کیا

تن مین نہین جو روح تو کس کام کی ہی تن
طائر جو اڑگیا تو غرض آشیان سی کیا

دیدار دخت رز کا نہین آجتک نصیب
حاصل ہی مجکو خدمت پیر مغان سی کیا

راہ جہان مین نہ خطر ہی روا روی
اوترون مین پشت توسن عمر روان سی کیا

ہون سرفروش قتل کی صفدر ہی آرزو
سر کین گی پاون صعر کہ امتحان سی کیا

۶۳
جہان فانی حسن اب پایا یہ بحر ہستی سراب دیکھا

تمام عالم کا کارخانہ برنگِ چشمِ حباب دیکھا
کہون شب غم کی کیا مصیبت سوای ایذا ہوی نہ راحت
نہ موت آئی نہ نیند آئی نہ آنکہ جہپکی نہ خواب دیکھا
اگرچہ کعبہ بہی خوب گہر ہی صنمکدہ بہی ہی اپہی منزل
مگر نہ دونون کو ہمنے اپنی مکانِ دل کا جواب دیکھا
ترقیِ داغ غم نہ پوچہو فراقِ جانان مین ہمنشینو
جو شام کو ماہ اسکو پایا تو صبح کو آفتاب دیکھا
کلیم سی کوئی جا کی کہدو کہ تمنی کہنا مرا نہ مانا
رہا ذرا بہی نہ ہوش باقی نہ تاب آئی جناب دیکھا
جسی سمجہتی ہین سب محبت وہ ہی حقیقت مین عین ذلت
کسیکو شیدا کسیکو رسوا کسیکو خانہ خراب دیکھا

نہ چین صفدر تمہا زندگی مین نہ بعد مرنی کی پائی راحت
یہان بھی ہمنے عذاب دیکھا وہان بھی ہمنے عذاب دیکھا

٦٤
دل صد چاک اپنا جب کسی گیسو کا شانہ تھا
وہ دن کیا خوب تھی یارب وہ کیا اچھا زمانہ تھا

اوسی کی شکل دیکھی ہر طرف جب سیر گلشن کی
ہر اک پتا تھا آئینہ چمن آئینہ خانہ تھا

نکالی بھی نتھی بال و پر اپنی طائر دل نی
کہ تیر ظلم چرخ سفلہ پرور کا نشانہ تھا

عبث چین بر جبین ہو تم ہمارا حال دل سنکر
نتھی آزردگی کی بات شکوہ دوستانہ تھا

کبھی گلشن مین رہتی تھی قفس مین اب گذرتی ہی
خطا صیاد کی کیا ہی ہمارا آب و دانہ تھا

مقدر دیکھنا ہمپر ہوئی نیند اور بھی حجاب
سحر کو قافلہ جسوقت منزل سی روانہ تھا

پریرو کس طرح گاتی نہ خوش ہو ہو کی ای صفدر
ہوا جو شعر موزون اس غزل مین عاشقانہ تھا

٦٥
دیکھیں انجام کیا ہو بلبل ناشاد کا
رنگ کچہ بگڑا ہوا ہی صحبت صیاد کا

قصد تو روزِ قیامت تھا بہت فریاد کا　　پیار لیکن آگیا منہ دیکھکر جلاد کا

کسقدر شوقِ اسیری نے کیا ہی بیترا　　پوچھتی پھرتی ہیں ہر کو چمن گھر صیاد کا

ذوق نظارے کا تھا ایسا نہ کچھ ایذا ہوئی　　ذبح ہوتے وقت منہ دیکھا کیے جلاد کا

غیر پر بجلی گریگی یا پسیجیگا وہ بت　　کچھ نہ کچھ صفدر دکھائیگی اثر فریاد کا

۶۶ راتوں کو مری سنکر فریاد بہت رویا　　دل تھام لیا اپنا صیاد بہت رویا

وہ عاشقِ پرغم ہوں سنکر مرا افسانہ　　مجنوں نے کیے نالے فرہاد بہت رویا

پردرد وہ افسانے بلبل سے کہے شب بھر　　گلچیں کی بھی آنسو صیاد بہت رویا

وہ عاشقِ گریاں ہوں کھینچا جو مرا نقشہ　　مانی کو ہوئی رقت بہزاد بہت رویا

ہر بیت میں مضمون تھا پردرد جو اے صفدر　　دیکھی جو غزل میری استاد بہت رویا

۶۷ پھر آج سامنا ہے کسی ماہِ عید کا　　تارا چمک گیا مرے بختِ سعید کا

حدسی بڑھا ہے اس دلِ زخمی کا آبلہ — گنبد بنیگا کیا یہ مزارِ شہید کا
بیمثل ہے وہ روی کتابی ہزار مین — ممکن نہین جواب کلامِ مجید کا
قاتل سے کہدو دیکھلے اللہ کی نظر — دنیا سے آج کوچ ہی تیری شہید کا

صفدر نہ آئی آمدِ جانان مین مجکو موت
انجام ہوگیا یہ شبِ روزِ عید کا

۶۸

غنچون مین ہی چرچا تری نازک بدنی کا — پھولون مین ہے شہرہ تری گل پیرہنی کا
شاخِ گلِ تر خامہ ہو کاغذ ورقِ گل — مضمون لکھون جب تری نازک بدنی کا
مشہور ختن مین ہے ترا گیسوئے مشکین — شہرہ ہی سمرقند مین شیرین دہنی کا
کافی ہی وہی ہمکو چراغِ شبِ غربت — سینے مین جو ہے داغ غریب الوطنی کا

انگڑائی ادہر لی کسی مخمور نی صفدر
صدمہ جو ادھر تن کو ہی اعضا شکنی کا

٦٩

مین ہر سی چلکی بزم دلدار تک نہ پہنچا — بلبل قفس سی چھٹ کر گلزار تک نہ پہنچا

چرچا جنون کا پہیلا آفاق مین تو حاصل — قصہ ہمارا گوشِ دلدار تک نہ پہنچا

دل چاک چاک ہوکر برسون رہا پریشان — لیکن کسیکی زلفِ خمدار تک نہ پہنچا

الفت تھی دونون جانب تقدیر نی کمی کی — پہنچا نہ یار مجھ تک مین یار تک نہ پہنچا

اللہ ری ضبط صفدر فرقت مین عمر گذری

افسانۂ محبت اغیار تک نہ پہنچا

٧٠

دیکھنی کا تری ارمان نکلنے نہ دیا — اکہ سنبہلا دلِ مضطر نی سنبہلنی نہ دیا

سب سی بڑہ کر ہی ہمین تیری نظر سی گلا — دو قدم ساتہ جنازی کی بھی چلنی نہ دیا

روح پہلی ہی نکل آئی مری قالب سی — میان سی بھی تری خنجر کو نکلنی نہ دیا

ای فلک شورشِ دل عجز نہ ہوتی آخر — دست موسی کیطرح کیون اسی جلنی نہ دیا

ایک ہی وار مین صفدر کا ہوا کام تمام

حوصلہ غنچۂ قاتل نی نکلنے نہ دیا

دنیا مین کچھ سوای رنج و محن نہ دیکھا	١٧	کنج قفس مین ہمنے رنگ چمن نہ دیکھا
باغ جہان کا ہمنی برسون کیا تماشا		شاداب پھول تجھسا ای گلبدن نہ دیکھا
یہ غیرت رگ گل غنچی سے وہ سوا ہے		ایسی کمر نہ دیکھی ایسا دہن نہ دیکھا
اہل وطن جو چھوٹی ہمسی تو ایسے چھوٹے		غربت مین آکی ہمنے خواب وطن نہ دیکھا

عالم مین سب سخندان کہتی ہین تجھکو صفدر
ہمنے کسیکا ایسا رنگین سخن نہ دیکھا

١٨
بجا ہی تڑپی جو طائر دل کہ شوق غربت مین ہی وطن کا
قفس مین تقدیر نی پہنسایا خیال بلبل کو ہی چمن کا
بیان ہو کیا وصف اوس بدن کا کہ صاف عالم ہی یاسمن کا
جو حلقہ ہے زلف پرشکن کا وہ مشک نافہ ہی اک ختن کا

وہ چہرہ گل ہی وہ قد صنوبر وہ زلف سنبل وہ چشم نرگس
نظارہ اوس شوخ گلبدن کا ہوا تماشا ہمین چمن کا

ہماری ہستی کا ہی یہ عالم عدم کی کرتی ہین سیر ہر دم
کبھی تصور ہے اوس کمر کا کبھی تصور ہی اوس دہن کا

اوداس شمعین ہین شیشی روتی ہین چپ ہی مطرب ملول ساقی
گئی وہ کیا انجمن سے اوٹھکر بدل گیا رنگ انجمن کا

اگرچہ مجرم بہت ہون صفدر نہین ہی کچہ مجکو خوف محشر
جلای گا آفتاب کیونکر کہ سر پہ سایہ ہی پنجتن کا

جو گم ہوگا اوسی پہ وہ دہن اکدن عیان ہوگا	۳	نشان بی نشان پائیگا جو خود بی نشان ہوگا
خیال قامت جانان اگر یون ہی رہا دل مین		اوٹھی گا نالہ جو سینی سی وہ سرو روان ہوگا
ترا دیوانہ ایسا گھل گیا ہی ناتوانی سے		کہ سر پر سایۂ بال پری کوہ گران ہوگا

وہ نالا ہون قدم رکھو تمکا صحبت اہلِ چمن مین
وہان نقش پا سی جادہ سر گرمِ فغان ہوگا

مین وہ وامانِ ہون ہمراہیون کا ذکر کیا صفدر
مرا سایہ بھی مجکو چھوڑ کر آگی روان ہوگا

۴۷ کس کام کا ہی وہ دل جس مین ملال آیا
بیکار آئنہ ہی جب اوسمین بال آیا

اللہ مہربان ہی رحمت بجا ہی جو
مجرم رہا نہ بندہ جب انفعال آیا

وہ خال زیرِ ابرو دیکھا تو ہم یہ سمجھی
کعبی مین یہ اذان کو شاید بلال آیا

اوسکی چہِ ذقن مین دل کو عبث پہنسایا
چوکا کہ مین کنوئیمین یوسف کو ڈال آیا

شکرِ خدا کہ صفدر ہر غم کی انتہا ہے
فرقت کی رات گذری روزِ وصال آیا

۴۸ بگڑی جو بار بار ہوا اوس سی نباہ کیا
ہر روز جو جنکا ہی کنوین اوسکی چاہ کیا

محشر مین پوچھی جائینگی جو ہین بڑی بڑی
کیا ہم ضعیف اور ہماری گناہ کیا

الفت کا ہو برا ہمیں برباد کر دیا ۔ کیا جانتی تھے ہم کہ ہی ترچھی نگاہ کیا

زہاد بھی تو نشۂ نخوت مین مست ہین ۔ تھوڑی سی پی جو ہمنی بھی پی کی گناہ کیا

ہوگا اوسیکا داورِ محشر کو بھی خیال
صفدر رہین اوسکا حشر مین ہم دامنِ خدا کیا

٧٦ ترا قد قیامت سی بڑھکر بنالیا ۔ بنایا جو کچھ اوسنے بہتر بنالیا

پسند آئی ایسی وہ ابرو و گیسو ۔ کہ صانع نے اون کو مکرر بنالیا

عدو باغبان ہی تو گلچین ہی دشمن ۔ کہان آشیان ہمنی آکر بنایا

اگر ہم نہ مرتی یہ شہرت نہ ہوتی ۔ تمہین ہمنی احسان بگڑکر بنالیا

سنے دین و دنیا یہ شکل ہی صفدر
جو گھر بگاڑا تو وہ گھر بنایا

٧٧ باغ مین جاکر مجھی وہ گلبدن یاد آگیا ۔ سرو سا وہ قد وہ غنچہ سا دہن یاد آگیا

جب کیا نظارہ اوراقِ نسرین و سمن
گورا گورا یار کا نازک بدن یاد آگیا

سرو سی ہمکو بندھا اوس قد موزوں کا خیال
دیکھکر غنچہ وہ چھوٹا سا دہن یاد آگیا

سیرِ صحرا کی تو روی غربتِ مجنوں پہ ہم
کوہ پر پہنچی تو ہمکو کوہکن یاد آگیا

کیسی کیسی یاد آئی ہمکو یارانِ وطن
پہنچی غربت مین جو ہم صفدر وطن یاد آگیا

ردیف بای موحدہ

۶۵

سیرِ چمن کو آئیگا وہ گلعذار کب
گھونگھٹ ترا اوٹھیگا عروسِ بہار کب

تا صبح شوقِ دید مین انکھین کھلی رہین
ٹھنڈی ہوی چراغِ شبِ انتظار کب

روزِ فراق و روزِ وصال ایک حال سی
تیری تڑپ مٹی گی دلِ بیقرار کب

گھڑیان شبِ فراق کی کب تک گنا کرون
پروردگار آئیگا روزِ شمار کب

توبہ جو کی شراب سی آئی ندای غیب

صفدر تمہاری بات کا ہی اعتبار کب

٧٩
کوئی عالم مین نہین ہی اوس ستمگر کا جواب
ذرہ جسکی در کا ہی خورشید محشر کا جواب

خط لکھا تھا پر جب اوسکو ہوای شوق مین
بن گیا نامہ مرا بالِ کبوتر کا جواب

دخترِ رز میخانہ مینا جام ہی پری جنون
حور کا فردوس کا طوبی کا کوثر کا جواب

خط کو میری دیکھکر قاصد سی وہ کہنی لگی
اتنی فرصت کسکو ہی لکھی جو دفتر کا جواب

سنکی احوالِ دلِ صد چاک خط پرزی کیا
اوسنی قاصد کو دیا صفدر برابر کا جواب

٨٠
دلمین ہین رنج و حسرت و ارمان عجب عجب
گھر مین ہماری آئی ہین مہمان عجب عجب

مجمر مین دود باغمین سنبل ختن مین مشک
ہین مبتلای زلفِ پریشان عجب عجب

دلمین خیال روی حسینان ہی اندنون
پریان ہین جمع گرد سلیمان عجب عجب

کو مین وقت بادیہ گردی ہین دو قدم
وحشت دکھاری ہی بیابان عجب عجب

ساقی ہی بہر مہری ساغر سبو ہی چرخ
صفدر کی میکشی کی ہین ساماں عجب

۸۱

حکم آنی کا جو اوس کوچی مین پای عندلیب
آشیان کو آتش گل سی جلای عندلیب

باغبان نالی کری گلچین کلیجا تہام لی
طرز اگر کچہ سیکہی نالون کی ادای عندلیب

قدر عاشق اک تمہاری ہی نگاہو مین نہین
دیکہلو گل سی زیادہ ہی بہای عندلیب

باغبان بی دردہی گل بیوفا گلچین رقیب
کون سنتا ہی چمن مین نالہای عندلیب

ہم بہی اک گل کی تصور مین ہین ہردم نالہ کش
کون ہی ہمدرد ای صفدر سوای عندلیب

ردیف بای فارسی

۸۲

آئینہ دیکہتی نہین جادو کی ڈر سی آپ
اللہ اتنو بچتی ہین اپنی نظر سی آپ

سینی سی میری ہاتہ اوٹہاتی نہ عمر بہر
واقف نہین ہین لذت درد جگر سی آپ

خط کی لفافی پر او نہین مینی یہ لکھدیا
پردی مین خط شوق کو لین نامہ بر سی آپ

انکھین ملائین دلون کا ہو جای امتحان
ہم آفتاب حشر سی روی قمر سی آپ

محفل مین اونکی سامنی سو بار ہم گئی
پوچھا نہ یہ بھی آی ہین صفدر کدہر سی آپ

ردیف تای فوقانی

٨٣
وہان شانہ اور زلف معنبر تمام رات
یہان سر ہی اور بلائین ہین سر پر تمام رات

کیا جانئین کسکو آج وہ ظالم کریگا قتل
دیکھا ہی تیغ کھینچ کھینچ کے خنجر تمام رات

انکھو نمین نیند بکھری ہوی زلف رنگ زرد
جاگ کر کہین رہے ہو معطر تمام رات

پروانہ مین نہین ہون کہ دم بھر مین جل بجھون
گھلتا ہون مثل شمع برابر تمام رات

اک بت کی انتظار مین آغوش کی طرح
تا صبح یہان کشادہ رہا در تمام رات

ای جان یہ بھی کوئی جلانی کا طور ہی
انگارون پہ لوٹاتی ہو دن بھر تمام رات

فرقت مین حال گریۂ صفدر مین کیا کہون
بستر رہا ہی پانی کی چادر تمام رات

۸۴

یہ شب بزم جانان مین تھی دل کی صورت | جلا صبح تک شمع محفل کی صورت
نہ آہون مین گرمی نہ نالون مین تیزی | الٰہی یہ کیا ہو گئی دل کی صورت
چل ای تیغ دم لیکی گردن پہ میری | ذرا دیکہہ لینی دی قاتل کی صورت
نہ آرام عاشق نی الفت مین پایا | مسافر نی دیکھی نہ منزل کی صورت
وہ ابرو ہی خمدار مثل مہ نو | وہ رخسار ہے ماہ کامل کی صورت
رہی مرتی مرتی بھی بسمل کو حسرت | نہ دیکھی دم ذبح قاتل کی صورت

جو دیکھا مرقع حسینون کا صفدر
نظر آگئی اوسکی محفل کی صورت

۸۵

ہر چند جسم زار ہوا خاک کوی دوست | باقی ابھی ہی دل مین مری آرزوی دوست

یا صحن باغ بھی ہی کوئی جلوہ گاہ حسن پہولون مین بوی دوست کا نیچی آنکھ

ہمنی غضب کیا ادسی خود بین بنا دیا رکہتا تہا آینہ نہ کبہی روبروی دوست

خاک مزار بھی مری ریگ روان بنی مرنیکی بعد بھی نگئی جستجوی دوست

عمر شب وصال زیادہ کری خدا

صفدر ہماری ہاتہ مین طوق گلوی دوست

۵۶

دکہلای اوسنی دست حنائی تمام رات مہندی سی دل مین آگ لگائی تمام رات

دلمین جگر مین سینی پہلو مین آپنی بجلی کہان کہان نہ گرائی تمام رات

کسکو خبر ہی برق تجلی کی اکلیم انکہین تہین اور وہ پای حنائی تمام رات

درپردہ یہ بھی تہا مری تقدیر کا بگاڑ اوس نازنین نی زلف بنائی تمام رات

آنکہ اوسکی آنکہ سی تو زبان سی بات لڑی

صفدر رہی مزی کی لڑائی تمام رات

۸۷

ذرا ٹھہرو نہ ہو یاروں سی تم ایجان من رخصت
سحر ہونی تو دو ہی انجمن کی انجمن رخصت

پھنسی ہم دام مین صیاد کی جاتی ہین گلشن سی
مقدر نی چھڑایا تم سی ای اہل چمن رخصت

سحر کیا آئی آفت کی قیامت کی گھڑی آئی
ہوئی رو رو کی پروانون سی شمع انجمن رخصت

کنہیا دل سی جو تیرا اوسکا کہا حسرت نی رو رو کر
ہوا یعقوب سی کیا یوسف گل پیرہن رخصت

عزیز احباب سب روتی ہین صفدر تری بالین پی
بدن سی روح جاتی ہی کہ ہوتی ہی دولہن رخصت

۸۸

جنت سی بڑھ کی تھی مری محفل تمام رات
پہلو تہا اور وہ حور شمائل تمام رات

اللہ ری اشتیاق شہادت کہ خواب مین
گردن تھی اور خنجر قاتل تمام رات

مجکو تھا خوف اونکو حیا تھی شب وصال
پردہ رہا حجاب کا حائل تمام رات

افسوس بیخودی مین جوانی گذر گئی
رکھا نصیب نی مجھی غافل تمام رات

صفدر وہ شوخ جب مری پہلو سی اوٹھ گیا

بیشمار ہا مین تھامی ہوی دل تمام رات

ردیف تای ثقیلہ

کچہ تو تڑپ کی ای دل اندوہگین اوٹ	۸۹	اولٹی نہ آسمان جو تجھسی زمین اوٹ
ای آہ دو جہان کو دکہا اپنی تیزیان		فرش زمین بساط سپہر برین اوٹ
انسان تو کیا ملک تری مشتاق دید ہین		رخسی نقاب ای بت زہرہ جبین اوٹ
ای اندہیری شب مین نظر چودہوین کا چاند		پہرسی نہ لف بہر خدا ای حسین اوٹ

کب تک ہلاکی عرش کو زور آزمای گی

صفدر کہو پکار کی آہ حزین اوٹ

ردیف ثای مثلثہ

آنکہین چرای ہمسی ہی وہ دلربا عبث	۹۰	گوشی مین چھپکی بیٹہہ رہی ہی حیا عبث
آئینہ رکہکی دیکہلو کیا چاہتا ہی دل		تم مجہسی پوچہتی ہو مرا مدعا عبث

شب کو لحاظ ٹوٹ چکا شرم اوٹھ چکی
اب میری جان کرتی ہو مجھسی حیا عبث

جب ہم نہین تو کون تمہارا ہی قدرداں
مسی عبث ہی سرمہ عبث ہی حنا عبث

لائی نہ زندگی مین کبھی بوئی لطف یار
تربت پہ گل چڑہاتی ہی باد صبا عبث

مہمان تن ہی روح برنگ شمیم گل
شوق نظارۂ چمن دلکشا عبث

نام وفا وہ غیر جفا جانتا نہین
صفدر رہی اوس صنم سی امید وفا عبث

۹۱

بھری آتی ہین آنسو آنکھ مین ای یار کیا باعث
نکلتی ہین صدف سی گوہر شہوار کیا باعث

نظر آتا ہی پژمردہ گل رخسار کیا باعث
پریشان اندنون ہین گیسوی خمدار کیا باعث

نہ وہ منہ دیکھتا ہر دم نہ وہ گیسو کی آرایش
خفا آئینی سی شانی سی ہو بیزار کیا باعث

نہ وہ شوخی کی باتین ہین نہ وہ گرمی طبیعت کی
لبون پر دمبدم ہی آہ آتشبار کیا باعث

نہ شوق ساغر مل ہی نہ ذوق لالہ و گل ہی
ہوئی پژمردگی ایسی گلے کا ہار کیا باعث

مسیحا تم تو تھی ای جانِ جان ساری ضعیفونکی نصیب دشمنان کیون ہو گئی بیمار کیا باعث

جہان سی اوٹھ گیا صفدر رسا کہا اہل وفا کوئی
سیہ پہنی ہو کپڑے مثل ماتمدار کیا باعث

ردیف جیم تازی

۹۲

صد شکر بیحجاب ہوا مجھسی یار آج جی بھر کی پائی لذت بوس و کنار آج
الله ری بیقراری دل شوقِ وصل مین کاٹی تڑپ تڑپ کی شبِ انتظار آج
ہوتی ہی کل جو حشر مین ساری جہان پر دکھلا رہی ہے وہ بھی رفتار یار آج
پہلو مین تہام تہام کی رکھون نہ مین اگر ٹھہری نہ ایک دم بھی دل بیقرار آج
کرتا ہی پوچھ پوچھ کی قاتل مری گناہ ہوتی ہی مجھسی پرسش روز شمار آج
رخسار و زلف دونون ہین آمادہ ظلم پر یکرنگ ہی دورنگی لیل و نہار آج

صفدر جو بیقرار نہین ہو فراق مین

کیون کرو ہمین بد ستے ہو تم بار بار آج

۹۳

ابر آیا گھر کی ساقی پھر سوی میخانہ آج — پھر ہوئی توبہ شکستہ پھر چلی پیمانہ آج

خانۂ زندان ہی ویران بیٹھا ہین صبا نی — ای پری رو مر گیا شاید ترا دیوانہ آج

اٹھی ہین وہ کھینچکر تلوار بہر امتحان — جوہر اپنی تو بھی دکھلا ہمت مردانہ آج

تھکی آنکھین پھر گئین جو میکدہ ویران ہوا — چور ہر شیشہ شکستہ ہی ہر اک پیمانہ آج

کس بت کافر کی آنکھون نی دیا صفدر فریب

کعبہ کل تھا گھر مرا اسکن ہوا بتخانہ آج

ردیف حای حطی

۹۴

حال پر میری تڑپتا ہی وہ بسمل کیطرح — درد بھی اب داغ دیتا ہی مجھی دل کیطرح

اہل محفل نی نہ لی مجھ سوختہ دل کی خبر — جلتی جلتی گھل گیا مین شمع محفل کیطرح

پھر تمہین بھی درد الفت کا مزہ حاصل ہو جبھ — میری پہلو مین جو آ بیٹھو مری دل کیطرح

ضعف نے کی راہ مین کیسی مری مٹی خراب		جب اوٹھا بٹھلا دیا پھر گرد منزل کی طرح

لیگیا ہی نامہ ای **صفدر** کبوتر کی خبر
دل تڑپتا ہی مرا سینی مین بسمل کی طرح

مثل رقیب اوس سی صفائی ہو کس طرح	۹۵	قسمت نصیب ہمکو برائی ہو کس طرح
ہوتی ہین روز عشق کی بندی نئی نئی		باطل پھر ان بتون کی خدائی ہو کس طرح
خالی نہین تصور جانان سی ایک دم		غیرون کی اپنی دل مین سمائی ہو کس طرح
بڑھتا ہی روز ہمسی دل یار کا غبار		ایسی کدورتون مین صفائی ہو کس طرح

صفدر رقیب سب ہین شناسا نہین کوئی
بزم پری رخان مین رسائی ہو کس طرح

ردیف خای معجمہ

کیا تماشا تھا ہمین اوس ستم ایجاد کا رخ	۹۶	ذبح کی وقت بھی دیکھا کیی جلاد کا رخ

خیر ہو خیر اسیران قفس کی یا رب
آج بدلا ہوا پاتا ہون مین صیاد کا رخ

ای صنم چہرہ زیبا کا تری کیا کہنا
نہ سنا حور کا ایسا نہ پریزاد کا رخ

دل مین اوس بت کی مری آہ کری کیا تاثیر
اوڑ گیا رنگ اثر دیکہہ کی فریاد کا رخ

نہین معلوم خطا کیا ہوئی ایسی صفدر
پھر گیا ہمسی جو چرخ ستم ایجاد کا رخ

۹۷

اس طرح روی یار ہی پیکر شراب سرخ
ہوتا ہی جیسی وقت طلوع آفتاب سرخ

گلگون ہی سینہ یار کا پستان ہی لالہ فام
کیونکر نہ آب سرخ سی اوٹہین حباب سرخ

خط مینی خون سی یار نی شنجرف سی لکہا
اچہا یہ اوسنی سرخ کا بہیجا جواب سرخ

نازک گلی مین اوسکی نہین پان کا یہ رنگ
مینای سبز مین یہ بہری ہی شراب سرخ

تب سیکدی مین لطف ہی صفدر شراب کا
زاہد کی ریش مین جو لگی یہ خضاب سرخ

ردیف دال مہملہ

۹۸

دامِ الفت مین کوئی دل نہ پھنسا میری بعد
مختصر ہو گئی وہ زلفِ رسا میری بعد

ہای اوس شوخ نی کی ترکِ جفا میری بعد
امتحان غیر کا کچھ بھی نہوا میری بعد

بلبلین نوحہ کرینگی مری تربت پہ مدام
برگِ گل روز چبا جای گی صبا میری بعد

مجھسا جانباز ملیگا نہ مری قاتل کو
کُند ہو جای گی شمشیرِ ادا میری بعد

کوئی اس دور مین مجھسا بھی نہ میکش ہوگا
ساغرِ مے مری مٹی سی بنا میری بعد

بوی کاکل کی عوض جان صبا کو بخشی
ڈھونڈھتی پھرتی ہی اب کسکو قضا میری بعد

خلش ای خارِ جنون کوئی نہ باقی رکھنا
پھر نہ آئیگا ادھر آبلہ پا میری بعد

کشتگانِ رہِ الفت کا مین تھا ماتمدار
بجھ گئی شمع مزارِ شہدا میری بعد

دلپہ لالی کی مرا داغ رہیگا صفدر
خونِ دل غم مین بہای گی حنا میری بعد

۹۹ نہ پوچھہ درد اسیری کی داستان صیاد — سنی نہ جای گی تجھسی مری فغان صیاد

فغان کو سنکی مری تو عبث بگڑتا ہے — مرا گلا ہی مرا منہ مری زبان صیاد

قفس مین آکی مری بال وپر گری تو گری — ہری بھری رہین پہولون کی ڈالیان صیاد

کبھی تو پوچھہ لی کچھہ حال ہم اسیرون کا — نہ منہ دکھی گا نہ تہک جای گی زبان صیاد

اسیر تازہ ہی صفدر خفا نہو اتنا
ابھی نہین ہی وہ تیرا مزاجدان صیاد

۱۰۰ کب بہولتی ہی چشم بت دلشکن کی یاد — شوخی رہیگی ہمکو غزال ختن کی یاد

صحن چمن مین سنبل پیچان کو دیکہ کر — آئی کسیکی زلف شکن در شکن کی یاد

پہندی سی ہستی کی نہ چھوٹا کسی طرح — بہولی کمر کی یاد تو آئی دہن کی یاد

مدت سی ہم صفیر اسیر قفس ہین ہم — پہولون کی شکل سی ہی نہ شباہت چمن کی یاد

صفدر یہی وظیفہ رہی بعد ہر نماز

بہولی نہ پانچ وقت تمہین پنجتن کی یاد

101
نہ بی خبر ہو اسیر و نسی اسقدر صیاد — انہین کی دم سی ہی آباد تیرا گھر صیاد
مزہ ملا مری فریاد مین کہانی کا — سنا کیا مری نالون کو رات بھر صیاد
مین آشیانی سی صحن چمن مین کیا اوڑون — ادھر تو تاک مین ہی باغبان ادھر صیاد
قفس مین ہم ہین قفس دام مین ہی اسپر بھی — جکڑ کی باندہ رہا ہے ہماری پر صیاد

یہ مجکو شوق اسیری چمن مین تہا صفدر
اوسی طرف کو کیا مین گیا جدہر صیاد

ردیف ذال معجمہ

102
نہ ملا پر ملا درد جگر کا تعویذ — تیری بیمار نی کس کس سی نہ مانگا تعویذ
اضطراب دل مضطر نہ گیا پر نہ گیا — اور بیتاب ہوا مینی جو باندہا تعویذ
وای قسمت کہ نظر اپنی نہ وہان تک پہنچی — اور مزی لوٹی تری سینی پہ کیا کیا تعویذ

نظرِ بد کا ہی کیا خوف کہ پہنی ہی وہ شوخ
ہیکلین نادِ علی ڈہولنا گنڈا تعویذ

کستی تم بیرسی یہ شورشِ دل کم نہوئی
لاکہ احباب نی لکہ لکہ کی جلایا تعویذ

قیس و فرہاد جو اس عہد مین زندہ ہوتی
پیتی دہو دہو کی مری سنگِ لحد کا تعویذ

مرضِ عشق کی تدبیر عبث ہی صفدرؔ
فکر بی سود ہے بیکار ہی گنڈا تعویذ

ردیف رای مہملہ

١٠٣
خدای عالم رہِ فنا مین وہ دل وہ ہمت مجہی عطا کر
چہری کی نیچی کرون مین سجدہ قلم کی مانند سر جہکا کر

کہا تہا بلبل سے حال سینی تری ستم کا بہت چہپا کر
یہ کسنی انکو خبر سنائی کہ ہنس پڑی پہول کہل کہلا کر

کبہی کا وٹ کبہی کہنچاوٹ کبہی ہی جہڑکی کبہی ہی گالی

بری بلاؤن مین مبتلا ہون مین ان حسینون سی دل لگاکر

مگر وہ سمجھی ہین شمع مجکو کرشتہ کرتی ہین وصل کی شب

جلا جلا کر بجھا بجھا کر رولا رولا کر گھلا گھلا کر

بلند تیغ نگاہ قاتل ذرا جو ہو جای قتلگہ مین

زمین پہ خورشید وماہ ہوتین بزنگ بسمل فلک سی اگر

مریض درد فراق ہون مین کمال مرنی کی ہے تمنا

ملی جو کوئی فقیر کامل کہون کہ حق مین مری دعا کر

مری جنازی کو اونکی کوچے مین ناحق احباب لیکی آی

نگاہ حسرت سی دیکھتی ہین وہ رخ سے پردہ اوٹھا اوٹھا کر

فغان بجا آہ نالہ زاری یہی ہے شغل روز سے ای دل

یہ عاشقون کا ہے پنجگانہ قضا نہ کر اسکو تو ادا کر

نماز میں بھی ہی فکر دنیا کہ ہر سے تیرا خیال صفدر

خدا پرستی میں بت پرستی خدا خدا کر خدا خدا کر

۱۰۴ کہا تھا کیا مجھسی یاد ہی کچھ یہ سنکے مجھسے نا ذرا حیا کر

ضرور دل میں فساد سے کچھ یہ ظلم ظالم خدا خدا کر

عجیب دنیا کا حال دیکھا کہ جسکا جاہ و جلال دیکھا

اوسیکو پھر خستہ حال دیکھا بگاڑتی ہیں وہی بنا کر

ہمیشہ کی جنکی خیر خواہی وہی ہوی درپی تباہی

مقام انصاف ہی الٰہی بتوں میں اور مجھ میں فیصلا کر

سحر ہی نزدیک شب سے آخر سرا سی چلتی ہیں ہم مسافر

جنہیں سے ہے ملنا وہ سب ہیں حاضر جرس سی کہدو کوئی صدا کر

کہا تھا قاصد جو میں نی راہی گذر گئی اوسپہ کیا تباہی

پھرا نہ ابتک وہ یا الٰہی گلی مین اوس فتنہ گر کی جا کر

ہزار محنت مین مبتلا ہون مگر مین راحت سی آشنا ہون

بصورتِ زخم ہنس رہا ہون مین اپنی آنکھون سی خون بہا کر

اکڑ کی اوٹھاتا ہون بی تکلف نہین ہی صفدر مجھی تأمل

زبان سی مین کبھی کہون اُف یہ مجھسی ہوگا خدا خدا کر

۱۰۵

بعدِ فنا ہین داغِ محبت بہار پر — لالہ کھلا ہوا ہے ہماری مزار پر

جوبن عجب شباب مین ہی وی یار پر — فصلِ بہار مین یہ چمن ہی بہار پر

نوشاہ کی طرح سی چمن ہی سجا ہوا — کیا جوبن آج کل ہی عروسِ بہار پر

ای چرخ یہ بھی ہی کوئی انصاف کی روش — یہ بارشِ بلا مری مشتِ غبار پر

لاغر ہوئی قفس مین یہان تک تو عندلیب — دو چار استخوان رہی دو تین چار پر

مینی کہا جو اوسی کہ شبکو یہین رہو — آنکھین جھکا کی بولی کہ کس اعتبار پر

صفدر ہماری نام کی کافی ہی روشنی
حاجت نہین چراغ کی اپنی مزار پہ

۱۰۶ حسینانِ جہان مرتی ہین کیا کیا اوسکی جوبن پہ — حیا پہ حور قربان ہی پری صدقی ہی چتون پہ
سراپا ہی کسیکی قدرتِ خالق نمایان ہی — ازل سی لوٹ ہی برقِ تجلی روی روشن پہ
ہین ایسی صاحب عصمت پری پیکر کا عاشق ہون — نمازین پڑہتی ہین حورین ہمیشہ جسکی دامن پہ
صنمخانی کی اگلی صحبتین دلکش جو یاد آئین — بہت رویا مین رات آوازِ ناقوسِ برہمن پہ
جنون کی جوش مین افسوس اتنا بہی نہ سمجہا مین — کہ ہاتہ اپنی گریبان پر پڑا یا اوسکی دامن پہ
رہی بیرحمیِ قاتل نہ خنجر دستِ قاتل مین — قیامت تک مگر احسان رہا بسمل کی گردن پہ

ہجوم حسرت و یاس و تمنا ہر طرف دیکہا
بہت روی گئی جسوقت ہم صفدر کی مدفن پہ

۱۰۷ رکہدیا سر کو تیغِ قاتل پہ — ہم گری بہی تو جا کی منزل پہ

آنکھ جب بسمل نہین اوٹھی ہو — سر گری کشت کی پای قاتل پر
ایک دم بھی تڑپ سی چین نہین — دیکھ لو ہاتھ رکھکی تم دل پر
کون دامان رنگیا پیچھی — کچھ اداسی ہی آج منزل پر
اور اک تیستاک کر مارا — رحم آیا او نہین جو بسمل پر
پھول ہنستی ہین شمع روتی ہی — رات بھر حال اہل محفل پر

جب گذرتی ہین وہ ادہر صفدر
کیا کہون کیا گذرتی ہی دل پر

١٠٨ پس گیا دل اونکی آرایش کا سامان دیکھکر — لب پہ مسی دیکھکر ہاتھوں پہ افشان دیکھکر
گل ہی وہ بلبل ہون مین وہ شمع ہین پروانہ ہون — آتی ہین کیا کیا تصور روی جانان دیکھکر
سوز دل چہالا ڈالی پای نازک مین کہین — پاون رکھو میری سینی پر مری جان دیکھکر
کیا رفوگر پر ہمارا رعب وحشت چہا گیا — ہاتھ تھرانی لگی چاک گریبان دیکھکر

ہم کہان پھر یہ تماشا باغِ ہستی کا کہان		چار دن خوش ہو چلی سیرِ گلستان دیکھکر
حوصلی سی حوصلی تھی ولولی سی ولولی		آج وہ سب مٹ گئی گورِ غریبان دیکھکر

دیر مین کعبی مین کچھ آیا نہ ای صفدر نظر
گھر مین پھر آبیٹھی ہم یہان دیکھکر وہان دیکھکر

روز ہنستا ہی برنگِ گل مری فریاد پر	۱۰۹	ایک دن بجلی گری گی خانۂ صیاد پر
باغبان بیرحم گل بیدرد گلچین بیوفا		پھٹ پڑا ہی آسمان مجھ خانمان برباد پر
رنجِ دنیا خوفِ عقبی جورِ بت فکرِ معاش		یہ مصیبت ایک مشتِ خاکِ بی بنیاد پر
سخت دل کی بعد مرنی کی بھی ہی مٹی خراب		کوئی رونی کو نہ آیا کشتۂ فولاد پر

مرتی مرتی بھی وہی صفدر رہی شوقِ نظاری کا
تیغ گردن پر نظر ہی چہرۂ جلاد پر

ہنستی ہین کس شمع مری بیتابیٔ دل دیکھکر	۱۱۰	کیا خوشی ہوتی ہے اونکو رقصِ بسمل دیکھکر

شمع رو اوسکو بنایا جس سے روشن ہو جہان — ہمکو پروانہ کیا جلنے کی قابل دیکھکر

خاک جسکی راہ مین ہو وہ کرے شی عزیز — جان دینا چاہے جلاد کا دل دیکھکر

قصد جلنے کا ہے مقتل مین مبارک ہو مگر — اک ذرا اپنا پرایا تیغ قاتل دیکھکر

قاسم روز ازل بھی تھا بڑا مردم شناس
عشق صفدر کو دیا مشکل سی مشکل دیکھکر

نظر پڑ جائے سعدی کی جو اوسکے دیوان پر — ۱۱۱ گلستان بوستان دونونکو رکھدین طاق نسیان پر

تری جانباز اے قاتل یہ مشتاق شہادت ہین — کہ خود آکر گلی رکھ رکھدیے شمشیر بران پر

گدائی تری سے منہ ور ہین اے شہ خوبی — قدم رکھتی نہین بھولے سے بھی تخت سلیمان پر

خبر آئی نہین مدت سے کچھ یاران رفتہ کی — ذرا اے بیکسی لیچل ہمے گور غریبان پر

نہ کیونکر گریۂ صفدر سے عالم الحذر مانگے
تلاطم پر تلاطم ہے یہان طوفان ہے طوفان پر

ہجر مین نیند آئی کیا ای ماہ پیکر رات بھر ۱۱۲ تیری دوری سی گنا کرتا ہون اختر رات بھر

زلف و رخ کا یار کی ہر دم جو رہتا ہی خیال لوٹتا ہی دل مری سینی مین دن بھر رات بھر

وصل کی شب صبح تک سویا مین کس آرام سی شکر ہی زانوی جانان پر رہا سر رات بھر

دل فغان کرتا تھا فریادی تھی تو قمین زبان میری گھر ہر بار ہا محشر سا محشر رات بھر

کیا کہون کسطرح گذری ہی شب اونکی بزم مین
شمع کی ہمراہ مین رویا ہون صفدر رات بھر

عدم کو کیون نہ مین ہستی سی جاؤن سرخرو ہو کر ۱۱۳ کہ دل پہنچا تری دست حنائی تک لہو ہو کر

جگہ حور جنان کو کیا تعجب ہی گر ملجای مری دل مین اگر آئی کسیکی آرزو ہو کر

مدد لازم ہی ای دست جنون اب جوش وحشت مین گریبان تنگ کرتا ہی مجھی طوق گلو ہو کر

نقاب اولٹو اگر خسی دم گلگشت گلشن مین تو گل ہون ایسی شرمندہ کہ رنگ اوڑجای بو ہو کر

پڑی احباب اکثر میری اونکی درمیان صفدر

مگر مطلب نہ نکلا رہگئی کچھ گفتگو ہوکر

آنکہ کس چہری کو آتی دیکہکر	۱۱۴	روتی ہی جسکو جدائی دیکہکر
شاخِ گل بھی سر جہکا باشرم سے		آپ کی نازک کلائی دیکہکر
لوٹتی ہی خود سرِ مقتل قضا		دست قاتل کی صفائی دیکہکر
آئینی مین آپکا ہمسر ہی سے		کیجیے اب خود نمائی دیکہکر

کیا کرین صفدر بتون سی نباہ
بیوفائی کج ادائی دیکہکر

قاتل رکا جو حسرتِ بسمل کو دیکہکر	۱۱۵	بسمل تڑپ گیا رخِ قاتل کو دیکہکر
حسرت سی دونون عشق مین روتی ہین زار زار		دل مجکو دیکہ دیکہ کی مین دل کو دیکہکر
رکھا تو پاؤن مینی رہِ عشق مین مگر		جی کانپتا ہی دوریِ منزل کو دیکہکر
رونق ہی مجھسی بزم کی لیکن برنگِ شمع		روتا ہون بی ثباتیِ محفل کو دیکہکر

صفدر تبون سی چاہ کو مانع نہین کوئی
دل دو مگر کسیکی ذرا دل کو دیکھکر

ردیف رای ہندی

چل عندلیب دام مین صحنِ چمن کو چھوڑ	۱۱۶	ہی عنقریب فصلِ خزان اب وطن کو چھوڑ
دنیا و دین حصول ہون دونون محال ہی		ای دل نگار شیخ سی یا برہمن کو چھوڑ
اوبھی ہوی ہین سیکڑون دل بال بال مین		آہستہ اپنی زلف شکن در شکن کو چھوڑ
اچھی نہین ہر ایک سخن مین نہین نہین		ہان ہان نگہ بلا سے مگر اس سخن کو چھوڑ

ہستی بہت خراب ہی صفدر عدم ہی خوب
اوس انجمن کا قصد کر اس انجمن کو چھوڑ

ردیف زای معجمہ

یہ شیشہ یہ سبو ہی یہ پیالہ چند روز	۱۱۷	ساقی فقط ہے رونقِ میخانہ چند روز

گل پر کبھی فدا ہون کبھی شمع پر نثار
بلبل ہون چند روز تو پروانہ چند روز

اے موسمِ بہار تو اتنا قیام کر
حسرت نکال لے کوئی دیوانہ چند روز

گیسو پہ تھا فدا کبھی رخسار پر یہ دل
آئینہ چند روز رہا شانہ چند روز

دورِ فلک رہیگا موافق نہ ہمیشہ
ساقی کھلا رہے درِ میخانہ چند روز

پریون کی جمگھٹے تھے مری دل مین تا شباب
یہ گھر بھی رہ چکا ہے پریخانہ چند روز

صفدر وہ شوخ کتنا تلون مزاج ہے
اپنا ہے چند روز تو بیگانہ چند روز

١٨

کیونکر اوٹھا سکے کوئی اوس دلربا کے ناز
آفت کے غمزے قہر کے عشوے بلا کے ناز

بلبل کی جان پر ہین ہزارون مصیبتین
گل کے ستم سہے کہ اوٹھائے صبا کے ناز

سہ سہ کے جور اور اونہین کر دیا شریر
پچتا رہے ہین بیٹھے ہوے ہم اوٹھا کے ناز

یہ کنج کی لکیر ہے وہ آتی نہین قریب
غمزے اوٹھاؤن تیغ کے ہین یا قضا کے ناز

خونِ شہیدِ ناز کا کیونکر اوٹھائی بار — جس دستِ نازنین سی نہ اوٹھین حنا کی ناز

خوش بھی یہی کریگا خدا سے تو کیا ہوا — آنکھون پہ میری اُس دلِ درد آشنا کی ناز

صفدر کہین وہ ہمسے بھی لین مسکرا کی منہ

اوٹھے نہ جو ستاتے ہون شرم و حیا کی ناز

119

یہ تمنا ہی تڑپی مثلِ بسمل چند روز — دیکھین ناز و ادا سے تیغِ قاتل چند روز

پھر بہار آئی جنون پھر سلسلہ جنبان ہوا — پھر رہیگا کو بکو شورِ سلاسل چند روز

اب نہ کچھ اونکی خبر مجکو نہ کچھ میری اونہین — اونپہ مائل مین رہا وہ مجھپہ مائل چند روز

لون تہون سی مین بھی خاطر خواہ بدلا ظلم کا — یا خدا انکا سا ہو جای مرا دل چند روز

دیتے جو ہرسی ہردم میری غم مین خون بہا — قتل کرکی روتی مجکو تیغِ قاتل چند روز

دورہی ہر چند کوی یار پرای شوقِ دل — اور چلنا چاہیے منزل بمنزل چند روز

آجکل صفدر بہت تیغِ نگہ کی دہوم ہے

ہم بھی ہوکر دیکھ لین قاتل پہ مائل چند روز

ردیف سین مہملہ

پہنچون کہین مین اوس بتِ غنچہ دہن کی پاس	۱۲۰	لیجای عندلیب کو قسمت چمن کی پاس
کیسی حیا کہانکا تکلف وصال مین		لب ہو قریب لب کی دہن ہو دہن کی پاس
آئی بکھر کی زلف جو رخسارِ یار پر		ثابت ہوا ہمین کہ حلب ہی ختن کی پاس
آئینہ سامنی ہی ذرا خوب دیکھیی		ایک اور انجمن بھی ہی اس انجمن کی پاس
نازک بہت ہی آپکو اسکا ہی خیال		دل چہوڑتا ہون زلفِ شکن در شکن کی پاس
ایسی ہی زیرِ خنجرِ قاتل مجھی خوشی		دولہا ہو شاد جیسی پہونچکر دلہن کی پاس

صفدر یہی دعا ہی خدای کریم سی
تربت ہو میری روضۂ شاہِ زمن کی پاس

یارب ہی وصلِ یارِ پریزاد کی ہوس	۱۲۱	نکلی کبھی تو اس دلِ ناشاد کی ہوس

اوس گل کی اشتیاق مین آئی عدم سی ہم
کب تھی بہار گلشن ایجاد کی ہوس

آرام سی تھی کیا ہمین مقتل سی کام تھا
لائی نظارۂ رخ جلاد کی ہوس

بلبل چمن سی اوڑ گئی گل بھی ہوا ہوئی
گلچین کی آرزو رہی صیاد کی ہوس

اس درجہ ضعف ہی کہ نکلتی نہین صدا
صفدر رہی ہمکو نالہ و فریاد کی ہوس

ردیف شین معجمہ

کبھی تمہاری تو ہوتی نتھی زبان خاموش
۱۲۲ یہ آج کیا ہی کہ بیٹھی ہو میری جان خاموش

ہی ابتدای محبت مجھی تمیز نہین
کہان کلام کرون مین ہون کہان خاموش

یہ دیکھتا ہی وہ قاتل کہ سر فروش ہی کون
کھڑا ہی تیغ لیے بہر امتحان خاموش

کسی سے لے نہ خبر میری بزم جانان مین
تمام رات جلا ہون مین شمع سان خاموش

یہ بی سبب نہین سنسان خانۂ زندان
مین غش مین ہون مری پاؤن کی بیڑیان خاموش

یہ اضطراب و قلق نالہ و فغان کب تک
ٹھہر بس اے دل بیتاب اے زبان خاموش

چہک کے چپ ہو اے صفدر تو بول اوٹھا صیاد
مین سن رہا ہون نہ ہو بری خوش بیان خاموش

۱۲۴

یار کو ہی شراب کی خواہش ✤
مہ کو ہے آفتاب کی خواہش

ایک دن خاک مین ملائے گے
دل خانہ خراب سے کے خواہش

وصل مین چھیڑتی ہین ہم اونکو
لطف مین ہے عتاب کی خواہش

مجکو شوقِ نظارۂ رخ ہے
آپ کو ہے نقاب کی خواہش

مست ہون یادِ چشمِ ساقی مین
نہین جامِ شراب کی خواہش

پردے پردے مین قتل ہو عالم
ہے یہ اون کی نقاب کی خواہش

بوسہ مانگا تو بولے وہ صفدر
بس یہی تھی جناب کی خواہش

ردیف صاد مهمله

۱۲۴
کس طرح کہون وصل کی تدبیر ہی ناقص | قسمت مری برگشتہ ہی تقدیر ہی ناقص
کیا شعر کہی سست جو ہو شاعر کامل | ہی نقص مصور کا جو تصویر ہی ناقص
زاہد نہ عبادت پہ ابھی ناز کرے اتنا | سجدہ ترا ناقص تری تکبیر ہی ناقص
ہر روز ملاتا ہے جوان خاک مین کتنا | کس درجہ مزاج فلک پیر ہی ناقص

صفدر خط رخسار جانان نہین چھپا
آئینی مین طوطی کی یہ تصویر ہی ناقص

۱۲۵
کرتا ہی کام ساری جہان کا تمام رقص | رکھتا ہی تنی حشر خرامی کا نام رقص
قاتل کی دلمین شوق تماشی کا ہی وہی | بسمل ہوا تمام رہا ناتمام رقص
ٹھنڈی ہوا ہے لطف شب ماہتاب ہے | کچھ دیر چلکی کیجیی بالای بام رقص
دیکھی گا کون تیرا تماشا فراق مین | ای دل تڑپ تڑپ کی نکر صبح و شام رقص

صفدر ہزار شکر کہ گا کر مری غزل
کرتا ہی ناز سی وہ بت خوش خرام رقص

ردیف ضاد معجمہ

۱۲۶
مکین گوشہ عزلت ہون کیا جہان سی غرض — زمین سی مجھی مطلب نہ آسمان سی غرض
حرم سی دیر سی مسجد سی میکدی سی صنم — تری طلب مین اوٹھا دی کہان کہان سی غرض
سجود کعبہ و بتخانہ سی ہی کیا مطلب — ہماری سر کو ہی اوس سنگ آستان سی غرض
فقط تفاوت شاہ و گدا ہی حاجت سی — سب ایک سی ہین جو اوٹھ جائی میان سی غرض
ہین اب تو خانۂ صیاد مین اسیر قفس — رہی نہ ہمکو چمن سی نہ آشیان سی غرض
کوئی خفا کو سی آزردہ ہو مگر دل کو — تڑپ سی آہ سی فریاد سی فغان سی غرض

کوئی یہ پوچھی کہ مقتل مین آئی کیون غرض
فقط اونہین تو ہی صفدر کی امتحان سی غرض

١٢٧

تم دوپٹے مین چھپاتی ہو جو ایمان عارض
صاف بنتی ہین چراغ تہِ دامان عارض

حق یہ ہی آپ سی کس کسکی دوا چاہون مین
سو مرض ہین مجھی اے عیسی دوران عارض

شمع کا نور بھی فانوس مین چھپتا ہی کہین
کیا چھپاتی ہو حیا سے تہ دامان عارض

چشم بد دور نہین باغ سی کم باغ جمال
سرو قد زلف ہی سنبل گلِ خندان عارض

روز روشن ہی شب تار نظر مین صفدر
کس ستمگر نی کیا زلف مین پنہان عارض

ردیف طاء مہملہ

١٢٨

یہ کہکی پھیر دیتا ہی قاصد کو یار خط
لونگا جو ایک مین وہ لکھینگی ہزار خط

جبریل بن کی آئی کہین اوسکا نامہ بر
نازل ہو مثل رحمتِ پروردگار خط

ٹکڑی ہین میری نامی کی مین جانتا ہون جب
قاصد نی مجھکو لاکی دیی ہین جو چار خط

قاصد نی میری خلق مین رسوا کیا ابھی
گھر گھر لیے پھرا صفتِ اشتہار خط

صفدر رہی یہ بھی اک مری تقدیر کا لکھا
پڑھتی نہیں وہ دستے ہیں بار بار خط

۱۲۹
کیونکر بڑھاؤں اوس بت نامہربان سی ربط — جسمی ملال اوسکو ہی سارے جہان سی ربط
دلکو ہی میری رشتہ جان اسلیے عزیز — ہی اسکو کچھ نہ کچھ تری موی میان سی ربط
گلشن مین عندلیب کا حافظ ہی اب خدا — صیاد کو زیادہ ہوا باغبان سی ربط
گردن مین طوق بنکی وہ شمشیر رہ گئی — حیران ہون مین یہ دونونمین کیا تھا انسی ربط

صفدر شب وصال مین کیا کیا مزی اوٹھے
لب کو تھا اوسکی لب سی یہانکی زبان سی ربط

ردیف ظا معجمہ

۱۳۰
صحبت بادہ ہی اسوقت کہان یار لحاظ — مست ہم نشے مین تم ابتو ہی دشوار لحاظ
شوق کہتا ہی شب وصل اوٹھا دیجیے — ناز کہتا ہی کہ ٹوٹی نہ خبردار لحاظ

پوچھ مجھ سی سر محفل نہ تمنا میری — شرم کی بات ہی آئیگا تجھی یار لحاظ

ہاتھ پھیلا کی لپٹتی تو لپٹ ہی جاتی — سہل سی بات کو کر دیتا ہی شوخ لحاظ

خوش جو پایا اوسی سب حال مرا لکھ دیا — نامہ بر وقت پہ کرتا ہی خبردار لحاظ

آگئی ہی عرش پلٹ پھونک چلی گردون کو — کچھ خدا کا بھی کرای آہ شرربار لحاظ

حالِ دل یار سی سب چل کی کہو اَی صفدر
اپنی عیسی سے نہین کرتی ہین بیمار لحاظ

١٣١

چلا جو مین نہ کسینی کہا خدا حافظ — تڑپ مین بھول گئی تمنا خدا حافظ

ابھی تم آئی ابھی کہتی ہو کہ جاتی ہین — درست ٹھیک منا سب بجا خدا حافظ

چمن سی رخصت بلبل ہی گل ہین پژمردہ — چٹک کی دیتی ہین غنچی صدا خدا حافظ

یقین ہی چھوٹ کی ہم قافلی سی ہین تنہا — قدم قدم پہ ہی بانگِ درا خدا حافظ

مٹا ہوا ہی عبث خوش قدونکی چالون پر — یہی چلن ہی تو صفدر ترا خدا حافظ

ردیف عین مہملہ

وہی نظر وہی چتون وہی ہی ساری وضع	١٣٢	اوڑائی عافت مین پریون نی تمہاری وضع
مین ٹہیک ٹہیک پتا او سکا دون تجہی قاصد		جو بہولی بہولی ہین باتین تو پیاری پیاری وضع
مین تمکو دیکہکی یوسف کو آج دیکہ آیا		یہی ہی شکل یہی دہج یہی ہی ساری وضع
شراب رات کو پی دنکو روزہ دار رہی		خدا کا شکر کہ اچہی نبہی ہماری وضع
تمام مستی اوٹہا ہی ہوی ہین غیر ونکی		نہ یہ روش ہی ہماری نہ یہ تمہاری وضع
شراب خانی مین ہی پی کی شیخ مست ہوی		گیا وہ زہد مٹا اتقا سدہاری وضع

کہان ہی ہمسی وفادار کوئی ای **صفدر**
ہمین پہ ختم ہی جو کچہ کہ ہی ہماری وضع

رکہتی ہی شاید کہ عشق عارض جانانہ شمع	١٣٣	سوز غمسی جل رہی ہی صورت پروانہ شمع
داغ کہاتی ہین تری لسوز جاتی ہین جہان		جلتی ہی یکسان میان کعبہ و بتخانہ شمع

ہوں وہ میکش کہ پیو بہا جوں مستی نیم گرم
جا کی مسجد سی اوٹھا لایا سو میخانہ شمع

یوں بھی عاشق سی کوئی معشوق کم تا ہی سلوک
مرگ پروانہ ہی تیرا نازِ معشوقانہ شمع

یاد رکھتا ہی کسیکو کون صفدر بعد مرگ
لائیگا اپنا نہ میری قبر پر بیگانہ شمع

ردیف غین معجمہ

سینی سی کیوں نہ آ ی صدا ہای ہای داغ ١٢٤
داغ آشنای دل ہی تو درد آشنای داغ

کیا بکیسو نسی پوچھتی ہو ماجرای داغ
اب کوئی دلنواز نہین ہی سوای داغ

ای سوزِ عشق دی مری دل کو یہ روشنی
مہتاب و آفتاب سی آنکھین ملای داغ

دلسی کبھی تتو نکی محبت نجای گی
پتھر کا نقش ہی کوئی کیونکر مٹای داغ

تسکینِ دل جو جسم مین ہی کچہ اسی کی ہے
سینی ہی میری ہاتہ نہ یارب اوٹھای داغ

غمخوار جان زار جگر ہی نہ دل مرا
یہ آشنای درد ہی وہ آشنای داغ

بوسی لی رقیب کو ہم جسکی رہ گئی ہے		اوسکو جو گل لی تو ہمین ہاتہ آئی داغ

بعد فنا بھی حق رفاقت ادا کیا
صفدر ہمیشہ یاد رہیگی وفای داغ

پروا نہین جو عرش پہ ہی یار کا دماغ	۱۳۵	ہی عرش سی بلند دل زار کا دماغ
یون تیز تیشہ چل نہ گلستان مین ای نسیم		نازک بہت ہی بلبل گلزار کا دماغ
ای منکر و نکیر ہٹو میری قبر سی		بحثو تم اوس سی جسکو ہو تکرار کا دماغ
دربار مین نہ یاد کیا کبہی مجہی		مین خاکسار عرش پہ سرکار کا دماغ

صفدر مین مدح ساقی کوثر سی مست ہون
کسکو ہی صنف بادہ و خمار کا دماغ

ردیف فا

ہم جانتی نہین جاتی ہین یون بزم جانان کی طرف	۱۳۶	پروانہ آئی جس طرح اوڑکر چراغان کی طرف

فصل گل آئی گل کھلی سنکر قفس مین خبر
ہوش اوڑگئی دل پہنچ گیا اپنا گلستان کیطرف

بلبل تری نالون مین ہوتا نہ تو وحشت کا اثر
گلچین گریبان پہاڑکر جاتی بیابان کیطرف

تونی پہنسایا قید مین دیوانونکو ای بیخودی
جاتی تہی گلشن کیطرف آنکلی زندان کیطرف

مجہ عشق مشرب کیطرف ای جان جاتی کیون نہین
گیسو ہی ہندو کیطرف عارض مسلمان کیطرف

آنکھونکی الفت نی مجہی وہ اجل دکھلا دیا
آہو لگا کر لیگئی شیر نیستان کیطرف

بھولینگی صفدر خواب مین کوچہ قاتل کبھی
جو مرد ہین جیتی ہین وہ منہ کرکی میدان کیطرف

۱۲۷

ہونی دو باغبان ہی جو صیاد کیطرف
پہولونکی کان ہین مری فریاد کیطرف

آنکھین تو ہین سوی برق تجلی ہین طور پر
دل ہی تمہاری حسن خداداد کیطرف

پہنچی جو روح خلد مین کچھ دیکھ بہال کر
پھر آئی وہان سی کوچہ جلاد کیطرف

مانع ہی ضبط ورنہ ارادہ اگر کرون
آجائی خود اثر مری فریاد کیطرف

غم ہو الم ہو درد ہو حسرت ہو یاس ہو
صفدر رہو کوئی تو دلِ ناشاد کی طرف

ردیف قاف

١٣٨

ہزار ہونگی اگر تم پہ جبان جان عاشق — ملیگا ایک نہ ہمسا مزاجدان عاشق
تمہاری ظلم و ستم سی خیال آتا ہی — کہ تم پہ کیون نہ ہوی بعد امتحان عاشق
قدم جنون مین نکلتا نہین جو زندان سی — ہماری پاون کی شاید ہین بیڑیان عاشق
تمہاری ہاتھ سی بھی اب تو شک گذرتا ہی — نہ دیکھی ہونگی کبھی ہمسی بدگمان عاشق

تمہین سناتی ہو سب کچھ وہ کچھ نہین کہتا
بناوگی کہین صفدر سا بی زبان عاشق

١٣٩

وصل ہوتا نہین سوای فراق — دیکھی کب ہو انتہای فراق
بیقراری یہ ای دلِ بی صبر — ابھی نادان ہی ابتدای فراق

ہمکو اسی ہی خواہش وصل | وہ کیا کرتی ہین جو عاشق فراق
جسنی لکہا مرا خط تقدیر | وصل لکہا نہ کیون بجای فراق

کہہ چکا اکہ داستان صفدر
ابھی باقی ہے ماجرای فراق

ردیف کاف تازی

یہ شرمگین انکہ میری دل سی حیا سی منہ پر نقاب کبتک
رہی گی دولہا سے روز صحبت دولہن کی یہ حجاب کبتک

مین مرگیا اور غش سمجہکر یہ کہ رہا ہے وہ ماہ پیکر
کہ انکی غفلت تو ہی برابر بہلا مین چہڑکون گلاب کبتک

وہ بت عنایت پہ جلد آی جو اگر ہنسی سی منہ ملای
تکلف اوٹہی لحاظ جای کرے گا شرم حجاب کبتک

خزان ہی آخر بہار دنیا بقا ہی اسمین ہوا کا جھونکا
غرور اتنا نہین ہی اچھا بھلا یہ حسن شباب کبتک

یہان ہی جینی کا کیا بھروسا کہ حادثون سی بھری ہی دنیا
یہی جو سے موج کا تماچا تو پھر قیام حباب کبتک

ضرور آفاق سی سفر ہی سرور یہان قابل حذر ہی
مقام عبرت یہ خشک و تر ہی شراب کبتک کباب کبتک

خفا نہ **صفدر** رہو مانو کہنا تغافل اتنا نہین ہی اچھا
سحر ہوئی آفتاب چمکا اب آنکھ کھولو یہ خواب کبتک

۱۴۱

حوصلہ ہو جانی کا خاک بزم جانان تک — اسقدر ہی لنگی پس گئی ہین آسمان تک

فصل گل قریب آئی ہی جنون مبارک ہو — ہاتھ پھر لگا جانی خود بخود گریبان تک

خاک مین ملایا ہی چرخ تونی کیا پروا — گرد بنکی پہنچینگی ہم کسیکی دامان تک

حال ہو بہو کہنا میری ہمدم او مجنون کا
ای صبا اگر جانا اوسکی زلف پیچان تک

مجھ مین طاقت پرواز ضعف سی کہان ہمدم
پر ہی میری پہنچینگی اوڑکی اب گلستان تک

یاوہ زور وحشت تہا توڑتی تھی زنجیرین
چاک ہو نہین سکتا ہمسی اب گریبان تک

حال گریہ صفدر کیا بیان کرون ہمدم
موج زن ہی اک دریا شعر سی بیابان تک

۱۴۲

لایا تو ہی نصیب ہمین کوچۂ یار تک
دیکھین گذر ہو یا نہو اوس گلعذار تک

توبہ تو مین سی کی مگر آتا ہے یہ خیال
دیکھین کہ کس طرف ہو طبیعت بہار تک

بوسی لبی زیادہ تو بولی وہ ناز سے
بس بس مضائقہ نہین دو تین چار تک

دامن مین بوی گل کو سمجھتی ہین جو غبار
ای دل وہ خاک آئینگی مجھ خاکسار تک

صفدر غم فراق مین جینا محال ہے
اپنی تو زندگی ہی فقط وصل یار تک

ردیف کاف فارسی

چمک گیا یہ جوانی مین وہی یار کا رنگ	۱۴۳	کہ جسکو دیکھکی صاف اڑ گیا بہار کا رنگ
چمن مین گر یہ بلبل یہ پھول ہنستی ہین		بدل گیا ہی عجب باغ روزگار کا رنگ
مین کسکی دست حنائی کا کشتہ ہون یارب		کہ بعد مرگ بھی گلگون مری غبار کا رنگ
گلون کو ہنسنی دی بلبل کو نالی کرنی دی		کہ چند روز ہی ای باغبان بہار کا رنگ

لکھی ہین وصف جو ابروی یار کی صفدر
ہر ایک شعر مین اپنی ہی ذوالفقار کا رنگ

رخسار یار پر ہین جو یہ تل الگ الگ	۱۴۴	ہر ایک مانگتا ہی مرا دل الگ الگ
کسنی چمن مین اکی یہ ڈالا ہی تفرقہ		پھولون سی ہین جو آج عنادل الگ الگ
جاکر ہماری سینی سی گیسوی یار مین		کیا کیا مزی اڑاتا ہی یہ دل الگ الگ
کس بت کی انتظار مین ہین گرم جستجو		آنکھین جدا جدا جگر و دل الگ الگ

منزل ہی ایک پہنچین صفدر پہ بیٹ ہین
ملکر چلین کہ رہبر و منزل الگ الگ

ردیف لام

یہی بہتر ماہی مجکو جا بجا دل	۱۴۵	مرا بچپین سیر اچپلا دل
ملایا خاک مین کیون اسکو تونی		بہت نازون کا پالا تہا مرا دل
ہزارون حسرتون کا خون ہوگا		اری ظالم نہ مٹی بین ملا دل
او ٹہاتا کیون بتون کی نار بیجا		اگر ہوتا مری بس مین مرا دل
ادا و ناز جانان کی دوہائی		گیا دل ہاتہ سے میری گیا دل
ملا روز ازل عالم کو سب کچہ		ہمین آفت رسیدہ اک ملا دل
ہمارا بہی کبہی تو آشنا تہا		اری او بی مروت بیوفا دل
گلی سی اونکی گہر تک آتی آتی		مچلکر سو جگہ رہ رہ گیا دل

خوشی ہو غم ہو کچھ ہو ہمیں صفدر
بس اٹھ وا اک صنم کو دیدیا دل

١٤٦ کیا پوچھتی ہو کتنا ہی عالی وقار دل — عرش خدا ہی کعبہ پروردگار دل
بجلی شرار شعلہ سمندر ہزار دل — المختصر ہی قدرت پروردگار دل
قاتل کی ہر طرح مجھی منظور ہی خوشی — سر پیشکش ہی جان فدا ہی نثار دل
اندوہ و یاس و حسرت و حرمان کا ہی ہجوم — آباد ہی انہیں سی مرادا عذار دل
لعنت فی اسکو خاک تری آخر ملا دیا — تھا ورنہ یہ کبھی گہر آبدار دل
ہوتا ہی بیقرار حسینوں کو دیکھکر — ایسا دیا تھا کیون مجھی پروردگار دل

صفدر مدار زیست تڑپنے پہ ہی مرا
مر جاؤن ایک دم جو نہو بیقرار دل

١٤٧ آبداری پہ ہی پھر شمشیر قاتل آجکل — پھر تڑپتی ہین تڑپی بسمل پہ بسمل آجکل

تیسری ن اونکی عادت ہی کہ ملجاتی ہین آپ — صبر کرنا چاہیی ہر طرح ای دل آجکل
پھر ہوا سودا کسیکی زلف پیچان کا ہمین — پھر ہمین درکار ہین طوق و سلاسل آجکل
خم کی خم اولٹی پڑی ہین میکدی مین جابجا — قابل نظارہ ہی مستونکی محفل آجکل
قیس نی پلکونسی اپنی صاف کی ہین تہرلین — شاید آیی گا ادھر لیلی کا محمل آجکل
دو گھڑی گلشن مین چلکر سیر سنبل دیکھیی — یاد گیسو مین پریشان ہی بہت دل آجکل

ٹھنڈی سانسین کیون ہین لب پہ کچھ تو صفدر کہو
کس پری رو پر ہوی ہین آپ مائل آجکل

۱۴۹

کھینچکر تیغ جو آیا سوی بسمل قاتل — وہ اداکی کہ تھمنا بول اوٹھی قاتل قاتل
جسطرف دیکھ لیا لوٹ لیا مار لیا — آنکھ رہزن ہی تری آنکھ کا ہی تل قاتل
کون ہی قابل رحمت کوئی پوچھی گا اگر — صاف محشر مین کہینگی کہ قاتل قاتل
ذبح کی وقت نہ آنا دل بیتاب تڑپ — ایسی صدمونکا نہوگا متحمل قاتل

مرغ بسمل کی طرح تن میں بیتاب ہی قیس — ہوگئی کیا نگہ صاحب محمل قاتل

مسیحا تکلف ہی جو دم بھرتی ہین بسمل تیرا — بات جب ہی کہ مسیحا کہی قاتل قاتل

لوگ دیوانی ہین جو ڈہونڈہ رہی ہین صفدر

قتل کرکی مجھی چھپ گئی منزل قاتل

۱۴۶

مرا گھر کہاں اونکی آنیکی قابل — بلاؤن اگر ہون بلانیکی قابل

کبھی بوسہ مانگا دہن کا تو بولی — چلو تم نہین منہ لگانیکی قابل

غرض دیر سی ہی نہ کعبی سی ہمکو — یہ سر ہی تری آستانی کی قابل

ہنسا مین تو ہنسکر کہا اونسی مجھسی — ہوئی آپ بھی مسکرانیکی قابل

ق

جنازی پہ میری کہا سبنی اونسی — مسیحا ہو تم یہ جلانی کی قابل

کہا اونسی کچھ سوچکر اپنی دل مین — یہ میت نہین ہی جگانی کی قابل

کہا کچھ جو مینی تو بولی وہ صفدر

ہوی تم بھی باتین بنانی کی قابل

کیا ترقی پہ ہی حسن روی جانان آجکل	۱۵۰	جھیپتا ہی چرخ پر مہر درخشان آجکل
پھر کہان یہ فصل گل جوش ای دشت جنون		رہ سجای حسرت چاک گریبان آجکل
مہندی پھر ملنی کا قاتل کو ہوا ہی تازہ شوق		رنگ لایا ہی حنا خون شہیدان آجکل
دیکھی کسکو جلای کسکو پہونچی خبر ہو		گرمیان کی کہلا رہی ہی آہ سوزان آجکل
پان مسی سرمہ کاجل خانہ مہندی آئنہ		جمع وہان کیا کیا ہین آرایش کی سامان آجکل
یہان شب تاریک ہین اختر شماری ہی ہمین		وہان چنی جاتی سے ہے پیشانی افشان آجکل

کہہ دو مشتاقون سی جلدی کیا ہی ملجای گا جلد
لکھ گیا چھپنی کو ہی صفدر کا دیوان آجکل

پروا نہین جو قبر پہ کوئی نہ لای گل	۱۵۱	باد صبا نی لاکی چمن سی چڑہای گل
ماتم سرا ہی قمری و بلبل سے بوستان		اک سمت ہای سرو اک سمت ہای گل

دل قد یہ ہی نثار جگر روی یار پر
اک آشنای سرو ہی اک آشنای گل

مدت کی بعد آئی مری قبر پر جو شمع
وہ بھی ہوئی ہوا کی شرارت سی ہائی گل

صفدر عدو کی ساتھ بھی کاوش نہین ہمین
کاٹی نہین ہمارے چمن مین کسی کی گل

۱۰۲ رقیبون مین مہندی لگانیسی حاصل
جلی دل کو میری جلانیسی حاصل

یونہین فتنہ پرداز عالم سے چتون
پھر آنکھون مین سرمہ لگانیسی حاصل

جو چوری ہی مد نظر دل ہی حاضر
مری جان آنکھین چرانی سی حاصل

نہ لو چٹکیان غیر کا ذکر کر کی
دکھی دل کو میری دکھانیسی حاصل

نکلتی ہی گھر سی نہین ہین وہ صفدر
سر راہ آنکھین بچھانی سی حاصل

۱۰۳ قفس پہ پھول رکھنی سی ستم ایجاد کیا حاصل
گرفتارونکی تڑپانی سی ای صیاد کیا حاصل

خزاں آئی چمن میں خاک اسی صیاد دیتی ہے | قفس سے اب جو کرتا ہے مجھے آزاد کیا حاصل

شکایت دورِ انجم کی بھلا کب چرخ سنتا ہے | برہمن سے بتوں کی ہم کریں فریاد کیا حاصل

تہِ خنجر جو کہتا ہوں اٹھا رکھیے ذرا ابرو | تو کس اغماض سے کہتا ہے وہ جلاد کیا حاصل

کوئی سنتا نہیں بیدرد ہیں سب قاتلی والی
کہو صفدر جب اس سے کی تو فریاد کیا حاصل

ردیف میم

۱۵۴

نسرین میں تم ہو بلبل میں یا سمن میں تم | حقا ہر رنگ بو ہو ہر اک پیرہن میں تم

طاقت دل و جگر میں زباں ہو دہن میں تم | میں ہوں کہ بو تو ہو مری پیرہن میں تم

مسجد میں بتکدے میں کلیسا میں دیر میں | دیکھا تو تم چراغ ہو اک انجمن میں تم

گل میں شمیم نشہ مے لالہ فام میں | موتی میں آب رنگ عقیق یمن میں تم

موئے میانِ نازکِ مہ طلعتاں میں بل | خم گلرخوں کی زلفِ شکن در شکن میں تم

وجہ صفای چہرۂ آئینۂ حلب — خوشبو لباس نافۂ مشک ختن مین تم

بل کرگدن کی شاخ مین چیتی کی تن مین داغ — جرأت مزاجِ شیر مین شوخی ہرن مین تم

زینت کی تختِ زانوِ شیرین پہ آنہ — ہنگام جہد تیشۂ کف کوہکن مین تم

کہتی تھی کیا زبان سی کیا کچہ نکل گیا

صفدر کمال آج تو بہکی سخن مین تم

۱۵۵

جانی کو گہر اوسکی بہائینگی ہم — دل روز کہان سی لائینگی ہم

پہلو مین جو تم ہو حضرتِ دل — اک دم بہی نہ چین پائینگی ہم

پرسش جو ہوی تو حشر کی دن — تصویر تری دکہائینگی ہم

ہنستی ہوی آی اس چمن مین — روتی ہوی یہان سی جائینگی ہم

کیون خاک مین ہو ہمین ملاتی — سمجہو ہمین یاد آئینگی ہم

جی بہر کی کرینگی دل کا ماتم — چہوٹی سی لحد بنائینگی ہم

صفدر اک روز وصل ہوگا
کب تک صدمے اوٹھائینگے ہم

۱۵۶
کسیکو اوسکی دہن کا نشان نہین معلوم | سوا خدا کے یہ راز نہان نہین معلوم
تمہارا دل جو کہین آئیگا تو سمجھو گے | ہماری قدر ابھی جان جان نہین معلوم
پہونچہ خانہ بدوش کو کچہ پتا صیاد | کدہر چمن تہا کہان آشیان نہین معلوم
گلی مین یار کی یا وادی جنون کی طرف | گیا ہے یہ دل وحشی کہان نہین معلوم
عدم کو لوگ چلے جاتے ہین جو ہستی کے | یہان سے کیا ہے زیادہ وہان نہین معلوم
رہے وہ گور غریبان مین یا گئے سوی خلد | مسافران عدم کا نشان نہین معلوم

عبث بگڑتا ہے صیاد آہ صفدر سے
اسیر تازہ ہے طرز فغان نہین معلوم

۱۵۷
دل دیکے تمہین بہت چلے ہم | کیا مفت یہ مال کھو چلے ہم

اس باغ مین رہ گئی جو شب بھر — شبنم کی طرح سی رو چلی ہم
اسی ڈال تمھی دی کی ایک گل کو — کانٹی تری حق مین تو چلی ہم
کیا خاک اس انجمن مین دیکھا — بس کھلتی ہی آنکھ سو چلی ہم
اب جلد لگا دی منہ سی ساغر — ساقی ہشیار ہو چلی ہم
ہم دفن ہوی تو روح بولی — کشتی اپنے ڈبو چلی ہم

یہان شمع کی طرح آ کی صفدر
احوال پر اپنے رو چلی ہم

۱۵۰

صفدر کمال تنگ ہین جور و جفا سی ہم — فریاد ان بتون کی کرینگی خدا سی ہم
دلکو خیال گیسوِ پیچان نہین رہا — اچھا ہوا کہ چھوٹ گئی اس بلا سی ہم
جس جا کبھی ہوا نہ فرشتی کا بھی گذر — پہنچی وہان رسائی بخت رسا سی ہم
پھیلا چرا کی ایک تو دست یار کا — کہتی ہین ہاتہ جوڑ کی دزد حنا سی ہم

پوچھا مزاج ہم نے تو بولی کہ شکر ہی ۔ اچھی ہین آجتک تو تمہاری دعا سی ہم
نفرت ہی دلکو دولتِ دنیا سی اسقدر ۔ چلتی ہین بچکی سایۂ بالِ ہما سی ہم

صفدر ہمارا دل جو پریشان ہوین یہان
کھینچین گی ہاتھ الفتِ زلفِ دوتا سی ہم

١٥٩
وہ شیرین ہی پرویز دوران ہین ہم ۔ وہ بلقیس ہی تو سلیمان ہین ہم
فقیری ہماری فقیری نہین ۔ سکندر ہین قیصر ہین خاقان ہین ہم
بظاہر ہین کوچی مین اوسکی گدا ۔ حقیقت مین دیکھو تو سلطان ہین ہم
دکھا دو کبھی پھول سا رخ ہمین ۔ کہ مشتاقِ سیرِ گلستان ہین ہم

جو سرو خرامان ہی صفدر وہ گل
تو داغون سی سرو چراغان ہین ہم

١٦٠
نہ ہی اپنی اختیار مین ہم ۔ اور کچھ ہو گئی بہار مین ہم

قید کر ہمکو یا رہا صیاد
اب تو ہین تیرے اختیار مین ہم

پی چکی ہین ہزار خم لیکن
ساقیا ہین ابھی خمار مین ہم

شور محشر نے کیا قیامت کی
سو گئی تھی ابھی مزار مین ہم

نیند آئی نہ رات بھر صفدر
تھی کسیکی جو انتظار مین ہم

ردیف نون

۱۶۱

کیف مئ کہن ہون مین بوی گل وسمن ہون مین
لالہ ہر چمن ہون مین شمع ہر انجمن ہون مین

میکدی مین ہین بادہ نوش مے سی ہین تمام ہوش
کعبی مین شیخ جبہ پوش دیر مین برہمن ہون مین

رنگ رخ خجل ہون مین حسرت منفعل ہون مین

گریۂ چشم دل ہون مین خندۂ زخم تن ہون مین

سایۂ ہر شجر ہون مین لذت ہر ثمر ہون مین

آتشِ لعلِ تر ہون مین آبِ دُرِ عدن ہون مین

ساکنِ بی مکان ہون مین بسملِ بی سنان ہون مین

نالۂ بی زبان ہون مین خندۂ بی دہن ہون مین

گریۂ آبشار مین تازگی بہار مین

سبزی سبزہ زار مین زردی یاسمن ہون مین

بلبل نالہ کش ہون مین پھولون کی بو پہ غش ہون مین

طوطیِ خضر وش ہون مین آئینہ چمن ہون مین

ذوق جگر خراشیِ آہ اثر گدازِ قیس

لذتِ دردِ محنتِ بازوِ کوہکن ہون مین

صفدر اگر ہو چشم والا حشر مین ہم عاصیان
سایۂ ابر رحمت حضرت ذو المنن ہون مین

کوئی کیا جانی مجکو مرکز عالم مین کیا ہون مین ١٦٢
خط نصف النہار آسمان اعتلا ہون مین

شہیدونکو دیت مطلوب ہے تو خونبہا ہون مین
حسینونکو جو زینت کا خیال آئی حنا ہون مین

اگر سرمہ بھی ہون تو سرمۂ چشم بصیرت ہون مین
اگر شبنم بھی ہون تو شبنم باغ صفا ہون مین

سبک روحی سی سو سو رنگ عالم مین بدلتا ہون
سمن ہون یاسمن ہون نکہت گل ہون صبا ہون مین

فلک پر جو آؤن تو فروغ تازہ دکھلاؤن
قمر ہون مشتری ہون مہر تابان ہون سہا ہون مین

مری یاد سی زندہ ہو عالم ہو اگر مردہ
صدای صور ہون ہنگامۂ روز جزا ہون مین

بروز قحط تاثیر دعای احمد مرسل
دم پیکار زور بازوی مشکلکشا ہون مین

مداوا درد کی حق مین تو مرہم داغ کی حق مین
غریبونکا سہارا ہون مریضونکی شفا ہون مین

عتاب و لطف دونون ذاتی ہین مجمین الٰہی صفدر

دم آب بقا ہوں جرعۂ زہر فنا ہوں میں

۱۶۳ تہی دستوں کو دولتمند کردوں وہ گدا ہوں میں
سیہ بختی میں مثل سایۂ بال ہما ہوں میں

پریشاں خاک کی صورت شتاباں آب کی صورت
حرارت میں ہوں آتش تیز چلنے میں ہوا ہوں میں

کوئی بھٹکے کسی صحرا میں خضر راہ ہوں اسکا
کوئی کشتی بھی دریا میں اوسکا ناخدا ہوں میں

کبھی برق تجلی ہوں کبھی نور رخ یوسف
کہیں بدر الدجیٰ ہوں میں کہیں شمس الضحیٰ ہوں میں

کسیکا کام اس نہ ملیں مجھسی کب نکلتا ہی
نہ نقش پای رہرو ہوں نہ آواز درا ہوں میں

جو ظاہر بیں ہیں یہ مردم تو میں کب انسے ملتا ہوں
یہ جبتک سامنے ہیں انسے صورت آشنا ہوں میں

بشکل آئینہ وارفتۂ چشم عنایت ہوں
جو مجکو دیکھتا ہی بس اوسیکو دیکھتا ہوں میں

تماشا اس چمن کا کیا سمای ہی نظروں میں
دل بی آرزو ہوں تارک برگ و نوا ہوں میں

مقابل مجھسے ہوکر کون بچ سکتا ہی صفدر
نشانہ سامنے آئی تو تیر بی خطا ہوں میں

۱۶۴ کس شان سی گھر مین مری وہ آی ہوی ہین — سہمی ہوی جھیپی ہوی شرمای ہوی ہین

پھر ہاتہ نہ آی گا جو بیٹھا ہی تو پہلو — ابتک دل بیتاب کو ٹھہرای ہوی ہین

ہی صبح شب وصل بھی کس لطف کی صحبت — ہم چھیڑ پر آمادہ وہ شرمای ہوی ہین

خنجر کو نہ آتی تھی کبھی کاوٹ نہ رکاوٹ — قاتل یہ چلن سب ترے سکھلای ہوی ہین

خلوت مین بھی اظہار تمنا نہین ممکن — انداز و ادا یار کی ساتہ آی ہوی ہین

کہدی مری مرنی کی خبر اوس نی یہ کسنی — کچہ سوچ مین بیٹھی ہین وہ گھبرای ہوی ہین

صرصر سی کہو جلد چراغ آکی بجہاوی — تربت پہ کوئی پردہ نشین آی ہوی ہین

کرتا دل بیتاب قیامت مگر ابتک — روکی ہوی تھامی ہوی بہلای ہوی ہین

حوروں کو کبھی منہ نہ لگائینگی وہ صفدر
جو یار کی بوسون کا مزہ پای ہوی ہین

۱۶۵ ہمیشہ مجکو حسرت سی ستمگر یاد کرتی ہین — تاسف خون ناحق کا مری جلاد کرتی ہین

صنم کا ذکر کرتی ہین نہ حق کی یاد کرتی ہین
ہم اس عمر دوروزہ کو عبث برباد کرتی ہین

ٹھہر جا کوئی ساعت او ری تیغ قضا دم لے
ابھی بسمل تماشای رخ جلاد کرتی ہین

ہوئی ہی ترک میخواری مگر کچھ ریا باقی ہے
صراحی ہچکیان لیتی ہی جب ہم یاد کرتی ہین

چہکنا ہم صفیران چمن سب بھول جاتی ہین
تڑپ کر جب اسیران قفس فریاد کرتی ہین

سوال وصل پر لازم نہین ہین گالیان دینی
ہماری عرض کیا ہی آپ کیا ارشاد کرتی ہین

سحر کو طایران خوش نوا کس کی صفت کرتی
ثنای باغبان گلشن ایجاد کرتی ہین

تصور آجکل پھر دل مین آیا خوبرویون کا
پھر اس اجڑی ہوئی بستی کو ہم آباد کرتی ہین

یہ کس محبوب کی تصویر ہی آئینۂ دل مین
کہ صفدر رشک جس سی مانی و بہزاد کرتی ہین

۱۶۶

صبا کیا چھو گئی ہی آپ کیون شرمای جاتی ہین
گل عارض نصیب دشمنان کمہلای جاتی ہین

ذرا تسکین چل پہنچ کنج کی دم لی لی کی رل کی
قیامت ہی یہ غمزی تیغ کو سکھلای جاتی ہین

گیا ہی قاصد شوق شہادت انکی لینی کو
اجل آتا توقف کرکے وہ بہی آگی جاتی ہین

جہان مین وہ بجای نام الفت ناکہین باقی
نشانہای مزار عاشقان مٹی جاتی ہین

بڑہا ہی شوق دل دست ہوس سپتان جانان پر
ثمر نخل قامت سی ابہی ہاتہ آتی جاتی ہین

نظر آتی ہی شان کبریا اس بت کی محفلین مین
بٹہای جاتی ہین اغیار ہم اوٹہای جاتی ہین

دو مست حسن دونون مین کسیکی بہی نہین سنتا
عبث شیخ و برہمن اپنی اپنی گای جاتی ہین

دکہاکر آب تیغ تیز وہ سفاک کہتا ہے
جو ہمپر مرتی ہین اس گہاٹ وہ نہلای جاتی ہین

بہلا صفدر ہین اونکو راہ پر کس طرح سی لاؤن
کبہی جاتی ہین رونی لگتی ہین شرمای جاتی ہین

کبہی سبزۂ لب نہر ہون کبہی اس چمن مین نسیم ہون

کبہی تختۂ لالہ مین داغ ہون کبہی جیب گل مین شمیم ہون

نئی حال مین ہون مین ہر نفس کم و بیش پر مجہی دسترس

جو گھٹوں تو تحت ثری بنوں جو بڑھوں تو عرش عظیم ہوں

نہ کھل سکون نہ سنبھل سکون نہ ٹھہر سکون تہ فلک

کوئی کشتی جیسی بھنور میں ہو انھیں گردشوں میں مقیم ہوں

جو ستای مجکو کوئی ذرا وہ عذاب میں رہی مبتلا

نہیں سہل کچھ مجھی چھیڑنا اثر سر شک یتیم ہوں

مری رنج کی نہ کچھ ابتدا نہ مری خوشی کی ہی انتہا

جو جلوں تو نار جحیم ہوں جو ہنسوں تو باغ نعیم ہوں

نہیں اس جہان پہ نظر مجھی کہ مآل سی ہی خبر مجھی

نہ ہوای لعل و گہر مجھی نہ میں طالب زر و سیم ہوں

جو جلا ہی آتش عشق کا وہی آگ ہو گی اوسی دوا

نہیں احتیاج حکیم کی کہ میں آپ اپنا حکیم ہوں

ہم عشق تیری ترقیان تری زیر حکم ہو سب جہان
کبھی بھی قدم سی نکر جدا مین ترا رفیق قدیم ہون
نکرون مین صفدر خستہ جان جو رجوع اوس سی یہ دل کہان
وہ طبیب ہی مین مریض ہون وہ حکیم ہی مین سقیم ہون

۱۴۸

شہرہ ہی تیری حسن کا جانا کہان کہان	ہی نور آفتاب درخشان کہان کہان
پہنچا نہ تیری حسن کا فرمان کہان کہان	بندی ہوی ہی گبر و مسلمان کہان کہان
شمعون مین اوسکا نور ہی پہولون مین اوسکا رنگ	دیکھا ہی ہمنی جلوۂ جانان کہان کہان
جاتا ہی کوئی سوی حرم کوئی سوی دیر	پہرتی ہین ڈہونڈہتی تجہی انسان کہان کہان
مرغوب طبع ہی جو زمانی مین ہی حسین	اک دل ہی اسکو کیجیی قربان کہان کہان
دل ناگہان جو گیسوی دلدار مین گیا	بولا یہ شانہ ہوکی پریشان کہان کہان
وہ زلف و رخ یہ کہتی ہین تاراج کی لیی	ہندو کہان کہان ہین مسلمان کہان کہان

دریا مین موج باغ مین گل جادہ دشت مین
پہیلی ہین میری چاک گریبان کہان کہان

صفدر یہ پوچہا منی گئی جستجو یار مین
یارو یہان ہی مجمع خوبان کہان کہان

١٢٩

چمنین کی ہی پہر پہر کر تمہاری جستجو برسون
کسی گل مین نپائی پر یہ بینی تیری بو برسون

دلا ہی جس سبب ایک دم کی زندگانی ہی
جہان مین ہی آیا ہون مین سونی تو برسون

نہ کچہ عقدہ کہلا اونپر مری حال پریشان کا
کہا کی زلف سی جان حال میرا مو بمو برسون

کسی کی یاد نی بخشا ہی ایسا ذوق خاموشی
کہ بت بنکر رہی ہین ہم خدا کی روبرو برسون

یہ کسکی خون کی منہدی الہی ملکی آئی تہی
کہ آئی تیغ قاتل سی دولہن کی مجکو بو برسون

لحد پر بہی وہ مجہ ناشاد کی آیا نہ مدت تک
موی پر بہی نہ میری دل سی نکلی آرزو برسون

چمک دیکہی جو میری درد کی اضعاف سی دم بہر
تو بجلی کی طرح تڑپا کری ای تیغ تو برسون

رہی کیا دیج اسیری مین بہی ساقی تیری مستی کی
کہ حلقہ گردن خم کا رہا طوق گلو برسون

زبان حال سی اظہار درد دل کیا صفدر
لب خاموش سی کی تی رہی ہم گفتگو برسو ہون

عالم تباہ ہو جو مین آفت رسیدہ ہون	۱۴۰	طوفان نوح آی اگر آبدیدہ ہون
شکوہ نہین جو یار رہا مجھسی بیخبر		مین حرف مدعای لب نارسیدہ ہون
پھولا کبھی نہ غنچہ صفت تنگدل رہا		یارب مین کس چمن کا گل نودمیدہ ہون
وہ اپنی گھر مین خوش ہین مین اپنی گھر مین خوش		مجھسی جو وہ خفا ہین تو مین بھی کشیدہ ہون
صیاد کا نہ خوف نہ ڈر مجھکو دام کا		مین اس چمن مین طایر رنگ پریدہ ہون
وحشت کی دیتی ہی مری افتادگی خبر		صحرا مین نقش پای غزال رمیدہ ہون
پائی ہی مینی خاک مین ملنی سی آبرو		اس غمکدی مین صورت اشک چکیدہ ہون
پروانہ مین نہین کہ جلون شمع بزم پر		بلبل نہین جو نکہت گل پر طپیدہ ہون

صفدر مین بوستان جہان مین مثل ورد

جو کچھ کہ ہوں سو ہوں غرض آفت رسیدہ ہوں

١٧١ ستاتی ہین یہ زلفون والی ہمین | خدا اس بلا سی نکالی ہمین
چمن سی نہ گلچین نکالی ہمین | کہ رو رو کی بھرنی ہین تنہائیان
نہ دیوانی ہین ہم نہ وحشی ہین ہم | جو چاہین کہین کہنی والی ہمین
کسیکی ہمین یاد آئی ہی چال | کہو ہمنشین اب سنبھالی ہمین
نہ جائینگی ہم بزم دلدار سے | نہین مانگ جو وہ نکالی ہمین
نہ شکوہ کرینگی خدا کی قسم | وہ بت جتنا چاہی ستائی ہمین
لحد تک سب آکر گئی اپنی گھر | کیا ہی خدا کی حوالی ہمین
بہت مضطرب ہی دلِ بعیدا | کبھی تو گلی سے لگائی ہمین

گلی مین مری ہاتھ نہ وہ ڈال کر
یہ کہتے ہین صفدر سنائی ہمین

۱۷۲

رہی ہی کعبہ و بتخانہ مین قید مکان برسون ۔ رہی ہین ہم یہان سون بسر کی وان برسون

شب وصلت کبھی بوسہ جو اوسکی لب کا پایا تھا ۔ جدائی مین مزہ کیا کیا اوڑایا کی زبان برسون

عجب اک عالم وحشت تھا آغاز محبت مین ۔ رہا مین خانمان برباد بی نام و نشان برسون

نہین کچہ آج نالی نی مری تاثیر دکھلائی ۔ رہی ہین درہم و برہم زمین و آسمان برسون

کسیدن چہرہ گل کو جو گستاخی سی دیکھا تھا ۔ ہوئی سیدہی نہ بلبل سی نگاہ باغبان برسون

نہین پایا ہی اوس ظالم نی مجہسا صابر کامل ۔ مہینون آزمایا ہی کیا ہی امتحان برسون

گلستان کو نہ اگر جانا صیاد مین بہولی ۔ رہا ہمکو قفس مین بھی خیال آشیان برسون

اجازت دی مجھی صیاد ابتو ایک نالی کی ۔ زبان روکی ہی مدت تک کیا ضبط فغان برسون

جہوا تھا اوسکی گیسو کو فقط اس جرم پر صفدر

رہی زندان مین ہم محبوس پہنین بیڑیان برسون

۱۷۳

غم دل جو اوسی عیان نہین تو کچہ اسکی وجہ نہان نہین

مری لب پہ شور و فغان نہین مری اشک چشم روان نہین

وہ شجر ہون جسمین ثمر نہین وہ صدف ہون جسمین گہر نہین

وہ سخن ہون جسمین اثر نہین وہ دہن ہون جسمین زبان نہین

تری مدح ہمسی ہو جسان جان کبھی اپنی دلکو نہین گمان

وہ دہن کہان وہ زبان کہان وہ سخن نہین وہ بیان نہین

جسی ذوق الفت یار ہی اوسی سب طرح سی قرار ہے

عجب اس چمن کی بہار ہی کبھی جسکو خوف خزان نہین

جنہین زندگی پہ غرور ہی او نہین عقل ہی نہ شعور ہے

سفر اس سرا سی ضرور ہی کہ قیام عمر روان نہین

جنہین ناز جاہ و حشم پہ تہا جنہین کبر گنج و درم پہ تہا

جنہین فخر طبل و علم پہ تہا کہین آج اونکا نشان نہین

غزل اور صفدر خوش بیان کمو خوش ہو جس سی دل لبھان

نہ رکی قلم نہ تھمی زبان ابھی بند طبع روان نہین ++

١٢٤
یہ گل ہمیشہ بہار ہی مری دل مین داغ عیان نہین

صفت گل چمن جنان کبھی اسکو خوف خزان نہین

وہی سبزہ لب نہر ہی وہی آبشارونکا شور ہے

وہی قمریونکا ہجوم ہی مگر اپنا سرو روان نہین

ابھی تیغ غمزہ کہنچی نہین ابھی تیر عشوہ چلا نہین

ابھی اوسمین ناز و ادا نہین ابھی طفل ہی وہ جوان نہین

وہی کعبی مین وہی دیر مین وہی باغ مین وہی بزم مین

جو دوئی کا پردہ اوٹھا دیا تو خدا کا جلوہ کہان نہین

کہا اوسنی صفدر نیم جان مگر اسکی جان سی گذر گیا

کہ ہماری کوچی مین دیر سی وہ صدای آہ و فغان نہین

کچہ دہیان ہجبہ کا نہ او وصل یار مین	١٧٥	بھولا خزان کو مرغ خوش الحان بہار مین
دیکھا نہ ایک بن تری عارض کا ہمنی رنگ		پھولی ہزار گل چمن روزگار مین
روز فراق ہو نہ شب وصل کی سوا		گردش فلک کی ہو جو مری اختیار مین
گستاخیون سی میری وہ آزردہ ہو گئی		سوجہا نہ خاک لذت بوس و کنار مین
پاس رقیب سی دہستا تا نہین وہ شوخ		اولجہا ہوا ہی دامن گل نوک خار مین
مستونکو اوسنی وادر جنت دکہا دیا		انگڑائی لی جو ہاتہ اوٹھا کر خمار مین

صفدر پہر اوسکی چشم فسونگر کا ہی خیال
پہر مبتلا ہون گردش لیل و نہار مین

خاک دیکھی سیر ہمنی گلشن ایجاد مین	١٧٦	پر نہ نکلے تہے کہ آئی خانۂ صیاد مین
عمر بہر نالان رہا اک رشک گل کی یاد مین		پہل یہ پایا مینی آکر گلشن ایجاد مین

حسرت و یاس و غم و رنج و الم کا ہی ہجوم — آگئی وسعت کہان سی اس دل ناشاد مین
چاہتا ہون زیر خنجر حشر تک گردن رہی — کیا کہون قاتل جو لذت ہی تری بیداد مین
سرو کی الفت مین قمری شوق گلبن عندلیب — مین ترا مشتاق آیا گلشن ایجاد مین
ہی سکندر کا نہ دارا کا نہ قیصر کا نشان — چار دن سب رہ گئی اس قصر بی بنیاد مین

ٹہوکرین کہائین بہت صفدر تو نی عشق مین
زندگی باقی بسر ہو اب خدا کی یاد مین

،،،

اب کہتی ہو کہ تم مری محفل مین آئی کیون — آتا تہا کون کوئی کسیکو بلائی کیون
کہتا ہون صاف صاف کہ مرتا ہون آپ پر — ظاہر جو بات ہو اوسی کوئی چہپائی کیون
مینی جو آہ کی تو کہا ہنسکی یار نی — ایسی جو ناتوان تہی تو پہر ناز اوٹہائی کیون
ایدل اگر کسیکی نہی تجہکو جستجو — قلابی آسمان و زمین کی ملائی کیون
ہستی مین نیستی سی تو آئیکو آئی ہم — لیکن بہت ہین دل مین پشیمان کہ آئی کیون

حیرت کا ہی مقام تماشا نہین ہی — لائی ہی یہ میری صبح مین اپنی برای کیون

محراب بھر سجدہ ہو جب ابرو بتان
صفدر دیار ہند سی کعبی کو جائی کیون

١٧٨

کہون کیا مین تمسی کہ کیا چاہتا ہون — جفا ہو چکی اب وفا چاہتا ہون
نہ وصلت سی مطلب فرقت سی مطلب — فقط مین تمہاری رضا چاہتا ہون
دل آئینہ ہی تمکو معلوم ہوگا — نہین چاہتا ہون مین یا چاہتا ہون
بہت آشنا ہین زمانی مین لیکن — کوئی دوست درد آشنا چاہتا ہون
کسی گل کی بو لا کے مجکو سنگھا دی — یہی تجھسی باد صبا چاہتا ہون
خدا دوست کو میری مجھسے چھڑا دی — جو دشمن کا بھی مین برا چاہتا ہون

وہ عیسی سے ملے تو کہون اوس سی صفدر
کہ مین درد دل کی دوا چاہتا ہون

دل و جگر خون ہو چکی ہین حواس تک اپنی جا چکی ہین
وہی محبت کا حوصلہ ہی ہمسے اصدمی اوٹھا چکی ہین

یقین ہے اب رحم پر وہ آئین ستم کبی ہین کمال مجہسے
ستا چکی ہین رولا چکی ہین دل و جگر کو جلا چکی ہین

کبھی ندامت نہوگی واعظ شراب گلگون کی میکشون سے
زبان سی اوسکو برا کہین کیا جسی کہ منہ ہم لگا چکی ہین

لگا کی خنجر بجہائینگی کیا وہ پیاس میری سنا ہی منہ نے
مری طرفسی رقیب اونکو لگا چکی ہین بجہا چکی ہین

ستم سے دل اور شادمان ہو کبھی نہ سختی کوئی گران ہو
کسیکا اب اور امتحان ہو ہمین تو آپ آزما چکی ہین

مقدر اپنا ہی خفتہ کب سے کہان ہی امید اب کہ جو نگی

تڑپ کی چلا کی شور کر کی بہت اسی ہم جگا چکی ہین

چمن سے گل توڑنا تو کیسا ابھی سے صفدر بہت غنیمت

کہ دامن الجھا جو خار سی تھا بہ مشکل اوسکو چھڑا چکی ہین

ہوی الفت کی جب بدی تو کب قاضی سی ڈرتی ہین / خدا کی سامنی کہدینگی ای بت تجھپہ مرتی ہین

جہان دیکھا کسکو بس یہ حسرت اوسپہ مرتی ہین / حسینون سی نہین ڈرتی ہم اپنی دل سی ڈرتی ہین

کہا مجکو اجل نی دیکھکر مقتل مین قاتل سی / ہین حاضر اسکو جلدی آپ اب بیتاب کرتی ہین

زیادہ اس سی شوخی اور کیا ہو گی حیا ہے / یہی بیٹھی ہین منہہ مین مرادل اور مکرتی ہین

تری اس بیوفائی پر وفاداری یہ کرتا ہے / نہین مرتی ہین تجھپر ہمتو اپنی لیئے مرتی ہین

یہ خودبینی کہان تک آئینی کو اب کرو رخصت / ادہر بھی اک نظر ہم بھی تو تمکو پیار کرتی ہین

فراق یار مین یون عمر صفدر کی گذرتی ہے

تڑپتی ہین سسکتی ہین نہ جیتی ہین نہ مرتی ہین

تعلق سے ہیں آزاد سیر دشت و گلشن میں	۱۸۱	نہ گل میری گریبان میں نہ کانٹا میری دامن میں
میں سمجھا عشق میں معنی تو اگر ہے حسن میں کامل		نہ سمجھا خاک صحرا میں نہ سمجھا پھول گلشن میں
نہ کوئی غیر کعبے میں نہ بتخانے میں بیگانہ		نہ بردستی کا جھگڑا اٹھ گیا شیخ و برہمن میں
وہ میکش ہیں کہ اے زاہد ہمارے ہاتھ رہتے ہیں		کبھی شیشے کی گردن میں کبھی ساقی کی گردن میں
کسی کی دل کی دکھنے پر ترس کھاتا نہیں کوئی		گھٹائیں رو رہی ہیں ہنس رہی ہیں بجلیاں ساون میں
تمہارا ایک جلوہ ہر جگہ نیرنگ کرتا ہے		صمد چشم مسلمان میں صنم چشم برہمن میں

مضامین منتخب میری غزل میں کیوں نہ ہوں صفدر
میں کانٹوں کو ہٹا کر پھول چن لیتا ہوں دامن میں

پھر گیا کیا زخم تیغ عشق کاری اندنوں	۱۸۲	مرغ بسمل کی تڑپ ہے بیقراری اندنوں
واہ کیا جوبن پہ ہے حسن عروسان چمن		ناز کرتی پھرتی ہے باد بہاری اندنوں
فرقت دلدار میں رخصت ہوئے ہوش و حواس		درد اک کرتا ہے دل کی غمگساری اندنوں

جا بجا سبزہ ہوائیں سرد نہریں موج زن — کیا گلستان مین ہی لطف بادہ خواری اندنون
فرقت جانان مین دل نی بہی تیاری کر کی — ہمنشینی غمگساری دوستداری اندنون
واہ کیا جوبن دکہاتی ہین تمہاری چہاتیان — ابہری ابہری گوری گوری پیاری پیاری اندنون

فصل گل مین توڑہی توبہ رہا جاتا نہین
کیا کرین صفدر رکہی بی اختیاری اندنون

۱۴۳

کم سن ہین آئینہ ابہی پیش نظر نہین — کیا لین مری خبر او نہین اپنی خبر نہین
ہمدم کہان رفیق کہان ہجر یار مین — پہلو نشین سوای دل نوحہ گر نہین
لیتا ہون ایک گال کی بوسی مین چار پانچ — کس ناز سی وہ کہتی ہین بس اب ادہر نہین
اوٹہ اوٹہ کی میری دلکو کرین آپ پائمال — مین دیکہون بیٹہی بیٹہی یہ میرا جگر نہین
سودای زلف یار مین کہتا ہون رات بہر — یہ وہ شب فراق ہی جسکی سحر نہین
ملتی نہین ہی آنکہ بہی بوسی کا ذکر کیا — اگلی سی وہ حضور کی ہم پر نظر نہین

صفدر کہین چھپای سی چھپتا ہی دل

بیتاب کیون ہین آپ محبت اگر نہین

۱۴۴

ہماری ہی گھر سی بھی تم غلط کہ سبکو یارون مین
وہ سب ہمی سی نکلی تمہاری دوستدارون مین

نہ میرا عشق بن بانی نہ ہی حسن بتان بانی
وہی جن لاکھون مین یکتا منتخب ہی ہزارون مین

نہین آرام اسکو ایکدم مثل دل عاشق
نگاہ ناز بھی ہی کیا تمہاری بیقرارون مین

ہمین ہی ڈھونڈھتی ہر بزم مین معشوق کمسن کی
تمنا لالہ بیداغ کی ہی لالہ زارون مین

چھکایا می سی اک عالم کو ساقی تونی محفل مین
ادہر بھی کوئی ساغر ہم بھی ہین امیدوارون مین

کہو یہ برق سی لذت تڑپنی کی اگر چاہی
رہی دو چار دن آکر تمہاری بیقرارون مین

شب فرقت مرا نالہ صدای صور تھا صفدر

زمین جنبش مین آئی دی اودہ بیٹھی مزارون مین

۱۴۵

کوئی بات منہ سی نکل گئی جو خلاف وصلت یار مین

تو یہ عذر اونسی کرونگا مین کہ جنون سے ہے مجکو بہار مین

مری دلگی کچہ سے ہے نئی فغان الم جدائی یار مین

نہ جرس کی نالے مین درد یہ نہ اثر یہ صوت ہزار مین

وہ کھڑی ہوئی ہین سر لحد مری اُستر باسی کہی کوئی

اونہین اور دیکہلون کوئی دم ابہی تختے دین نہ فشار مین

چمن جہان مین مین پہر چکا نہین تماگل کوئی دوسرا

فقط ایک بلبل زار تہا جو کہو تو کہدون ہزار مین

دم وصل بسکہ لحاظ تہا نہ زبان سی کچہ بہی مجہی کہا

مگر آنکہین شرم سی بند کین نئی سوجہی بوس و کنار مین

تری لطف حد سے کہین سوا مری جرم کی نہین انتہا

نہ وہ آسکین گی حساب مین نہ یہ آسکین گی شمار مین

نہ وہ ناز اوٹھانی کی حوصلی نہ وہ صفدر اپنی ہین ولولے

نہین طاقت اب دلِ زار مین نہین تاب جان نزار مین

مذکور اوس دہن کا جسدم سنا چمن مین	١٠٦	موتی بھرہی گی شبنم ہر غنچہ کی دہن مین
گم گشتہ دل ہمارا تمسے جدا نہوگا		چاہ ذقن مین ہوگا یا زلف پر شکن مین
ای باغبان پھری ہم برسون نسیم آسا		آئی نہ ایک گل سی بوی وفا چمن مین
ٹھوکر نہ یون لگاؤ قبرونکو نازسی تم		مردی اوچھل پڑینگی بیساختہ کفن مین
اوبھی ہوی ہین لاکھون دل عاشقونکی اسمین		کنگھی کرو سمجھکر گیسوی پر شکن مین
حیرت نی باز رکھا قاتل کی دیکھنی سی		پردہ یہ آئینہ ہی دولہا مین اور دولہن مین

اسواسطی ہی خواہش ملک عدم کی صفدر

بچھڑی ہوی احبا ملجائینگی وطن مین

شرم آنکہ مین ہی آنکہ ہی پنہان نقاب مین	١٠٧	رہتا ہی اب حجاب بھی اونکا حجاب مین

اسدی شوق بوچھتی ہین نامہ بر سی ہم — کچھ تو بتا دی کیا وہ لکھینگی جواب مین

رہ رہ کی مثل برق تڑپتا ہون بار بار — اسدی درد دل کی چمک اضطراب مین

سب ہی کو مین گیا تو وہ بت ہو گیا خفا — جلکر رہ تو اب پڑ اس عذاب مین

قاصد بھی اوسکو دیکھکی بیتاب ہو گیا — کیا جانی کیا زبان کہی اضطراب مین

وہ کچھ لکھا کہ دل کو مری یاس ہو گئی — اس سی تو کاش کچھ وہ نہ لکھتی جواب مین

رنج فراق حضرت ناصح سی روز بحث
صفدر کی ایک جان ہی کس کس عذاب مین

١٨٨ یہان ہماری سوالون کا کچھ حساب نہین — وہان جواب یہی ہی کہ کچھ جواب نہین

وہ لولی نہین وہ عالم شباب نہین — چمک وہ درد کی وہ رنگ اضطراب نہین

دہن ہی غنچہ تو سنبل ہی زلف گل ہی من — بہار باغ سی کم عالم شباب نہین

وہ بیدہن ہین تو ہم بھی زبان نہین رکھتی — ادہر سوال نہین ہی ادہر جواب نہین

ترپ کی ترپ کی یہ موجین بیان کرتی ہین
کسیکا دیدۂ پرآب ہی حباب نہین

بنا مزار پس مرگ کوی جانان ہین
ہزار شکر کہ مٹی مری خراب نہین

شرف وہی ہی پوچھی کوئی تو کیا صفدر
امام سبحہ ہون گو داخل حساب نہین

۱۸۹

گالیون پر بھی تری حق مین دعا کرتی ہین
ہم وہ کرتی ہین جو ارباب وفا کرتی ہین

تیری بو سونگھنی کو چاہیی ای باد دماغ
کیا سمجھکر گلۂ باد صبا کرتی ہین

کوئی اتنا تو بتا دی کہ حسینان جہان
دل جو لیجاتی ہین عشاق کا کیا کرتی ہین

گالیان دینی لگی کیسی وہ برہم ہو کر
ہمنی اتنا ہی کہا تھا کہ دعا کرتی ہین

دھیان کب اوسکی کمر کا نہین آتا ہمکو
سفر ملک عدم روز کیا کرتی ہین

بار شاہی نہ اوٹھیگا تری درویشون سی
کیا سمجھکر طلب ظل ہما کرتی ہین

کی جو صفدر نی شکایت تو شکایت کہا ہی

دوستون ہی کا تو احباب گلا کرتی ہین

١٩٠ رہتا ہون رات دن جو کسیکی خیال مین
باقی نہین تمیز فراق و وصال مین

اوڑا اوڑہ کی درد دل تجہی ہی چہیڑنی سی کام
کیا جانی تو کہ بیٹہی ہین ہم کس خیال مین

کیا مجکو قتل کرکی پشیمان ہوی ہین وہ
بیٹہی ہین سر جہکای ہوی انفعال مین

دل بہاگتا ہی ابتو تصور سے یار کی
کمبخت غیر آتا ہی پہلی خیال مین

اللہ کیا مقام ہی میدان عشق بہی
قاتل جو وجد مین ہی تو بسمل ہی حال مین

وہ اور جواب میری سوالونکا ناز سے
وہ بات کہ کر آی کسیکی خیال مین

صفدر غضب ہی جان پہ عاشق کی ہر طرح
گرمی جلال مین ہی تو شوخی جمال مین

١٩١ مین اگرچہ زار و نزار ہون مگر اسکا شکر گذار ہون
نہ کسیکی چشم مین خار ہون نہ کسیکی دل کا غبار ہون

نہ کسیکی چوٹی کا پھول ہون نہ کسے گلے کا مین ہار ہون	
	یہ ہجوم داغ ہی جسم پر کہ مین آپ باغ و بہار ہون
نہ کسیکی سینی کا داغ مین نہ کسیکا لالۂ باغ تن	
	نہ کسیکی گھر کا چراغ مین نہ کسیکا شمع مزار ہون
نہ شمار مین نہ قطار مین نہ کرور مین نہ ہزار مین	
	غم بیکسی کی دیار مین فقط ایک مشت غبار ہون
مجھی سیر گوشۂ انزوا مری حق مین ہی سبب بقا	
	جو ذرا جہان کی لگی ہوا تو فنا برنگ شرار ہون
مرا سر قدم سی اوٹھائیے مجھے اب گلی سی لگائیے	
	بہت انکھین اب نہ دکھائیے کہ ہزار دل سی نثار ہون
یہ ہوس ہی صفدر خستہ جان کہ سوے مدینہ ہون مین روان	

گری جناک بھی جو یہ آسمان اوس کوچی کا مین غبار ہون

١٩٢ خواب مین آپکا آتا ہی خواب کہان
خواب بھی آئی تو پھر جھپکنی کی تاب کہان

یار آزردہ مخل غیر مخالف دربان
کھینچ لایا ہی مجھے یہ دل بیتاب کہان

دشت غربت مین وطن سی ہمین لائی قسمت
اب وہ ہم بزم وہ غمخوار وہ احباب کہان

خشک کانٹی ہین فقط باغ مین آئی ہی خزان
گل شاداب کہان لالۂ سیراب کہان

بیقراری سی مری دل کی نہین ہو واقف
تمنی دیکھی طپش ماہی بی آب کہان

کشتی ٹوٹی ہوئی گرتا ہوا پل جوش پہ بحر
کتنا غافل ہون کہ آیا ہی مجھی خواب کہان

عہد پیری مین گیا حسن جوانی صفدر
ہوگئی صبح عیان جلوۂ مہتاب کہان

١٩٣ سخت بیمار درد فرقت ہون
آئی جلد ورنہ رخصت ہون

صاف باطن ہون پاک طینت ہون
شکل آئینہ بی کدورت ہون

جان تک بھی نثار کر دون گا | غم نکر غم جو مین سلامت ہون

مثل سبزۂ ریاضِ عالم مین | پایمال ہجوم غفلت ہون

دورِ ساغر ہی اسطرف بھی کرو | ساقیا لائق عنایت ہون

رنج فرقت سی دی نجات مجھی | موت کا مین رہین منت ہون

عشق محبوب پر تمام ہی صفدر

پیرو خاتم رسالت ہون

١٩٤

روئیمین ابر تر کی نقشے مٹادیی ہین | ہم جب اٹھک گئی ہین دریا بہادیی ہین

نالون سی دل ہلین گی کیونکر نہ ان بتون کی | عرش برین کی پایی اکثر ہلادیی ہین

احسان نسیم گلشن کتنی ہی کیا ہی حد پر | کس دن چمن سی لاکر دو گل چڑھا دیی ہین

حسن و جمال کا کب شہرہ تھا چانن | یہ چار چاند ہمنی تسکو لگادیی ہین

اسی شوخ تیسری بسمل تڑپی ہین جب زمین پر | گردون کی قدسیون نی پردی اٹھادیی ہین

کچھ نقش بنا امکان کہتا نہین ہی پڑا　　کیا کیا بنا بنا کر نقش مٹا دیے ہین

رونی کی آنکھین خوگر جلنی کا شوق دلکو
الفت نی روگ کیا کیا صفدر لگا دیے ہین

۱۹۵

رقیبان نگاہون سی کم دیکھتے ہین　　تمہین جس محبت سی ہم دیکھتی ہین

رہ عشق مین دل نی بھی ساتھ چھوڑا　　وفادار دنیا مین کم دیکھتی ہین

شگفتہ ہی گلزار سبزہ ساغر　　تری راہ ابر کرم دیکھتے ہین

دم نزع سے ہے سامنی سی نجاؤ　　تمہین اور ہم کوئی دم دیکھتی ہین

نگاہون سی ہی قصد قتل دو عالم　　ارادی بڑے اونکی ہم دیکھتی ہین

بھلا اپنی ہستی بھی ہستی ہی کوئی　　ادہر بھی اودھر بھی عدم دیکھتی ہین

وہ صابر ہین خاموش بیٹھی ہین صفدر
جفا دیکھتی ہین ستم دیکھتی ہین

اوس کوچی مین ہم پہنچی تدبیر اسی کہتی ہین	۱۹۶	وہ گہر سی نکل آئی تقدیر اسی کہتی ہین
سر اوسکی قدم پر ہی نام اوسکا زبان پر ہی		سجن اسی کہتی ہین تکبیر اسی کہتی ہین
پیغام مرا سنکر خط پڑہ کی کہا اونی		تقریر اسی کہتی ہین تحریر اسی کہتی ہین
گہبرا کی چلی آئی وہ آپ مری گہر مین		ای نالۂ دل تحسین تاثیر اسی کہتی ہین
گہبرا کی جو دل بولا مین آکی پہنسا کس مین		شانی نی کہا نادان زنجیر اسی کہتی ہین
نقشہ تری صورت کا آیا جو تصور مین		بیساختہ دل بولا تصویر اسی کہتی ہین

جب دیر ہوئی صفدر خود اوسنی بلا بہیجا
قسمت کی یہ معنی ہین تقدیر اسی کہتی ہین

۱۹۷ ماتم کشتۂ فراق آج سے ہی بزم یار مین

موت خزان مین آئی تہی پہول ہوی بہار مین

حسن مین تم ہو لاجواب عشق مین ہم ہین انتخاب

فرد ہو سیکڑوں میں کہ ایک ہیں ہم ہزار میں

گیسوے روی یار کی ایسی ہے ہمکو جستجو

ایک قدم طلب میں ہی ایک قدم تار میں

پھرتا ہوں دم بدم اگر گرد تری غبار ہو

عذر ہی قابل قبول دل نہیں اختیار میں

قید ہیں بال بال میں سیکڑوں بیکسوں کی دل

شانہ سمجھ کی سے کیجیے گیسوے مشکبار میں

دل کی تڑپ کا ہو برا جسنے ہمیں جگا دیا

سو سے نہ پائی چین سے چار گھڑی مزار میں

مالک کوثر و جنان روز جزا ہیں مرتضی

ذکر ہے سے صحبت صفدر بادہ خوار میں

١٩٨
جب سی مہمان ہوا ہی تو دل مین — نرہی کوئی آرزو دل مین
حسرت انکھون مین ڈہونڈہتی ہی اسے — درد کرتا ہے جستجو دل مین
جب اوٹھا جان پہ ہوا صدمہ — درد کی طرح سی ہی تو دل مین
نہین آتی ہے شرم سی ماجرا — یہ دولھن سے کہ آرزو دل مین
بیوفا یہ بھی ہو گیا کمبخت — آگئی ہے تمہاری خو دل مین
بیوفا دلربا کو سمجھے ہین — اور مجھکو ہے گفتگو دل مین

وصل سو بار ہو چکا صفدر
آرزو سی ہے آرزو دل مین

١٩٩
مین کب جنس جان رایگان بیچتا ہون — خریدار تم ہو تو ہان بیچتا ہون
فقط ایک بوسی پہ دیتا ہون دلکو — نہ سمجھو کہ سوداگران بیچتا ہون
جو تلوار سے تمنے کوئی مول لی ہے — مین سر اپنا ای جان جان بیچتا ہون

تمہین جو پسند آئی حاضر ہی لیلیو — دل و دین و نام و نشان بیچتا ہون

ابھی ایک دل مول لیتا ہون بوسہ — وہ آئین تو کہدین کہ ہان بیچتا ہون

اگر چہ ہین کہ تم سکو لینا ہی لیلیو — نہ دل بیچتا ہون نہ جان بیچتا ہون

کسی دین و دنیا کی پروا ہی صفدر
محبت مین دونون جہان بیچتا ہون

۲۰۰ لگائی زخم کاری وسی قاتل اسکو کہتی ہین — ہنسی کیا کیا نہ اپنی زخم بسمل اسکو کہتی ہین

نہ اسکو تیغ کا ڈر ہی نہ اندیشہ ہی خنجر کا — تری الفت مین کھیلا جان پہ دل اسکو کہتی ہین

قدم رکھ کر جو کوی یار مین سینی نشان پوچھا — صدای غیب آئی کوی قاتل اسکو کہتی ہین

وہ جب سدم آئینہ خانی مین آئی یہ کہا ہنسکر — عجب جلسہ حسینونکا ہی محفل اسکو کہتی ہین

بڑی جو چلنی والی تھی تھکی راہ محبت مین — کسی سی طی نہین ہوتی یہ منزل اسکو کہتی ہین

کوئی کہتا ہی غنچہ اوس دہن کو اور کوئی نقطہ — یہ عقدہ حل نہین ہوتا ہی مشکل اسکو کہتی ہین

نہ تڑپا زخم کہا کر زیر خنجر بھی مین صفدرؔ
کہا قاتل نی ہنسکر واہ بسمل اسکو کہتی ہین

پھر نظر آگئی وہ گیسوِ خمدار کہین	۲۰۱	پھر گرفتار ہوا آج دلِ زار کہین
دل تڑپتا ہی بہت آج قفس مین صیاد		کوئی آزاد ہوا تازہ گرفتار کہین
آگئی آہ زبان تک تو کہان چرخ کی خیر		کھنچ گئی میان سی اب کتی ہی تلوار کہین
اتنی سی بات پہ ہوتی ہین عبث آپ خفا		ایک بوسی پہ یہ دیکھی نہین تکرار کہین
اس ادا سی نہ قدم وقت تماشا رکھیی		ہو نہ ہنگامۂ محشر سرِ بازار کہین
سر بازار نہ یون ناز و ادا سی چلیی		آپ کی چال پہ چلجائی نہ تلوار کہین

صاف چہرہ سی تمہاری یہ عیان ہی صفدرؔ
دام الفت مین کسیکی ہو گرفتار کہین

طلب دین کی یا فکر دنیا کرین	۲۰۲	حیات دو روزہ مین کیا کیا کرین

ستمگر نی چھوڑا ہمین نیم جان
یہ مدنظر ہی کہ تڑپا کرین

کہان تاب نظارہ اشمع دل
کہ آنکھون سی ونکا تماشا کرین

یہ چالین حسینون کی اچھی نہین
یقین ہی کوئی فتنہ برپا کرین

بس اتنا ارادہ ہی صفدر یہی
محبت کسی سے نہ اصلا کرین

۲۰۳
طور تڑا لا تمنی نکالا تمنا کو سوئے خود کام نہین

سب سی ہین راہین سب پہ نگاہین ہمسی سلام و پیام نہین

حال دل اپنا کیا کہون ہمدم کیسی گذرتی ہی شب غم

صبر نہین سے تاب نہین ہی چین نہین آرام نہین

منہ سی تمھاری ہان کبھی نکلی ایسی بھی کوئی ساعت ہو

ون کو نہین ہی شب کو نہین ہی صبح نہین ہی شام نہین

دام بلا ہے فہم سیاہی تحلفہ سا ہی شاک خطا
مار سیہ ہی پیچ کی رہ ہی گیسوِ عنبر فام نہین

خوف خدا بھی چاہیے ای دل ہو کی مسلمان سنجن بہت
یہ تو نیا ہے کوئی طریقہ دین نہین اسلام نہین

صبح جو اوسکی در پہ گئی ہم ہو کی خفا دربان نی کہا
ٹھنڈی ٹھنڈی گھر کو سدھارو آجکی صحبت حاکم نہین

ہی جو ہجوم اغیار کا ہر سو کوچی مین اوسکی خوف نہین
انکی صفون کو مین جو نہ توڑون صفدر میرا نام نہین

۲۰۴

یہ کون آیا ہی کہکر پھول جھڑ عنبر افشان مین
صبا اتراتی پھرتی ہی جوان روزون گلستان مین

کہین اب جلد پیچیل ای جنون مجھ آبلہ پا کو
ہوئی ہی دیر کانٹی راہ تکتی ہین بیابان مین

خدا جانی خرام ناز سی کسنی قدم رکھا
کہ شور حشر برپا ہو گیا شہر خموشان مین

روانی بڑھ گئی چلنی لگی اب سارے عالم پر — ہماری قتل سی دم آگیا شمشیر براں مین

مگر فصل بہاری آگئی نزدیک ہی صفدر
کہ پھر کچھ ربط باہم ہو چلا دست و گریبان مین

٢٠٥
ترا داغ جفا ہی اور یہین ہون — دل درد آشنا ہی اور یہین ہون
وہ بت ہی اور اک عالم کا مجمع — یہان پیر خدا ہی اور یہین ہون
خوشی ہی خورمی ہی اور یہین وہ — مصیبت ہی بلا ہی اور یہین ہون
جوانی جا چکی پیری ہی آئی — بس اب آگئی قضا ہی اور یہین ہون

دم عیسی نہین درکار صفدر
وہ شمشیر ادا ہی اور یہین ہون

٢٠٦
الہی دی اثر ایسا مری بیتابی دل مین — چلی آئین کلیجا تھام کر وہ میری محفل مین
لب جان بخش و تیغ ابروِ جانان کا دھیان آیا — مسیحا سی ملاقات اپنی ٹھہری کوئی قاتل مین

مزہ ہی یہ کہ مقتل مین لگاتی تیغ ہنس ہنس کر		نمک سے بھر دیا قاتل نی ہر اک زخم بسمل مین
اوگی ہین بوٹیان مہندی کی قبرون پر شہیدون کی		لہو انکا ہی اب تک حسرت پابوس قاتل مین

نہ پوچھو کیون ہوا ٹھا صفدر تمہاری مرگ نالان
نہین معلوم کیا تھی چوٹ نوکی کس نجب کی دل مین

لطف میخواری ہی پہولا ہی چمن برسات مین	۲۰۷	ای دل مشتاق ہو توبہ شکن برسات مین
سیر گلشن کو وجاتی ہین تو کہتی ہی نسیم		جہولو جہولا ڈالکر ای گلبدن برسات مین
بنیچی ہا مہربان ساقی خمخانہ بند		کیا سمجھکر ہین ہوا توبہ شکن برسات مین
زعفرانی صندلی دہانی بسنتی شربتی		چاہیی ہر روز بدلو پیرہن برسات مین

ہی شراب و ساقی و مینا و ساغر رات دن
کیا ہی بگڑا ہی ترا صفدر چلن برسات مین

آئی بہار تازہ گلستان ہی اندنون	۲۰۸	باغ جہان بہی روضۂ رضوان ہی اندنون

صحن چمن مین دور ہو جام شراب کا
ساقی ہوای سرد ہی باران ہی اندنون

لطف و کرم سی مطرب ساقی ہین سرفراز
جو ہی وہ اپنا بندۂ احسان ہی اندنون

دور شراب گردش ساغر ہی ادہر
کسکو خیال گردش دوران ہی اندنون

جلسی پر ہی خونکی ہین دور شراب کے
صفدر بھی مرتبی مین سلیمان ہی اندنون

۲۰۹
قتل کو خنجر ادا دور سی کیون دکھا کہ یون
کچہ مین لپٹ نجاونگا اگی مجھی ہٹا کہ یون

اگی دوراہی مین پھنسی فکر ہی کس طرف چلین
رند ہٹا تی ہین کہ یون کہتی ہین پارسا کہ یون

شوق یہ دلکو جب ہوا شکل فنا کی دیکھیی
مٹ کی حباب نی مجھی نقشہ ہٹا دیا کہ یون

در پہ تیری گذر تو ہو پھر نہ اوٹھونگا بیٹھکر

راہ بتاسی گا مجھی خود مرا نقش پا کہ یون

فکر دل گرفتہ تھی ہو گا شگفتہ کس طرح

غنچی نی ہنس کی صبح دم کان مین دی صدا کہ یون

مینی کہا کہ تمنی می غیر کو دی تھی کسطرح

اوسنی منگا کی جام زہر مجکو پلا دیا کہ یون

غیر نی پوچھا یار سی عشق مین کس طرح رہون

صفدر رجان کا حال اوسنی سنا دیا کہ یون

دل کی ہمراہ پہنچی روح تن انسان مین ٢١٠ ساتہ دیوانی کی ہی قید پری زندان مین

وای قسمت نہ مین جنت نہ جہنم کا ہوا چشم مالک مین جگہ ہی نہ دل رضوان مین

ذبح کرنا ہی جو منظور سنبہالو پوشاک جان من خون کی دہبی نہ لگین داماں مین

بڑھ گئی خط کی نکلنی سے بہار عارض
جیسی اعراب سی رونق ہو سوا قرآن مین

را ہ رو آی گئی میری طرف سی صفدر
مین وہ کانٹا ہون جو اوجھا نہ کسی ا ما ن مین

٢١١
فصل گل آئی ہوا عشرت کا ساماں باغمین
نغمہ زن ہین بلبلین طاؤس رقصاں باغمین

ہر روش پر سر و مینا بجام گل غنچی سبو
میکشی کا غیب سی کیا کیا ہی ساماں باغمین

جھوم کر پڑھتی ہین گلبن طفل مکتب کی طرح
دفتر گل ہی کہ سعدی کی گلستاں باغمین

باغبان ہی خواب مین جلدی جگادی ای نسیم
پھول چن کر بھر لیا گلچین نی داماں باغمین

بزم مین پڑھکر غزل خاموش صفدر ہوگیا
یا چہک کر چپ ہوا مرغ خوش الحان باغمین

٢١٢
ہمتو ہزار بار ترے جستجو کرین
پر دل نہین رہا ہو تو خاک آرزو کرین

اک دل تھا وہ بھی عشق مین برباد ہوگیا
لائین کہاں سی دل کہ تری آرزو کرین

کہل جاتی اونکو دعوی یکتائی جمال		ہی دل مین آج آئینہ ہم رو برو کرین
کوی بستان مین شہر مین صحرا مین باغ مین		دلکی کدہر تلاش کہان جستجو کرین
صفدر یہ آرزو ہی کہ تنہا جو وہ ملین		کچہ روئین کچہ گلہ کرین کچہ گفتگو کرین
اک قیامت ہی اوسکی چال نہین	۲۱۳	کسکا دل ہی جو پائمال نہین
ہمتو ذری اوس آفتاب کی ہین		جسکو اندیشۂ زوال نہین
ایک بوسی کا تمسی طالب ہون		اور کوئی مرا سوال نہین
وعدۂ وصل ہو وفا اون سے		یہ کسیطرح احتمال نہین
خون صفدر یہ رنگ لایا ہی		ہاتہ مہندی سی اونکی لال نہین
یون سرفروش کوی قاتل کو ڈہونڈتی ہین	۲۱۴	گم کردہ راہ جیسی منزل کو ڈہونڈتی ہین
الفت مین تیری دونون گم ہوگئی ہین ایسی		دل ہمکو ڈہونڈتا ہی ہم دلکو ڈہونڈتی ہین
کہدو ابھی نہ کہولی باب بہشت رضوان		میدان حشر مین ہم قاتل کو ڈہونڈتی ہین

پھرتی ہین اوس گلیمین جب پوچھتا ہی دربان — کہتی ہین گر پڑا ہی جسم دلکو ڈھونڈتی ہین

رہتا تہا سا نہ جنکا گذری وہ سب جہان سی — صفدر عبث ہم انکی محفل کو ڈھونڈتی ہین

ردیف واو

٢١٥ برا ہو صیاد کا الہی نکال کر آشیان سی ہمکو

قفس مین پہینکا بلا مین ڈالا کہان یہ لایا کہان سی ہمکو

تمہارا عاشق تمہین سی الفت تمہین کو جانین تمہین کو سمجھین

سوا تمہاری نہین ہی مطلب جہان و اہل جہان سی ہمکو

نہ شکوہ منہ سی مری نکلتا نہ رنگ اوس شوخ کا بدلتا

کیا ہے دونون کو سخت نادم گلہ ہی اپنی زبان سی ہمکو

یقین کامل ہی راستی مین ملین گی وہ اب ضرور ہمسی

کہ جذب دل نی کیا روانہ وہان سی اونکو یہان سی ہمکو

	چمن مین ہم سیر کو تو آئی مگر ہے کھٹکا سا ایک ہمکو
نہ دوست اپنا یہان ہی گلچین نہ راہ ہی باغبان سی ہمکو	
	ہوا ہی مدت مین وصل جانان عجیب راحت سی ملرہی ہین
ابھی تو ہی رات ای موذن جگا نہ شور اذان سی ہمکو	
	پس فنا بھی نظر مین ابتک وہی ہین جمگھٹ وہی ہین جلسے
اگرچہ اس عمر بی بقا نی چھڑا دیا کاروان سی ہمکو	
	وہ توڑکر چوڑیون کو اپنی یہ بولی میری کفن مین رکھکر
کہ صحن محشر مین ڈھونڈ لینا کسی جگہ اس نشان سی ہمکو	
	یہ صور محشر سی کہدو صفدر کہ خاکسارون سی کیا کدورت
لحد مین راحت سی سو رہی ہین جگا نہ شور فغان سی ہمکو	

لطف اوٹھی بہار مین اور نئی بہار ہو	۲۱۶	موسم گل ہو باغ ہو ہم ہون وہ گلعذار ہو

صحن چمن مین ہر جگہ رنگ جمی نشاط کا
نہرین روان ہون جا بجا جوش آبشار ہو

ایک طرف ہو جام می ایک طرف ہو بانگ نی
ایک بغل مین شیشہ ہو ایک بغل مین یار ہو

جوش می نشاط مین اوسکی کمر مین ایک ہاتہ
دوسری ہاتہ مین مری گیسوی مشکبار ہو

سینہ بسینہ لب بلب حسرتین دلکی نکلین سب
اوس سی مین ہمکنار ہون مجسی وہ ہمکنار ہو

اوسکی گلی مین میری ہاتہ میری گلی مین اوسکی ہاتہ
دونون طرفسی چاہ ہو دونون طرفسی پیار ہو

وہ کہی دم تو لو ذرا وصل کی ہی تمام شب
مین کہون ن کسکو تاب ہی دلپہ بھی اختیار ہو

چہرہ بحال ہو ادہر شرم سی سرنگون ادہر
صبح کو چیر چہار ہو آنکہ اگر دو چار ہو

صفدر امیدوار ہی اسکی برای آرزو
ایسی بھی ای خدا کبھی گردش روزگار ہو

۲۱۷ آجکل دہن یہ بندہی ہی تری دیوانی کو
چلکی آباد کرین اب کسی ویرانی کو

وصل مین دور کرو آئینی کو شانی کو
اور راتین ہین بہت زلف کی سلجہانی کو

دیکھکر دریچہ خفا ہوتی ہو کیون جاتا ہون
تھم گیا تھا دل مہتاب کی ٹھہرانی کو

فرقت یار مین کس کس کو بہلاؤن دلاسے
ناز کو عشوی کو انداز کو شرمانی کو

دل دکھی یا نہ دکھی رحم کرین یا نکرین
کاش اکبار وہ سن لین مری افسانی کو

سخت حیران ہون کس کس کی سنون وحشت مین
غول یارونکی چلی آتی ہین سمجھانی کو

موت اوسکی ہی جو ہو تیغ ادا کا چورنگ
یون تو سب خلق مین مرجاتی ہین مرجانی کو

ایسی آتی سی تو ہم کاش نہ آتی ہوتی
چار دن گلشن ہستی کی ہوا کھانی کو

پاس خاطر سی کہی شعر یہ مینی صفدر
اک پری مجھسی غزل مانگتی تھی گانی کو

۲۱۸

صفدر زبان سی راز محبت عیان نہو
دل آشنای درد ہو لب پر فغان نہو

زنجیر کیا ہی نغمۂ وحشت کی سامنی
ٹکڑی کری قدم جو مرا درمیان نہو

شام و سحر دعا ہی یہی عندلیب کی
یارب کبھی بہار چمن کو خزان نہو

کہلائین مست توبہ بھی ہم رند اگر کرین
قاضی ہین شراب تو اوپر گمان نہو

تاثیر عشق ہوتی ہی دونون طرف ضرور
ممکن نہین کہ شوق یہان ہو وہان نہو

جوہر دکہا رہی ہین وہ شمشیر ناز کی
مدنظر کسیکا او نہین امتحان نہو

ہم اس جہان سی درد و غم و یاس لیچلی
پروا نہین جو ساتھ کوئی کاروان نہو

تن سی نکل کی روح پریشان ہی کسقدر
طائر کوئی زمانی مین بی آشیان نہو

صفدر کبھی مین نام محبت نہ لون اگر
یہ دل نہو یہ آنکہ نہو یہ زبان نہو

٢١٩

بیچین کر رہا ہی کیا کیا دل و جگر کو
ہر دم کسیکا کہنا جاتی ہین ہتو گہر کو

کبتک یہ طول فرقت تاثیر دی الٰہی
اس آہ نارسا کو اس اشک بی اثر کو

ایک ایک ناز اونکا بیچین کر رہا ہی
کیونکر کوئی سنبہالی اپنی دل و جگر کو

ہر بار کون مانگی ساقی سی ساغر می
اپنی خبر نہین ہی مجہ مست بیخبر کو

بتایا بیان نسبہا کچہہ بہی وہ ناوک افگن ۔ پیکان کی ساتہ کہینچا سینہ سی اون جگر کو

زندان سی جب مین نکلا زنجیر کی بجای غل ۔ آباد پہر بہی نا کر اس اوجڑی گہر کو

جب قافلہ چلے گا سوی دیار جانان ۔ پہلی چلینگی سب سی ہم باندہ کر کمر کو

ہر بات مین ہی رونا ہر گام پہ ہی نالہ ۔ مشکل ہی ساتہ میرا ہر ایک ہمسفر کو

اوس بت نی حال میرا صفدر کبہی نہ پوچہا ۔ کس نی نہین گیا مین تہامی ہوی جگر کو

۲۲۰

نظر آتا ہی گل آزردہ دشمن باغبان مجکو ۔ بنانا تہا نہ ایسی بوستان مین آشیان مجکو

دہن تیرا دکہاتا ہی فضای لامکان مجکو ۔ کمر تیری بتاتی ہی نشان بی نشان مجکو

فراہم اپنی بیگانی مین ضبط آہ لازم ہی ۔ خدا کی واسطی رسوا نکر نا ای زبان مجکو

مقیم محفل عشرت تہا اب صحرا مین پہرتا ہون ۔ کہان تہا مین کہان لایا یہ دور آسمان مجکو

کیا ہی حمد دل سی کوی جانان مین نہجا گو ۔ کرا اپنی صبر کا مد نظر ہی امتحان مجکو

تصور جب سی دامنگیر ہی اک رشک یوسف کا
بیابان مین پھراتی ہی تلاش کاروان مجکو

مرا دل کوی قاتل مین پہنچکر یہ بھی کہتا ہی
کہ یہ تو ہی تماشا گاہ تو لایا کہان مجکو

اگر فرصت ملی مسجد مین بھی آجاؤنگا زاہد
ابھی کرنی دی جی بھر خدمت پیر مغان مجکو

مین ای صفدر پڑھون اشعار کیا ناقدر دانون مین
بہار طبع دکھلاتا جو ملتا قدردان مجکو

١٢٢

تب لطف زندگی ہی جب ابر ہو چمن ہو
پیش نظر ہو ساقی پہلو مین گلبدن ہو

لبریز بادہ شیشی دور شراب گلگون
معشوق نوجوان ہو جام می کہن ہو

مجمع مصاحبون کا یاران بی تکلف
جنسی کہ ربط باطن مانند روح تن ہو

مذکور حسن لیلی تقریر ناز شیرین
گہ داستان مجنون گہ ذکر کوہکن ہو

بزم طرب مہیا جلسہ پریرخون کا
آغوش مین وہ دلبر جو جان انجمن ہو

گر رخ ہو اوسکی رخ پر گہ لب ہو اوسکی لب پر
آب بقا نصیب کام و لب دہن ہو

طوقِ بمر کسیدم بہ دستِ شوق اپنا | طوق گلو کسیدم وہ زلف پرشکن ہو
ہنگام وصل جانان ایسا ہو باہم | وہ روح مین ہون مین روح وہ بدن ہو

صفدر یہ عیش مجکو ہر روز ہین میسر .
کیونکر ادای شکرِ الطاف و امتنان ہو

٢٢٢

شادی وصل مین آیا جو تبسم مجکو | غم فرقت نے کہا بہول گئی تم مجکو
حسن و انداز و ادا اسکو ملی روز ازل | درد و غم رنج و الم یاس و توہم مجکو
ہای یاد آتی ہین کیا کیا وہ ادائین اوسکی | آنکہ مین شرم تکلم مین تبسم مجکو
کیا کہون کسکی تصور مین زمانہ چہوٹا | کسکی تصویر خیالی نے کیا گم مجکو
جسکی تقدیر مین جو تہا وہ ملا روز ازل | لیلی مجنون کو ملی نل کو دمن تم مجکو
ناگوارا تہا شبِ وصل ہوا کا بہی گذر | بدگمانی او نہین ہوتی تہی تو ہم مجکو
وہان جواب ایک نہین اور یہان لاکہ سوال | خامشی اونکو پسند آئی تکلم مجکو

راہ الفت مین کچھ ایسی ہوی دونون بچھڑ   دل کو گم سینی کیا دل نی کیا گم مجھکو

پاس سر پیٹتی ہی، روتی ہی حسرت صفدر

بیکسی کہتی ہی کیون چھوڑ گئی تم مجھکو

۲۲۳ وہ مزہ وصال کی رات کا تمہین یاد ہو کہ نہ یاد ہو

کبھی شرم تھی کبھی ناز تھا تمہین یاد ہو کہ نہ یاد ہو

وہ زمانہ جوش شباب کا وہ مزہ سرور شراب کا

کبھی گریہ تھا کبھی قہقہا تمہین یاد ہو کہ نہ یاد ہو

وہ ہمارا وصل مین چھیڑنا وہ تمہارا شرم سی جھینپنا

کبھی منتین کبھی التجا تمہین یاد ہو کہ نہ یاد ہو

کبھی گرمیان کبھی شوخیان کبھی ٹھنڈی سانسین کبھی فغان

کبھی نیچی نظرون سی دیکھنا تمہین یاد ہو کہ نہ یاد ہو

ہوئی ایسی غیروں سی آشنا ہمیں صاف دل سی بھلا دیا
کہو ہم سی تم نی کہا تھا کیا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

نہ یہ دلبری کا سلیقہ تھا نہ ستمگری کا طریقہ تھا
نہ یہ شوخیاں تھیں نہ یہ جفا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

نہ لبوں کو مسی سی کام تھا نہ تھا سرمہ آنکھوں سی آشنا
وہ حنا سی سرخ تھی دست و پا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

یہ نئی ادائیں یہ شوخیاں تو اب آگئیں تمہیں جانِ جاں
کبھی آئنے سے بھی تھی حیا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

کبھی تم بھی صفدرِ باوفا کسی بیوفا پہ تھی مبتلا
وہ کلیجا ہاتھوں سی تھامنا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

جہان کی اچھی بروں سی خبر نہیں ہمکو ۲۲۴ کسی سی نفع کسی سی ضرر نہیں ہمکو

کسی کی عشق مین ایسی ہی اب تو بیخبری
کہ چند روز سی اپنی خبر نہین ہمکو

نصیب خفتہ زمانہ عدو فلک دشمن
کبھی دعا سی امید اثر نہین ہمکو

وہ شاخ ہین کہ نہ ہرگز کبھی پہلی پہولی
وہ نخل ہین کہ امید ثمر نہین ہمکو

بہار عارض جانانہ آئینہ لوٹی
کسی طرح سی یہ منظر نہین ہمکو

لحد مین بعد فنا بیکسون پہ کیا گذری
مسافران عدم کی خبر نہین ہمکو

وہ سرفروش ہین میدان عشق مین صفدر
کسی سے خوف کسی سی خطر نہین ہمکو

۲۲۰

جیسی ہی عشق رخ و زلف پریشان مجکو
کوئی کافر کوئی کہتا ہی مسلمان مجکو

حاجی کعبہ اوس ابرو کی تصور مین ہوا
یاد عارض نی کیا حافظ قرآن مجکو

حور کی دلکو تمنا نہ پری کی خواہش
لگئی تم نرہا اب کوئی ارمان مجکو

مین کہان عشق کہان ہوی الفت کیسا
جان نثارون مین سمجھتے ہین تم ہی جان مجکو

جان بلب ہون تری آنکھونکی قسم فتین
پیار سی دیکھ لی اکبار مری جان مجکو

تو سلامت رہی دشمن ہون قضا کی ممنون
مار ڈالی گی تری جنبش مژگان مجکو

اسکی تصویر خیالی نظر آئی صفدر
کر دیا حسن خداداد نی حیران مجکو

۲۲۶

کیا آزاد قید زندگی سی اپنی بسمل کو
الٰہی زور بازو دی زیادہ میری قاتل کو

مین آوارہ وہ سودائی مین گردان وہ دیوانہ
نہ کچھ دلکی خبر مجکو نہ کچھ میری خبر دل کو

خدا جانی کہ کیا لذت ملی دونونکو مقتل مین
ادہر حیرت ہی بسمل کو ادہر سکتا ہی قاتل کو

ہمارا انجمن سی کیا اوٹھانا ہم تو خود جاتی ہین
اوٹھا دین آپ اگر آئینی سی اپنی مقابل کو

اگر عیسی جلاتی ہین جلائین شوق سی مجکو
مگر اتنا مناسب ہی ملائین پہلی قاتل کو

قریب کوی جانان جب مین وا ماندہ ہو پہنچا
رقابت سی فرشتی دور کر دیتی ہین منزل کو

تمنا یاس حسرت دید کیا کیا اسمین ہتی ہین

عجب وسعت خدانی دی ہی ای صفدر زمین کو

رہ سفر مین نہ جی رہرو چہ ای چلو ۲۲۷ عدم کی دور ہی منزل قدم اوٹھائی چلو

خرام ناز کی ہم بھی ہین دیکھنے والی — حسینو ہمسی بھی آنکھین ذرا ملائی چلو

مزار پر جو ہماری گذر ہوا اونکا — کہا یہ نازنی دامن ذرا اوٹھائی چلو

کہین سفر مین نہ حاجت پڑی صبح نوشو — کمر مین چاہیی بوتل کوئی لگائی چلو

قریب کوچہ قاتل یہ مجھسے دل نی کہا — وہ آئی سامنی منزل قدم بڑہائی چلو

عدم کا قصد جو ہم روسیاہ کرتی ہین — حیا یہ کہتی ہے چادر سی منہ چھپائی چلو

جو عزم کوچہ قاتل ہی مستکو ای صفدر
طلسم ہستی فانی یہین مٹائی چلو

بہار آئی ہی دیوانو چلو صحرا سی گلشن کو ۲۲۸ نگاہ شوق سی دیکھو عروس گل کی جوبن کو

تمنا ہی بٹھا کر سامنی دیکھا کرون ہر دم — تری اس مہ جبین صورت کو تری اس پیاری چتون کو

جوانی کو حسینان جہان بھی پیار کرتی ہین
نگاہی کستی ہین چھاتی سی ہی اپنی جوبن کو

بہار گل مین تو یہ کر گئی کس حسرتسی تکتا ہون
ابھی ساقی نے چھیری کو بھی شیشی کی گردن کو

نہان کب تک ہی وہ حسن عالم سوز پردی مین
جلادی شعلۂ برق تجلی اوسکی چلمن کو

وہ چلتی ہین اوبھر کر جوش مستی مین تو کہتی ہین
نہین کچھ مال چوری کا چھپاؤ کیون جوبن کو

جھکی جو آپ سی لازم ہی جھکنا اوس سی ای صفدر
یہ شمشیر قاتل مین جھکاؤن کیون نہ گردن کو

۲۲۹

چمن مین ہی کا مزہ ہی جو پاس یار بھی ہو
ہوای سرد بھی ہو ابر نو بہار بھی ہو

نجاؤن اوسکی گلی مین مگر قرار بھی ہو
سنبھالون خاک جگر دل پہ اختیار بھی ہو

سوال وصل مین لازم ہی بیقراری دل
دعا قبول ہو شامل جو اضطرار بھی ہو

دیا تھا دل تمہین کس کس امید پر مینی
نجانتا تھا کہ ایسی ستم شعار بھی ہو

چمن مین بزم مین منظور ہو جہان چلیی
مگر یہ شرط ہی ہمراہ جان نثار بھی ہو

سحر قریب ہی بیٹھو گی بزم مین کبتک		چلو پلنگ پہ عاشق سی ہمکنار بھی ہو

شب وصال کا جب لطف اوس کو ہی صفدر
چمن بھی جام بھی مینا بھی می بھی یار بھی ہو

فرقت مین ستاتی ہی شب تار کسیکو ۲۴۳ دکھلا دو ذرا چاند سا رخسار کسیکو
شکوون پہ مری ہای یہ اوس شوخ کا کہنا معشوق بھی ملتا ہی وفادار کسیکو
کچھ دلسی جو کہتا ہون تو کہدیتا ہی یہ بھی کرنا نہ خبر اسکی خبردار کسیکو
احباب نی کی میری سفارش تو وہ بولی دشمن مری کیا کرنی لگین پیار کسیکو
بالین پہ مری کہتی ہین گھبرا کی مسیحا اس درد کا دیکھا نہین بیمار کسیکو
آغوش مین کھینچا تو کہا اوسنی بگڑ کر اسطرح بھی کرتا ہی کوئی پیار کسیکو

بی چین ہین بی صبر ہین بیتاب ہین صفدر
دیکھا ہی سر رہ سر بازار کسیکو

بادۂ عشق گلرخان ہمنی پیا جو ہو سو ہو
صوم و صلوٰۃ و اتقا چھوڑ دیا جو ہو سو ہو

باغمین کوئی مست ناز سویا ہی آج بیخبر
جسنی نقاب اوڑھا ہمی دی باد صبا جو ہو سو ہو

حسرت وصل رنج ہجر رشک عدو جفای چرخ
اک بت بیوفا کو دل ہمنے دیا جو ہو سو ہو

ابتو شب وصال مین یار سی مین لپٹ گیا
شوخی و غمزہ و ادا شرم و حیا جو ہو سو ہو

مینی کہا کہ جان و دل ہجر مین ہین تباہ ہین
اوسنی ادا و ناز سے ہنس کی کہا جو ہو سو ہو

عہد شباب فصل گل موسم ناو نوش ہی

کسکو ہی فکر عاقبت بعد فنا جو ہو سو ہو

صفدر خستہ جان کا دل پھر کہین مبتلا ہوا

تہا جو جنون ذرا ذرا پھر وہ بڑہا جو ہو سو ہو

۲۳۴

دیتی دعائین حشر تلک کوی یار کو
تہوڑی زمین ہمین بھی جو ملتی مزار کو

توفیق دی خدا یہ ہماری غبار کو
دامن پکڑ کی روک لی اوس شہسوار کو

افسوس تم ہو غیر کی گہر اور ہم یہان
کاٹین تڑپ تڑپ کی شب انتظار کو

دل نی تڑپ تڑپ کی لحد مین ہزار بار
پہینکا ہی آسمان پہ سنگِ مزار کو

جوشِ جنون مین بھی وہی باقی رہی تمیز
دیتا ہون آبلی مین جگہ نوک خار کو

کیا جانیی کہا ئی کہ وزن صبا کو تہی
برباد کر دیا مری مشت غبار کو

اُس کسکو یاد کیجیی صفدر فراق مین
می کو چمن کو یار کو باد بہار کو

٢٣٣

کیا مین جیب کی اوس محفل مین اغر ہو تو ایسا ہو
نہ دیکھا مجکو دربان نی مقدر ہو تو ایسا ہو

ہماری دل نی منہ پھیرا نہ اوس شمشیر ابرو سی
بہادر ہو تو ایسا ہو دلاور ہو تو ایسا ہو

مے عرفان سی دم بھر چشم و دل خالی نہین ہوتی
جو شیشہ ہو تو ایسا ہو جو ساغر ہو تو ایسا ہو

قضا بولی جو زیر تیغ قاتل سر جھکا میرا
نمازی مرتی دم اللہ اکبر ہو تو ایسا ہو

ترپنی سی ہماری کو دپانی ہوگئی لاکھون
پسیجا دل نہ اوس قاتل کا پتھر ہو تو ایسا ہو

ترا بسمل حباب آسا جو گذرا بحر ہستی سی
قضا بولی کہ کیا کہنا شناور ہو تو ایسا ہو

خدا نی ہمکو صفدر دل دیا اور دلکو الفت دی
کرم کہتی ہین اسکو بندہ پرور ہو تو ایسا ہو

٢٣٤

مین اک تنگی طلب مین چھوڑ بیٹھا دین و ایمان کو
وفور شوق دیوانہ بنا دیتا ہی انسان کو

پریشان خاطرون کا حال تیری کاکلون مین کہدی
خدا توفیق دی اتنی تری زلف پریشان کو

کہان تک زور وحشت اتنوائی دست جنون دم لی
بہت پرزی کیا دامن بہت پہاڑا گریبان کو

کیا نرگس کو حیران آپ کی چشم خماری نی — پریشان کر دیا زلف دوتا نی سنبلستان کو

نہ گل توڑی کبھی گلچین نہ کانٹی باغبان شاخین — ذرا بلبل کی آنکھون سی اگر دیکھین گلستان کو

کسی محفل مین ہمسکو کب ملی جمعیت خاطر — کہ ہر مجمع مین کہا یاد اوس زلف پریشان کو

خزان مین ہوش کسکو ہی اوٹہا رکہی گو آئی

بہار آئی تو صفدر دیکہ لینگی ہم گریبان کو

یون مری دل کو ہی اوس گل پیرہن کی آرزو — ۲۳۵ — جس طرح دولہا کو ہوتی ہی دولہن کی آرزو

ہمکو ای صیاد اب بہر خدا آزاد کر — فصل گل آخر ہی اور دل مین چمن کی آرزو

آستین دامن گریبان اندنون بیکار ہین — کسکو ہی جوش جنون مین پیرہن کی آرزو

ہمکو غربت مین اجل آئی بڑا افسوس ہی — رہ گئی دیدار یاران وطن کی آرزو

کاش صفدر اپنا جانا ہو مدینی کی طرف

ہی طواف روضۂ شاہ زمن کی آرزو

دیوانہ بنایا تری جلوی نی پری کو ۲۳۶ رفتار نی پامال کیا کبک دری کو

اوس شوخ نی سینی پہ مری ہاتہ تو کہا اللہ جبرا دی مری درد جگری کو

پیری نی گرایا مجہی محفل کی نظر سی پوچہا نہ کسی نی بہی چراغ سحری کو

وہ آنکہ کہان ہی جو رخ عیش کو دیکہین وہ کان کہان ہین جو سنین خوش خبری کو

اوس زلف کی بو لائی ہی جس طرح ہو صفدر

ٹہرالو کوئی دم تو نسیم سحری کو

ردیف ہای ہوز

کہا دل نی جو دیکہی نرگس مخمور جانانہ ۲۳۷ مے حسن جوانی سی لبالب ہی یہ پیمانہ

ادائین اونکی دیتی ہین خبر جوش جوانی کی نگاہین شرم آگین شوخ چتون چال مستانہ

وہ دل کیا ہی نہو جسمین تصور روی دلبر کا وہ سر کیا ہی نہو جس مین ہوای زلف جانانہ

غنیمت ہی وہ سمجہا تو جو کچہ سمجہا سمجہا ہین آوارہ مین سودائی مین سرگردان مین دیوانہ

ذرا فرصت نہین ملتی ہی اوسکو زیب و زینت سی | کبھی سرمہ کبھی مسی کبھی غازہ کبھی شانہ
کبھی تو ماجرای عاشقان زار بھی سن لو | عجب دلچسپ قصہ ہی عجب دلسوز افسانہ
تماشا ہی دل نادان کسیکی ساتہ جاتا ہی | قیامت ہی ہمارا آشنا ہوتا ہی بیگانہ
خرابات جہان برباد ہو جاتی ہو جای | رہی ساقی سلامت خم کی خیر آباد میخانہ

جہان سی اوٹھتی ہی صفدر کی برہم ہو گئی محفل
نہ شیشہ ہی نہ مطرب ہی نہ ساقی ہی نہ پیمانہ

۲۲۰
پری پیرو آدمی کا دل نہو کس طرح دیوانہ | تری بہکی ہوئی باتین تری چالین ہین مستانہ
سر مو فرق کچہ اسمین نہین تشبیہ کامل ہی | کسی زلف پریشان کا دل صد چاک ہی شانہ
بدلتا ہی مرا دل رنگ کیا کیا عشقبازی مین | کبھی بلبل ہی گلشن مین کبھی محفل مین پروانہ
انا لیلی کی ابتک ہر طرف آواز آتی ہی | مرقع عالم وحدت کا ہی مجنون کا ویرانہ
کٹنا ہی غنچہ قاتل تو اپنا سر بھی حاضر ہی | وہان تیغ آزمائی ہی یہان ہمت [illegible]

ہزاروں درد حسرت یاس ماں دل میں مہماں ہیں
کہاں اوٹھیں کہاں بیٹھیں ذرا سا ہی یہ کاشانہ

جوانا میں چمن اپنا نہ سمجھی آج تک مجکو
رہا باغ جہاں میں مثل سبزہ سب سی بیگانہ

عوض طوبی و کوثر سی نہ پروا حور و جنت کی
وہ مینا ہو وہ ساغر ہو وہ ساقی ہو وہ میخانہ

دل اغیار کو صفدر ہماری دل سی کیا نسبت
یہ مسجد ہی یہ میخانہ یہ کعبہ ہی وہ بتخانہ

۲۳۹

سودا کر چکی دل کا کسی دلربا کی ہاتھ
اس باوفا کو بیچیں گی اک بیوفا کی ہاتھ

تکو دکھا کچھ جواب جب اوسنی نہ بن پڑا
گردن میں میری ڈالدی مسکرا کی ہاتھ

دو دو قدم وہ رقص میں چلنا کسیکا ہلی
دامن پکڑ کی پاؤں بڑھا کر اوٹھا کی ہاتھ

گھونگھٹ اولٹ کی اوسنی شب وصل کیا
کچھ بک نہیں گئی مری دشمن حیا کی ہاتھ

سنتی ہی نام وصل وہ پہلو سی اٹھ گئی
جھنجلا کی طیش کھا کی بگڑ کی چھڑا کی ہاتھ

بجلی چمک کی رہ گئی آنکھوں کی سامنی
منہ پر کسینی رکھلی جب مسکرا کی ہاتھ

اتنا ہی لحاظ کر رسوا نہو کوئی — ہی عاشقون کی شرم تمہاری حیا کی ہاتھ

مقتل مین آج جمع ہین سامان نئی نئی — شمشیر ناز گردن بسمل قضا کی ہاتھ

صفدر ہی خوف کیا مجھی روز حساب کا
ہی شرم میری داور روز جزا کی ہاتھ

٢٤٠ ہی عشق خط بھی الفت زلف دوتا کی ساتھ — کیونکر بچی گی جان بلا ہی بلا کی ساتھ

طرز نگہ نی چھین لیی قدسیون کی دل — آنکھین جو اونکی اوٹھ گئین دست دعا کی ساتھ

ہو کر شہید ناز یہ پایا ہی مرتبہ — خلق خدا ہی آج تری مبتلا کی ساتھ

منہ پھیرنا کسیکا وہ شرما کی ناز سی — اور پھر سنبھالنا وہ دوپٹہ ادا کی ساتھ

خوشبو سی آج صحن گلستان مہک گیا — بیشک ہی بوئی زلف رسا بھی صبا کی ساتھ

تو مجکو قتل کر مین تجھی مرحبا کہون — میری زبان چلی تری تیغ جفا کی ساتھ

کچھ انتہا ہی وہم کی اللہ ری احتیاط — آتی ہین خواب مین بھی وہ ناز و ادا کی ساتھ

رخصت ہی دلکی روتی ہین دلکی حسرتین | جاتا ہی آشنا کسی نا آشنا کی ساتھ

صفدر نہین ہی تمسکو محبت تو کیون
کیون دلکو تمہاری جاتی ہو دشمن کی ساتھ

۲۴۱

وہ تیغ ناز یارب ہو رواں آہستہ آہستہ | مزہ لی لی کی تڑپین نیمجان آہستہ آہستہ
خفا بھی وہ ہوئی گڑبڑی بھی برہم بھی ہوئی لیکن | سنا دی ہمنی ساری داستان آہستہ آہستہ
ہماری حال دل سی اور تو واقف نہین کوئی | صبا کچھ ہوگئی ہی رازدان آہستہ آہستہ
جگہ ہی سینہ مین دلکی جان من او دل مین حسرت ہی | نکالو میری پہلو سی سنان آہستہ آہستہ
لگا دی ایک ٹھوکر جب وہ آئی فاتحہ پڑھنی | مٹایا قبر عاشق کا نشان آہستہ آہستہ
شب وصل صنم ہی صبح ہونی مین کہی جلدی | رواں ہو آج تو ای آسمان آہستہ آہستہ

کوئی رسوا نہو کچھ پاس اسکا بھی ہی صفدر
شب فرقت مین لازم ہی فغان آہستہ آہستہ

کیا صدمون نی ہمکو ناتوان آہستہ آہستہ
۲۴۲
بہار باغ پر چھائی خزان آہستہ آہستہ

کسیکی ابرو و مژگان نی ہمکو نیمجان چھوڑا
چلی شمشیر رک رک کر سنان آہستہ آہستہ

نپایا آج تک ظالم نی مجھسا صابر مین کامل
ہوی سب عاشقون کی امتحان آہستہ آہستہ

ابھی جلدی ہی کیا صیاد فصل گل تو آنیدی
سناونگا تجھی سب داستان آہستہ آہستہ

کہین گھبرا نجانا رعب سی اوس شوخ کی قاصد
ہمارا حال سب کرنا بیان آہستہ آہستہ

نہ ایوان فریدون ہی نہ جام جم رہا باقی
مٹی شاہان عالم کی نشان آہستہ آہستہ

اوٹھی یہ دوست اپنی منزلِ ہستی سی ای صفدر
کہ خالی ہوگیا سارا جہان آہستہ آہستہ

خوش کرتی ہی دل دختر رز اکی ہمیشہ
۲۴۳
رہتی ہی دولہن پاس یہ دولہا کی ہمیشہ

لب نی جو جِلایا تو تیری آنکھ نی مارا
قاتل بھی رہا ساتھ مسیحا کی ہمیشہ

پردہ نہ اوٹھایا کبھی چہرہ نہ دکھایا
مشتاق رہی ہم رخِ زیبا کی ہمیشہ

غیرونکو دیی بوسہ لب پیار سی اوسنی
ہم رہ گئی منہ دیکھکی للچا کی ہمیشہ

دن کو ہی اگر مہر تو شب کو وہ قمر ہی
جلوی ہین نئی اوس بت رعنا کی ہمیشہ

اللہ ری حیا وصل مین سو جاتی ہین اتنک
وہ جیب کی منہ ڈہپیکی شرما کی ہمیشہ

وہ دن ہمین جینی کا بھروسا نہین صفدر
چرچی تو رہینگی یہی دنیا کی ہمیشہ

۲۲۴

وہ عارض گلگون ہی گل تر سے زیادہ
وہ قامت موزون ہی صنوبر سے زیادہ

ٹوٹا جو حباب لب جو آئی یہ آواز
وقفہ نہین اس بحر مین دم بھر سے زیادہ

بنیاد تن سب سعی ہی بیکار ہی کوشش
ملتا نہین انسان کو مقدر سے زیادہ

کوچی مین تری کون یہ فریاد کو آیا
ہنگامہ ہی ہنگامہ محشر سے زیادہ

میری طپش دل مین اگر کچھ نہین تاثیر
بیتاب ہو تم کیون دل مضطر سے زیادہ

صدمہ او نہین پہنچی نہ کہین دلکی ترپ سے
سینی سی لگاتا نہین اس ڈر سے زیادہ

بیقدر نسمجھو اسی بیقدر نسمجھو
پاؤگی وفادار نہ صفدر سی یاؤ

بدلتا ہی صفدر کچہ ایسا زمانہ	۲۴۵	کہ ہی آج اسکا کل اوسکا زمانہ
حباب لب جو تھی ہم اس چمن مین		کھلے آنکہ سے اپنے تو گذرا زمانہ
لڑکپن تھا جبتک نہ تھی فکر کوئی		بہت یاد آتا ہے پہلا زمانہ
بہت مہربان تھا وہی مہر مجہپر		ہوا ہی ابھی اسکو تھوڑا زمانہ
کبھی دشت گلشن کبھی باغ صحرا		دکھاتا ہی نیرنگ کیا کیا زمانہ
جو ہی قتل مدنظر سر ہی حاضر		مگر یہ کہو کیا کہیگا زمانہ

ہوا وصل اوس سی جدائی تھی جسکی
ہی ان روزون صفدر تمہارا زمانہ

ردیف یای تحتانی

کسی زندگی کی امید ہی کہ خبر ہی فرقت یار کی
یہی دن ہی اپنی وصال کا یہی شب ہی اپنی مزار کی
گئی تھی چمن سی گلی مین کیا کسی شوخ لالہ عذار کی
تری پیرہن مین ہی ای صبا جو مہک عروس بہار کی
نہین چین دام مین ایک دم یہ تڑپ ہی بلبل زار کی
کوئی صحن باغ سی ہو نہو خبر آئی فصل بہار کی
وہ چھپا کی چہری کو زلف سی پی سیر آئین سحر کی
کوئی گردش ایسی ہوای فلک مری بعد لیل و نہار کی
پس مرگ پھر نہ ہی ہوس چمن جنان کی کسیطرح
تری کوچی مین جو زمین ملی پی دفن مجھکو مزار کی
جو شعور ہے تو نہ آ دلا کبھی مرشدون کی فریب مین

جو یہ لبنی لبنی ہین داڑھیان یہی مُٹھیان ہین شکار کی

مین وہ بادہ خوار ہون ساقیا کہ خدا سی ہی یہ مری دعا

جو قضا کرون تو مزار پر چڑھی ہی چادر ابر بہار کی

رہی زندگی مین جو مخمصی پس مرگ ساری وہ مٹی ہوئی

نہ طلب ہی دولت و زر کی اب نہ خبر ہی یار و دیار کی

مین اخیر وقت مین صفدر اب کہون کس سی حال شباب کا

وہ سرور نشۂ بادہ تہا یہ بلا سہے رنج خمار کی

۲۴۶

دل رہی یا نہ رہی وہ ستم ایجاد رہی
سر رہی یا نہ رہی خنجر جلاد رہی

مشق غم ہجر مین یہ اے دل ناشاد رہی
سانس لینی مین بہی کیفیت فریاد رہی

شانہ زلفون مین جو کرنا تو سمجھ کر کرنا
دل بہی او بہا ہی کسی کا یہ ذرا یاد رہی

جب کیا قصد فغان ضبط پکارا کہ خموش
دل ہی مین حوصلہ نالہ و فریاد رہی

الفت قید تھی مرغانِ قفس کو ایسی
چھوٹ جانے پہ بھی گردِ سرِ صیاد رہی

شبِ فرقت مین ہمین بھول گئی سب ایسے
یار تو یار اجل کو بھی نہ ہم یاد رہی

کبھی فرقت مین بھی آئی نہ دیا یاس کو پاس
شادیِ وصل کی امید پہ ہم شاد رہی

دل وہ دل ہی کہ رہی تیغِ جفا کا چورنگ
سر وہ سر ہی جو تہِ خنجرِ بیداد رہی

آہ بلبل تھی کہ ہم نکہتِ گل تھی صفدر
کہ رہے جب تلک اس باغ مین برباد رہے

۲۲۰

اوڑایا ہی ستارون نی چمکنا اونکی ہیکل سی
چمک کر منہ چھپانا برق نی سیکھا ہی چنچل سی

نہ بھولونگا شبِ وصلت مین بوسہ مانگنا انکا
لجا کر مسکرا کر منہ چھپانا اونکا آنچل سی

جو کھولا آپ نی جوڑا تو خورشید زمین آیا
اوٹھائی زلف چہرہ سی تو نکلا چاند بادل سی

جنون کا جوش مین نازک طبیعت فصلِ گل سی ہی
کہو فصاد سی لی فصد شاخِ گل کی کونپل سی

غضب ہی آپکا اس ناز اس انداز سی چلنا
ہزارون فتنی برپا ہر قدم ہوتی ہین چھاگل سی

ابھی تک حسرت دیدار قاتل دل مین باقی ہی
صدا ہر دم شہید ناز کی آتی ہی مقتل سی

یہ بدلا رنگ عالم آسمان کی ایک گردش نی
نہ وہ صحبت رہی باقی نہ وہ احباب کی جلسی

پریشان ہونا بل کھانا تجھی نا پیچ مین لانا
یہ لٹکی سیکھلی کوئی تری زلفِ مسلسل سی

لطافت مین نزاکت مین صفائی مین لو صفدر
وہ بہتر ہی صبا سی گل سی آئینی سی صندل سی

۲۴۹ تمہاری سادگی پر دم فدا ہی روز اول سی
علاقہ ہی نہ مہندی سی نہ سرمی سی نہ کاجل سی

علاج دردِ سر ممکن نہین نازک دماغون کا
ہماری سرگرانی بڑہ گئی خوشبوئی صندل سی

ہوائی چشم لیلی کا اثر ہی خاکِ مجنون مین
ابھی تک اک غبار سرمگین اوٹھتا ہی جنگل سی

ہمی محروم رکھا وصل مین بھی تیرہ بختی نی
ملی فرصت نہ اونکو رات بھر مسی سی کاجل سی

چمک کر آسمان پر ابر مین جب چھپ گئی بجلی
تمہارا جھانکنا یاد آگیا پردی کی اوجھل سی

اگر ہو چشم روشن فرق کیا گبر و مسلمان مین
چراغ دیر و کعبہ مشتعل ہی ایک مشعل سی

خدا جانی بنی گی آج کیونکر ہمسی اے صفدر
مزاج اونکا نظر آتا ہی کچھ بگڑا ہوا کل سی

۲۸۰ پری نی حور نی انسان نی کب یہ شکل پائی ہی
خدا نی ہاتہ سی اپنی تری صورت بنائی ہی

عبث گھبراتی ہی ای روح تو اس جسم خاکی مین
یہ زندان چند روزہ ہی قیامت تک رہائی ہی

نہ کنگھی ہی نہ چوٹی ہی نہ سرمہ ہی نہ مسی ہی
یہ وضع سادہ تمکو سچ بتاؤ کب سی بہائی ہی

نہ تجھمین یہ کاوٹ تھی نہ تجھمین یہ کھچاوٹ تھی
تری شمشیر نی یہ چال کیا تجکو بتائی ہی

ہوا جو کچھ ہوا قاتل سی کچھ شکوہ نہین ہمکو
جنازی پر ہماری جمع کیون ساری خدائی ہی

کوئی ناشاد کوئی شاد اپنی اپنی قسمت ہے
وہ بگڑی ہین جو ہمسی کیسی غیرونکی بن آئی ہی

یقین ہی اب دل بیتاب فرقت مین تڑپیگا
اوٹھا کر یار کی تصویر سینی سی لگائی ہی

ذرا ای آفتاب حشر برقع ڈالکر آنا
اری ظالم خدا سی ڈر یہ روز خود نمائی ہی

مقابل ساری عالم سی کیا الفت نی ای صفدر

ادہر مین ہون تن تنہا ادہر ساری خدائی ہی

۲۵۱ جہان اس گلشن عالم مین ننگِ آشنائی ہے / وہان دیکھا تو اوسکی ساتہ ہوتی بیوفائی ہے

نہ ہم واقف کسی سی ہین نہ کوئی ہمسی واقف ہی / فقط آئینہ سان لوگون سی صورت آشنائی ہے

جدا ہم یار سی ہین غیر ہین ہر وقت پاس اوسکے / خداوند جہان کیا تیری شان کبریائی ہے

فراق و وصل کی ہین لوٹتا ہون لذتین کیا کیا / کبہی اونسی صفائی ہی کبہی اونسی لڑائی ہے

نہ دل ہی اپنی قابو مین نہ آنکہین اپنی بس مین / جسی کہتی ہین محشر وہ روزِ جدائی ہے

غنیمت ہی ملا جو دم ہی امید بقا کیسی / عناصر مین بہی باہم چار دن کی آشنائی ہے

بنا ہون بلبل تصویر اس گلزار مین صفدر
مری نزدیک سب یکسان اسیری ہے رہائی ہے

۲۵۲ بسکہ ہی عشق قد یار مین شہرت میری / منتظر مین ہون قیامت کا قیامت میری

کبہی ہون بلبل گلشن کبہی پروانہ بزم / بہیس بدلی ہوئی پہرتی ہی محبت میری

اوس نظر سی جو نزاسب کی نگاہون سی گرا — آنکھ کیا اوسکی پہری پہر گئی قسمت میری

دل حسینون کو دیا جان اجل کو بخشی — وہ سخی ہون کہین جہکا سہ نہین ہمت میری

تم جسی چاہتی ہو اوسکی قسم صاف کہو — ہی تمہین غیر سی الفت کہ محبت میری

نوحہ گر کوئی جو مرقد پہ نہین کہیا پڑا — بیکسی روئیگی سر پیٹی کی حسرت میری

پاس میرا نہ سہی اپنی طرف دہیان کرو — تمکو غیرون سی مناسب ہی شکایت میری

مجھسی کہتی ہی جوانی کہ بسر عیش مین کر — چند روزہ ہی ملاقات غنیمت میری

گردش چرخ سی صفدر ہو جاتی برپا — بنکی ہر خطہ بگڑ جاتی ہی صورت میری

۲۰۲

نہوئی صبح کسی دن شب فرقت میری — آسمان نی نہ نکالی کبہی حسرت میری

سو رہی رات وہ سر رکہکی مری زانو پہ — بخت بیدار ہوی جاگ اوٹہی قسمت میری

پہر دم حشر نہوگا کسی مجرم سی حساب — پہلی آئی جو گنہگارون مین نوبت میری

دل تڑپ کر مجھی لیجای گا حورونمین ور
بیقراری ہی کلید در جنت میری

ہون وہ برگشتہ مقدر کہ نہابت ریویا
کی رقم کاتب قدرت نی جو قسمت میری

ہون رہا قید تعلق سی تو دیکھون اوسکو
پردہ چہرہ مقصود ہی غفلت میری

کسنی کسنی مری مضمون نہ لیی ای صفدر
جب سی دیوان چھپا لٹگئی دولت میری

کہو آگئی ہمسی وہ پوچہلی جسی شرب مئی مین کلام ہے

جو وصال ہی تو حلال ہی جو فراق ہی تو حرام ہے

وہ می نشاط سی مست ہین شب و روز جام بدست ہین

اونہین کیا خبر اونہین کیا غرض جو کسیکا کام تمام ہے

نہ کیا لحاظ ذرا صنم کہ کہا پیمبر حسن سے

تجھی اب بڑہا دن کہان تلک کہ خدا کا آگی تو نام ہے

جو تمہارا عاشق زار تھا وہ تڑپ کی رات کو مر گیا

ہی یقین کہ تمنی بھی ہو سنا یہ خبر زمانی مین عام ہے

نہ ملینگی ہم نہ ملینگی ہم کبھی آبرو کو نہ دینگی ہم

جو رقیب سی بھی پیام ہے تو یہین سی اونکو سلام ہے

نہ وہ آتی ہین نہ بلاتی ہین ہمین باتون ہی مین لگاتی ہین

وہی ابتدا سی ہی آج کل وہی صبح ہی وہی شام ہے

کبھی لگیا جو زمین سی سر چرخ نشۂ شراب کا

تو یقین ہوا ابھی ساقیا یہ سمند برق خرام ہے

جو شراب نوش تھی ہر سحر وہ لحد مین سوتی ہین بیخبر

نہ ہوای سبزہ و باغ ہی نہ تلاشِ شیشۂ و جام ہے

دمِ حشر صفدرِ خستہ جان وہی دیگا ہمکو خطِ امان

جو ذبیح سے جو قتیل سے جو شہید ہی جو امام ہے

٢٥٥

دہشت فزا ہوا ہی کچھ ایسی بہار کی — پہولا جو پہول اوسنی قبا تار تار کی

نرگس کی آنکھ کیون نہ چمن مین کھلی رہی — تصویر بن گئی ہی تری انتظار کی

اب ترک عشق وضع سی اپنی خلاف ہے — ناصح ہی دم کی ساتھ جو بات اختیار کی

اوس سنگدل کا دل نہ پسیجا کسی طرح — ہمنی تو اپنی جان تلک بھی نثار کی

بارش یہ آنسوونکی ہی یا بارش سحاب — بجلی ہی یا تڑپ ہی دل بیقرار کی

ہمسی کدورتین ہین رقیبونسی صحبتین — ہی طرفہ شان قدرت پروردگار کی

صحرا کو چھوڑتا ہون تو روتی ہین آبلی — لذت ملی ہی کیا خلش نوک خار کی

ائی وہ خط نکال کی رخ پر بہار ہی — پنہان جو تھی کدورت دل آشکار کی

صفدر شراب پینی سی توبہ تو کی مگر
مجبور ہون کہ فصل پھر آئی بہار کی

لیجای کاش آکی ہوا کوی یار کی ۲۰۶ مٹی خراب ہو نہ ہماری غبار کی
اللہ ری طول روز قیامت بھی ہو چکا لیکن ہوی نہ صبح شب انتظار کی
بجلی سی کم نہیں یہ تڑپ مین کسیطرح پوچھو نہ مجھسی میری دل بیقرار کی
کھولی ہی کسنی کاکل مشکین اے صبا آتی ہے بو دماغ مین مشک تتار کی
دنبالہ اوسکی نرگس میگون کو کر رہی توبہ شکستہ ہو کسی پرہیز گار کی
ہوتا خیال یار سی اس دلکا سامنا مٹی جو درمیان مین ہوتی غبار کی

قاصد تو کیا فرشتی کا اسکو یقین نہین
صفدر روا ہے کیا دل بی اعتبار کی

در صنعت عاشق شدن معشوق

سیر دیکھو بلبل اک گل کا وہ گل رخسار ہی ۲۰۷ لالۂ شاداب جو تہا نرگس بیمار ہی
طالب دیدار ہین سب جسکی ہوسی کسیطرح آپ وہ برق تجلی طالب دیدار ہی

جسکی ہی شیرینی گفتار عالم کو پسند
خود وہ محو لذتِ شیرینیِ گفتار ہی

خشک لب ہین وہ مسیحائی کا دعوی کیا ہوا
ہو کی عیسی اپنی آنکھون کیطرح بیمار ہی

ہین خجل جسکی خرام ناز سی طاؤس و کبک
کیا تماشا ہی وہ خود وارفتہ رفتار ہی

طرۂ طرار جسکا دام تہا سب کی لیی
دام اب اوسکو اسیکا طرۂ طرار ہی

کنگھی چوٹی سی نہ اب مطلق نہ آرائش سی کام
کس پریشانی مین مثل گیسوِ خمدار ہی

مہر طلعت غش تہی جسکی سایۂ دیوار پر
اب وہ خود مانند سایہ غش پس دیوار ہی

جو گل خندان تہا گریان ہی وہ شبنم کیطرح
عین فصل گل مین پامال خزان گلزار ہی

گرم و سرد عشق کا اب حال ظالم کو کہلا
اشک آنکھون مین ہین لب پر آہِ آتش بار ہی

گریۂ صفدر پہ رہتا تہا جو ہر دم خندہ زن
ابر نیسان کیطرح اب خود وہ گوہر بار ہی

تاب نظارہ ہی شرط رخ یار کی لیی ۲۵۸ چشم کلیم چاہیی دیدار کی لیی

صدمہ جو ہجر کا ہی تو اغیار کی لیی
ہی یار میری واسطی مین یار کی لیی

مدت گذر گئی نہین دیکھا جمال پاک
انکھین ترس گئین تری دیدار کی لیی

منظور شہرہ حسن کا ہی جانتا ہون مین
پازیب تمنی پہنی ہی جھنکار کی لیی

کیا مزی اوٹھی نہ شب وصل یار مین
بوسی کبھی جبین کبھی رخسار کی لیی

بوسہ تو کیا بگڑتی ہین وہ بات بات پر
حیلی نئی نکالے ہین تکرار کی لیی

دامن سی اشک پونچھ رہا ہی وہ بحر حسن
کیا مرتی ہین چشم گہربار کی لیی

کافی ہین درد و غم ہمین جائین سرور و عیش
یارون سی کیون بگاڑیی اغیار کی لیی

دریا و دشت گلشن و بتخانہ و حرم
کس جا کہان کہان نہ پھری یار کی لیی

شاید وہ آئین میری جنازی پہ دوستو
انکھین کھلی رہین مری دیدار کی لیی

تازہ رہینگی پھول مضامین کی حشر تک
صفدر خزان نہین مری گلزار کی لیی

۲۵۹

جمال یار دیکھا ہمنی فیض چشم پرنم سی
نظر آیا ہمین خورشید عالمتاب شبنم سی

عجب ویرانہ ہی جسدن سی دل خالی ہوا غم سی
اس اوجڑی گھر کی آبادی تھی کس کمبخت ہمدم کی سی

عجب نیرنگ دکھلایا ہی ہمکو جوش وحشت نی
نئی عالم مین پہنچی ہین نکل کر دونون عالم سی

محبت ہو نہ کیونکر قید مین زنجیر سی ہمکو
کہ اسکو سلسلہ ہی کچھ تری گیسوی پرخم سی

غم الفت جو پایا ہی مزی کیسی اوٹھائی ہین
ہماری دل سی پوچھی قدر اسکی یا کوئی ہم سی

کبھی اونسی مجی ہی وصلت کبھی اونسی ہوی فرقت
جہنم مین گئی جنت سی جنت مین جہنم سی

مآل کار سی دونون کی ہم از بسکہ واقف ہین
خوشی سی غم ہمین ہوتا ہی ہوتی ہی خوشی غم سی

وہ بیکس ہین ہمین دنیا نی چھوڑا ہمنی دنیا کو
نہ عالم ہمسی واقف ہی نہ ہم واقف ہین عالم سی

ہوئی تقدیر اولٹی جسقدر تدبیر کی صمد
دوا سی درد دل چمکا اوٹھایا داغ مرہم سی

۲۶۰

قفس مین یا الٰہی ایسی ہو گویا زبان میری
کلیجا تھام لی صیاد سنکر داستان میری

بجھی کی جام سی کیا پیاس ای پیر مغان میری
صراحی کی دہن مین کاٹ کر رکھدی زبان میری

بہار آئی ہی مین دیوانہ نازک طبیعت ہون
کہو گلچین رگ گل سی بنای بیڑیان میری

لیا تہا خواب مین بوسہ کبھی لبہای شیرین کا
مزا اوس بوسہ سی بہولی نہین ابتک زبان میری

اس اندیشی سی کہ سکر جانہ وہ سنتی پہونچتی ہین
شب مہتاب مین دیکھی نہ کوئی چہاتیان میری

نہ اونکو ہوش ہی اپنا نہ مجکو ہی خبر اپنی
عجب حالت ہی فرقت مین وہان اونکی یہان میری

کسی پر حال میری غنچۂ دل کا نہین افشا
صبا کچھ رفتہ رفتہ ہو گئی ہی رازدان میری

ہوا یون لب بلب تو کیا مزہ ہوتا اگر ہوتی
مری منہ مین زبان تیری تری منہ مین زبان میری

یہ کہنا وصل مین ہنس ہنس کی تو شوخ کا یاد ہی صفدر
بڑہاؤ طوق گردن کا ہو تار و بجلیان میری

۲۶۱

وہ بت جلوہ آرا ہوا چاہتا ہی
خدا جانی اب کیا ہوا چاہتا ہی

تڑپ دل مین ہی دید مشوق تر ہی
وہ بجلی یہ دریا ہوا چاہتا ہی

بہت اسکو ایذا ہی پہلو مین میری | یہ دل اب کسیکا ہوا چاہتا ہی

دکھا کر وہ تلوار کہتے ہین مجھسی | خبر ہے تمہین کیا ہوا چاہتا ہی

وہ اٹھکھیلی کی چال چلنی لگی ہین | کوئی فتنہ برپا ہوا چاہتا ہی

بہت تیز ہی آجکل تیر مژگان | کوئی دل نشانہ ہوا چاہتا ہی

وہ رخسار پر کھلنے والے ہین خط | یہ قرآن محلا ہوا چاہتا ہی

مری قتل کرنیکو آتا ہی قاتل | تمام آج قصہ ہوا چاہتا ہی

بلائین جو لین زلف کی عکس کی بولی
کہ صفدر کو سودا ہوا چاہتا ہی

٢٦٢

اونکی رخصت کی شب وصل جو سامان ہونگی | صبح کی ساتھ ہی ہم چاک گریبان ہونگی

وہ قدم ناز سی جسدم وہ خرامان ہونگی | فتنی اوٹھینگے نئی حشر کی سامان ہونگی

بزم ہو باغ ہو مسجد ہو صنمخانہ ہو | تو جہان ہوگا وہان سب تری خواہان ہونگی

سونگھنی والی ہین جو لوگ تری زلفون کی — نکہت گل سی دماغ اونکی پریشان ہونگی

تیغ و بازو کی صفت ایک جہان کرتا ہی — قتل کرکی مجھے وہ جفا کی پشیمان ہونگی

ایک ہم ہین کہ بجز غم نہین کچھ ہمکو نصیب — ایک وہ ہین کہ وہان عیش کی سامان ہونگی

آپ ہی جان کو ہم دینگی شب فرقت ہین — ملک الموت کی شرمندۂ احسان ہونگی

سر پہ جسنی کہ لیا روز ازل عشق کا بوجھ — اور کوئی نہین وہ حضرت انسان ہونگی

اونکی محفل مین گذر ہوگا جو اپنا صفدر — کبھی گریان کبھی خندان کبھی حیران ہونگی

۲۶۳

اوٹھی لطف جبتک کہ طالع رسا تھی — ہم اونپہ تصدق وہ ہمپہ فدا تھی

نہ تھا چین جبتک کہ اونسی جدا تھی — وہ آزردہ ہم زندگی سی خفا تھی

یہ تھا عشق مین پاس اخفای الفت — کہ نالی زبان پر مری بے صدا تھی

یہ انداز یہ ناز کس دن تھی دلکش — یہ غمزی یہ عشوی کہان دلربا تھی

وہ بیگانی ہین اب تو بیگانی ہین سب
جو وہ آشنا تھی تو سب آشنا تھے

جھکایا جو محراب شمشیر مین سر
ادا ہو گئی جتنی سجدی قضا تھے

نپوچھو جوانی کا پیری مین قصہ
وہ دن اور کچھ تھے وہ عالم جدا تھے

عدم مین کہین گی یہ ہستی سی جا کر
کہین کیا کہ کس رنج مین مبتلا تھے

نہ خاک کی سیر ہنی جو صفدر
وہی مہر طلعت وہی رلقا تھے

۲۶۴
مصاحب ان روز ون آئینہ ہی سنگار کا اونکو شغلا ہے

کبھی ہی سرمہ کبھی ہی مسی کبھی ہی غازہ کبھی حنا ہے

بہار آئی چمن مین ساقی کہ بادہ خواری کا دور آیا

کھڑی ہی ساغر بدست نرگس درخت جو ہی وہ جھومتا ہے

جو ہمسی دل لکو لیا ہے ستمنے تو اسکو رہنی دو پاس اپنے

غریب اچھا ہی یا برا ہے یہ مطیع فرمان تو آپ کا ہے

گلی ہی اوس سنگدل کی محشر ہجوم فریادیون کا ہے سو

ہزار رو ہزار پیٹو کسیکو وہان کون پوچھتا ہے

ہماری طرز اطاعت ایسی عتاب ظالم کا ہم پر ایسا

قدم پہ سر کاٹ کر جو رکھا کہا کہ سر کا خون بھرا ہے

دیا جو قاصد نے میرا نامہ تو اپنی منشی سے وہ یہ بولی

لفافہ کرتا ہے چاک ناحق کہ خط کا مطلب کھلا کھلا ہے

نہین ہی کچھ ساتھیونکی پروا جو آگے جاتا ہی اونکو جانین

کبھی تو ہم بھی پہنچ رہینگے کہ ہم غریبونکا بھی خدا ہے

یہ اوسکی آگے سی کھینچتا ہی وہ اسکی آگے سے انجمن مین

غرض کہ آئینے کا بھی طوطی عجب حسینون مین بولتا ہے

رہائی ان بیڑیوں سی ہمسر گر نصیب ہوتی نہیں کسیکو

محبت ان گیسوون کی صفدر بری بلا سے بُری بلا ہے

٢٦٥

عشق کامل ہو تو اتنا چاہیے ۔ تا گوارا سب گوارا چاہیے

ظاہری کچھ لطف اونکا چاہیے ۔ دل لگانیکو سہارا چاہیے

تم جفا مین مین وفا مین لاجواب ۔ جو ہو جس پیشی مین پورا چاہیے

پوچھتی ہو کیا ہمارا حال لب ۔ یہ تو اپنی دل سے پوچھا چاہیے

جان یون دین ہم کہ جانان بھی کہین ۔ عاشق جانباز ایسا چاہیے

جلوہ گاہ یار مین پہنچی تو ہین ۔ آنکھین کیا دکھلائین دیکھا چاہیے

چاہتا ہون مین تمہین تنہا تو کیا ۔ تم مجھی چاہو تو پھر کیا چاہیے

لطف بوسی کا اوٹھانا ہی اگر ۔ ناز بھی اوسکی اوٹھانا چاہیے

کل سی ہین صفدر وہ کچھ بگڑی ہوی

آج کیا ہوتا ہے دیکھا چاہیے

٢٦٦

تعریف کیا ہو اوسکی رخِ بی نقاب کی
خوشبو جو گل کی ہی تو چمک آفتاب کی

بجلی سی ہی یہ قول دلِ بیقرار کا
سیکھی ہے طرز تو نی مری اضطراب کی

کبتک ہو صبر ظلم اوٹھائین کہانتک
کچھ حد نہین رہی ستم بی حساب کی

برپا کرونگا حشر مین مین ایک اور حشر
صورت یہی رہی جو مری اضطراب کی

عصیان ہماری ہوگئی باہر حساب سی
دہشت نہین رہی ہمین روز حساب کی

مجکو لحاظ اونکو حیا تھی شب وصال
حسرت نہ نکلی اس دلِ خانہ خراب کی

مشہور ہی جہان مین جو چودھوین کا چاند
تصویر ہے وہ آپکی حسنِ شباب کی

سیماب کو سپند کو آتش پہ دیکھلو
پوچھو نہ مجھسی شرح مری اضطراب کی

صفدر یہ کم نہین ہی شرف میری واسطے
امت مین ہون جنابِ رسالت مآب کی

اوس تبسم کی یاد آئی ہے — ٢٤٧ — جب کلی کو سنے مسکرائی ہی
دونون آنکھون نے مجکو لوٹ لیا — نازکی غمزے کی دوہائی ہی
ہم ادب سی وہ کہ نہین سکتے — بات جو اپنی جی مین آئی ہی
آفرین کہیی اوس مصور کو — جسنی صورت تری بنائی ہی
ای بتو حسن پر نہو نازان — چار دن کی یہ خود نمائی ہی
کچھ تو دلکو خوشی ہوای صبا — جھوٹ کہدی کہ اب آئی ہی
مجھسی مجرم کو خلد مین بھیجا — واہ کیا شان کبریائی ہی
ہاتہ کھینچا تو ناز سے بولی — دیکھو نازک مری کلائی ہی

کس ادا سی وہ کہتے ہین صفدر
اب نہ چھیڑو کہ نیند آئی ہی

مرغ قفس اسیری کی صدمی اوٹھا چکی — ٢٤٨ — خوش ہون کہ دن بہار کی نزدیک آچکی

نالونکو میری حشر جو انا تھا لا چکی — طلابی آسمان و زمین کی ہلا چکی

آئینگی ملک دل پہ وہ شبخون یقین ہوا — ہاتھو نہین مہندی آنکھو نہین سرمہ لگا چکی

آتی ہین میری گھر مین وہ اب جب نہین تپید — کپڑی بدل چکی ہین سواری منگا چکی

کیا جانی زیر ین و دل لائین کیا بلا — سو سو مصیبتون مین تو ہمکو پھنسا چکی

کھائینگی لاکہ زخم نہ موڑین گی منہ کبھی — کیا آزماری ہو جبکی آزما چکے

ہی حوصلہ ہنوز حسینون کی عشق کا — سو بار بیوفاون سی دھوکا اوٹھا چکی

آئی نہ آی رحم اونہین اختیار کیا — ہم درد دل کا حال مفصل سنا چکی

قسمت کی خوبی دیکھیی صفدر کھلی آنکھ — ساتھی جو تھی سحر کو سدھاری وہ جا چکے

۲۶۹ نارسا طالع ہماری جب رسا ہو جائینگی — آج بیگانی جو ہین کل آشنا ہو جائینگی

ضبط کرتا ہون فقط نالون کو اپنی ایلچی — درہم و برہم ابھی ارض و سما ہو جائینگی

چلکی سحرا جوش وحشت مین گریبان پہاڑئی	ایک دن بیکار اپنی دست و پا ہو جائینگی
دل حسینونکو دیا تہا کیا ابہی معلوم تہا	آشنا ہو کر وہ یون نا آشنا ہو جائینگی
فکر مضمون دہان یار گر یون ہی رہی	ایک دن ہم راہی ملک فنا ہو جائینگی
باغبان نازان نہو تسنا بہار باغ پر	گل چمن سی دیکہنا اک دن ہوا ہو جائینگی
دلمین آیا ہی تصور ابروء دلدار کا	آج ظاہر جوہر تیغ قضا ہو جائینگی
پیچ و تاب اون گیسوؤنکا ہمکو آیا تہا پسند	یہ نہ سمجہی تہی گرفتار بلا ہو جائینگی

گر یو ہین اوس شوخ کی ہر روز نظارے رہی
حضرت صفدر بہی اک دن مبتلا ہو جائینگی

نہ ایک دن ربط جسم و جان ہی نہ پاس یہ دولت و حشم ہی

فنا فنا ہی فنا فنا ہی عدم عدم ہی عدم عدم ہی

عجب دورنگی جہان مین دیکہی کوئی مسلمان کوئی ہی کافر

حرم مین ذکر صمد صمد ہی صنمکدی مین صنم صنم ہی

بلا کی محفل مین پاس اپنی جو مجھسی ناچیز کو بٹھایا

تری توجہ ترا تلطف تری عنایت ترا کرم ہے

ملیگا دل خاک مین جو میرا غم محبت کہان رہیگا

نہین ہی مرنے کا رنج مجکو اگر الم ہے تو یہ الم ہے

یہ خواب غفلت رہیگا کب تک کہ پیری آئی گئی جوانی

ذرا ہو بیدار سونے والو سحر ہی نزدیک رات کم ہی

وہ کھینچکر تیغ آچکی ہین نہین ہی یہ وقت بیقرارے

تڑپ نہ ای دل ذرا ٹھہر جا جو رحم آیا او نہین ستم ہی

جو دل جلانی پر آگیا ہی تمیز کیسی حسین ہو کوئے

بنی جو پروانہ ہم تو یکسان چراغ بتخانہ و حرم ہی

غنی گدا ہون متاع دنیا کی کچہ حقیقت نہین سمجھتا
نہ اسکی آنی کی مجکو شادی نہ اسکی جانی کا مجکو غم ہے
رسول اکرم کی مرتبی سے جہان مین واقف ہی کون صفدر
تمام عالم سی ہے زیادہ فقط جو کم ہی خدا سی کم ہے

۲۷۱

سچ ہی کہ صنم قابل آزار ہمین تہے — سب چاہنی والون مین گنہگار ہمین تہے
لیلی تہی اگر تم تو ہمین آپ کی مجنون — تم رشک مسیحا تہی تو بیمار ہمین تہے
خلوت مین پہنچنی بہی نہ پاتا تہا کوئی اور — ہمدرد ہمین محرم اسرار ہمین تہے
آتا تہا نہ ہرگز کوئی بی اذن ہماری — سرکار کی دربار مین مختار ہمین تہے
گلگشت چمن ساتہ رقیبون کی ہمیشہ — زندان مصیبت کی سزاوار ہمین تہے
بکرای وہ یوسف تو صبا اوس سی یہ کہنا — رسوائی کی قابل سر بازار ہمین تہے
اب ہمسی سوا غیر پہ ہی چشم عنایت — آگی تو نظر کردہ سرکار ہمین تہے

وقت آئیگا کوئی تو بہت یاد کروگی
جانباز ہمین مونس و غمخوار ہمیں تھے

کیون سیر کو وہ جانب گلشن گئی صفدر
داغوں کی یہ کثرت تھی کہ گلزار ہمین تھے

۲۰۲

کچھ اعتبار نہین تن مین جان رہی نہ رہی
روان چمن مین یہ آب روان رہی نہ رہی

ہماری بعد غرض کیا جہان رہی نہ رہی
زمین رہی نہ رہی آسمان رہی نہ رہی

ابھی بہار ہی ہو مین چہالی ای بلبل
خزان مین طاقت شور و فغان رہی نہ رہی

شراب آج ہی جی بھر کی شام تک پی لین
کہ کل عنایت پیر مغان رہی نہ رہی

تمہاری یاد نجائی گی میری جی سی کبھی
تمہین خیال مرا جان جان رہی نہ رہی

وہ مست ہین کہ رہی اپنی میکشی باقی
سبوی خاک خم آسمان رہی نہ رہی

مٹا رہا ہے فلک دیکھیں کہ بعد فنا
مزار کا بھی ہمارے نشان رہی نہ رہی

حباب وار یہان زندگی ہی دم بھر کی
یہ دم رہی نہ رہے یہ مکان رہے نہ رہی

خدا کی حمد کرین نعت مصطفی صفدر
دہن مین دیکھیے گویا زبان رہی ترسے

۲۶۳

جب چودہوین کو چاند کی صورت نظر آئی — تصویر کسیکی مری دل مین اوتر آئی
دو پہول عزیزون کی جو تربت پہ چڑہای — کیا موج تجہی آج نسیم سحر آئی
اپنی دل افسردہ کو رویا مین چمن مین — پژمردہ کلی جب کوئی مجکو نظر آئی
ساقی مین وہ میخوار ہون سیخانی مین تیری — خالی جو ہوا شیشہ مری آنکہ بہر آئی
شاید کہ پری سے ہے تری تصویر خیالی — جب قصد کیا شیشہ دل مین اوتر آئی
شاخ گل تر کو جو لچکتی ہوئی دیکہا — گلشن مین مجہی یاد وہ نازک کمر آئی
قاصد نی دیا لاکی سنہ مجہی یار کا نامہ — یا نکہت گل لیکی نسیم سحر آئی
کیا جانیے کیا حال ہی یاران عدم کا — خط آیا کسیکا نہ کسیکی خبر آئی

صفدر مری رونیکی حقیقت کو نہ پوچھو

دریا ہی طبیعت جدہر آئی اودہر آئی

۲۷۴

اب دل مین ظلم سہنی کی طاقت نہین رہی
وہ تم نہین رہی وہ محبت نہین رہی

وہ دن گئی کہ لاکھون اوٹھاتی تھی جھڑکیان
اب ناز بھی اوٹھانی کی طاقت نہین رہی

دنیا وہی زمین وہی آسمان وہی
پھر کیون حضور کی وہ طبیعت نہین رہی

چندی مین تم بدل گئی یا ہم بدل گئی
کیا وجہ آپ کی جو وہ الفت نہین رہی

تمکو تو سب طرح کی لیاقت خدا نی دی
سچ ہی ہمین مین کوئی لیاقت نہین رہی

شکوہ نہین ہی آپ جواب پوچھئی نہین
وہ شکل مٹ گئی وہ شباہت نہین رہی

بولی وہ شکوہ اونسی نہ آنی کا عجب کیا
ہان سچ ہی اندنون ہمین فرصت نہین رہی

ایذا اوٹھائی ایسی شب ہجر یار مین
کچھ طول روز حشر کی دہشت نہین رہی

دل کیا کہ اونکو جان بھی صفدر نی نذر کی
شکر خدا کہ کوئی شکایت نہین رہی

مانند سحر چاک گریبان نکرینگی	۲۰۵	رسوا تجھی ای مہر درخشان نکرینگی
گل پہولین تو پہولین جو بہار آئی تو آئی		ہم ہجر مین رخ سوی گلستان نکرینگی
ای جوشش جنون شوق سی لیچل سوی صحرا		چہالی گلۂ خار مغیلان نکرینگی
اک بوسی کی طالب ہین حجت خوف ہی تمکو		ہم اور کسی بات کا ارمان نکرینگی
ہندو وہ مسلمان کو رخ و زلف دکہا کر		کس روز وہ حیران و پریشان نکرینگی
بوسی کی طلب خوب نہین کہتی ہین یہ بات		سن سن کی کہین گی وہ نہین ہان نکرینگی
صیاد وہ پایا ہی مزہ پہنس کی قفس مین		منہ خواب مین بہی سوی گلستان نکرینگی
کہتا نہین اس ڈرسی مین اوس کی نہ برہنگی		سجدہ طرف کعبہ مسلمان نکرینگی

صفدر ہی سوی ملک عدم قافلہ راہی
پچہتائینگی چلنی کا جو سامان نکرینگی

صبح او ٹہکر تو چہ جانان مین جایا چاہیی	۲۰۶	جلوۂ خورشید آنکہونکو دکہایا چاہیی

سر سے کہتا ہی نیا نقشہ جمایا چاہیی ‏ — ‏ قصہ مہندی کا ہی کوئی رنگ لایا چاہیی

صبر و طاقت کو بھی ای دل آزمانا ہی ضرور ‏ — ‏ ناز معشوقان عالم کی اوٹھایا چاہیی

آفتاب حشر مین گرمی اگر ہوگی تو ہو ‏ — ‏ ڈر نہین سر پر تری رحمت کا سایا چاہیی

دیکھکر محفل مین مجکو ہنسکی فرماتی ہین وہ ‏ — ‏ شمع کی بدلی کسیکا دل جلایا چاہیی

کاسہ گر بعد فنا بھی میکشی کا شوق ہی ‏ — ‏ خاک سی میری کوئی ساغر بنایا چاہیی

مرتی دم تو دو دوپٹہ تم کفن کی واسطی ‏ — ‏ آخری پوشاک بھی ہمکو پنہایا چاہیی

صفحۂ ہستی پہ برسون بھی رہی تو کیا ہوئی ‏ — ‏ نام اپنا آپ لکھ لکھکر مٹایا چاہیی

شہر مین بدنام ہو جاؤگی تم صفدر ابھی
کوچۂ محبوب سی بستر اوٹھایا چاہیی

۱۷۷

مصیبت مین دلکو پھنسا کر چلی ‏ — ‏ ہم آئی تھی کیا کرنی کیا کر چلی

چمن سی وہ یون مسکرا کر چلی ‏ — ‏ کہ پھولونپہ بجلی گرا کر چلی

جب آئی وہ محشر بپا کر چلی
کہ خوابیدہ فتنی جگا کر چلی

ہزارون گریبان ہوئی چاک کیا
وہ اس طرح دامن اوٹھا کر چلی

شگفتہ ہوی اونکی آنیسی گل
چمن مین وہ کار صبا کر چلی

دوا درد دل کی کہان ان سے روز
تماشای دار الشفا کر چلی

مری قبر پر وہ جو آئی کبھی
کدورت سے ٹھوکر لگا کر چلی

ہوا جز خطا کون ہمسے تو آب
جہان مین ہم آئی تو کیا کر چلی

نہ رحم آئی یا آئی صفدر راہ نہین
جو کچھ حال تھا ہم سنا کر چلے

جو ملی تمہین کہین راہ مین تو کہو یہ بات نسیم سے
کہ دماغ تازہ کرے مرا کسی گلبدن کی شمیم سے
فقط اتنی تمسی ہے التجا کہ لیا ہے تمنے جو دل مرا

تو خبر بھی اسکی ضرور ہے کہ بلا سے ناز و نعیم سے

کبھی وصل اوسکا نصیب ہو کبھی ہم ہون اور حبیب ہو

یہی آرزو یہی مدعا یہی التجا ہے کریم سے

تری برق حسن جو طور پر کبھی ہٹ کے رخ سے نقاب اوٹھی

تو یقین ہے پھر نہ نکل سکی ارنی زبان کلیم سے

مری درد کی ہو دوا عبث مری واسطی ہے دعا عبث

کہین موت کا بھی علاج ہی کوئی جا کی پوچھی حکیم سے

نظر آئی شیشی مین دخترِ رز تو قدح کشون کو یقین ہوا

کہ خدائی دھر مین بھیدی کوئی حور باغ نعیم سے

تری دیکھنی سے ہی مدعا لب جان فزا کا ہون مبتلا

نہ ہی بحث مجکو مسیح سے نہ ہی کام مجکو کلیم سے

کسی طائرون کی خبر رہی کہ پہنسایا اسنی نی دام مین
مری حرص تھی کہ چہڑا دیا مجہی ہمرہان قدیم سے

کہون کیا مین صفدر خستہ جان سے نفع ہی نہ غم زیان
نہ طلب ہی مجہکو بہشت کی نہ خطر ہی مجہکو جحیم سے

۲۷۹

مین آواز جرس ہون قافلی مین وحشت دلسے
اٹھہ نی سب ہین منزل پر مین بجاتا ہون آنے سے

بزنگ شمع جب مہمان اہل بزم ہوتا ہون
جلاتی ہین بجہاتی ہین اوٹہا دیتی ہین محفل سے

کدورت اونکو ہی مجہسی نہین ہی سامنا جنکے
ادہر آنکہین ملین اونسی ادہر دل گر گیا دل سے

دم آخر ترا بسمل نہین قاتل تڑپتا ہے
یہ رخصت ہو رہی ہی بیقراری تیری بسمل سے

تری الفت مین دو نون بت ہین دونونکو ہی حیرانی
نہ دل کہتا ہی کچہ ہمسی نہ ہم کہتی ہین کچہ دلسے

شکست ایسی تری مستون کی ہاتہونسی اوٹہاتی ہے
کہ توبہ بہاگتی ہی دور میخوارون کی محفل سے

یہ سو سو بار کیون اوٹہتا ہی صفدر ماجرا کیا ہے

نظا ہی دلربا کی طرح شاید درد بھی دل سی

۲۸۰ رنگ بدلی ہوی وہ گلشن عالم مین ہی — خون گل مین کبھی گریۂ شبنم مین ہی

سرہواتن سی جدا کب یہ خبر بھی نہوئی — ہم تماشای رخ قاتل عالم مین رہی

بیوفا تمسا جہان مین نہ وفادار کوئی — آپ ہی قتل کیا آپ ہی ماتم مین رہی

مرض عشق کا تھا آب دم تیغ علاج — ہم تلاش نفس عیسی مریم مین رہی

داغ وہ داغ ہی جو سینۂ یعقوب مین ہو — اشک وہ اشک ہی جو دیدۂ آدم مین رہی

رات دن اوٹھتی چلی جاتی ہین احباب و عزیز — ای فلک روز کہان تک کوئی ماتم مین رہی

غم عشق آی تو رہنی کو ہین دو صفدر

دل پرغم مین رہی دین پر الم مین رہی

۲۸۱ ای خوشا دل جو شب سوز تری غم مین رہی — ای خوشا چشم جو اس گریۂ ماتم مین رہی

آپ مین بیخودی عشق سی آئی کب ہم — رہی عالم مین مگر اور ہی عالم مین رہی

دل پرسوز کی قسمت کا ستارہ چمکی
بنکی جگنو جو کسی شب تری محرم مین رہی

قرب ہمجنس کا ہمجنس کو ہوتا ہی پسند
یاس کیون آگی نہ میری دل پرغم مین رہی

تمسی مطلب ہی ہمین اور کسی سی کیا کام
رہین ہم تم نہ رہی یا کوئی عالم مین رہی

نہوی جوش جنون مین کبھی اتنی تمھی تیز
دنکو ہم دھوپ مین یا رات کو شبنم مین رہی

کبھی بیہوش کبھی ہوشمین صفدر رہی دل
اسی عالم مین رہی یا اوسی عالم مین رہی

۲۰۲

زمین مین آگی چھپی جنکی ہم ستائی ہوئی
مزار پر ہین وہ اب فاتحی کو آئی ہوئی

تمام رات رہی جنسی ہم بغل وہ صبح
حیا سی بیٹھی ہین دامن مین منہ چھپائی ہوئی

طلب جو آئنہ ہوتا ہی دیکھی لیکن
حضور ہمسی بھی آنکھین ذرا ملائی ہوئی

مقابلی مین مری کیا رقیب ٹھہر گئی
ہزار بار یہ میری ہین آزمائی ہوئی

کبھی تو جھانک کی غرفی سی دیکھو کوچی کو
غریب بیٹھی ہین کچھ چادرین بچھائی ہوئی

وہ آگی ہین سر تربت تو ناز کرتا ہی — حضور خاک سی دامن ذرا اوٹھای ہوی

کسی کی سنگ جفا سی ہی چور شیشۂ دل
ہنوز چھوٹ چسال کر صفدر رہین چپ کا یہی

رکی وہ نہ ہمکو برا کہتی کہتی — ہوا تنگ منہ یہان بجا کہتی کہتی
نہ کانون کو مہلت نہ ہونٹون کو فرصت — برا سنتی سنتی بھلا کہتی کہتی
نہ راضی ہوی وہ یہانتک گذری — دعا دیتی دیتی ثنا کہتی کہتی
تہ تیغ اس صبر سی زخم کہای — قضا بھی تھکی مرحبا کہتی کہتی
سنا کر اونہین حال دل یہ ہانپا — یہ بہکی زبان ماجرا کہتی کہتی
جواب ایک بھی اونسی سیدھا نہ پایا — زبان تھک گئی مدعا کہتی کہتی

جو تہا خوف صفدر بتون کی گلی مین
گئی یا خدا یا خدا کہتی کہتی

٢٨٤ صفدر کبھی رخ جانب دنیا نکرینگی — گلزار فسونگر کا تماشا نکرینگے
مر جائین مگر شکوہ بیجا نکرینگی — آزردگی یار گوارا نکرینگے
جو درد مین لذت ہی کہان ہی وہ دوا مین — منت کشی حضرت عیسی نکرینگی
سودائی ہین پر چاک گریبان سی ہی نفرت — ہم فاش جنون کا کبھی پردا نکرینگی
قبرون پہ اگر آؤگی تم فاتحہ پڑھنی — مردی کبھی جینی کی تمنا نکرینگی
رسوائی محبوب نہین شان محبت — ایسا نکرینگی کبھی ایسا نکرینگی

مست می الفت ہین ہمین می سی غرض کیا
صفدر طلب ساغر و مینا نکرینگی

٢٨٥ آنکھون مین ادا پھرتی ہی ہر بار کسیکی — دل چھینی لیی جاتی ہی رفتار کسیکی
سوتونکو جگا دیتا ہی ٹھکراکی چلنا — مردونکو جگا دیتی ہی رفتار کسیکی
پھر باغ مین آتا ہی کوئی رشک مسیحا — مشتاق ہی پھر نرگس بیمار کسیکی

مین شور قیامت سی بھی جبتک نہ اوٹھونگا
سن لونگا نہ پازیب کی جھنکار کسیکے

کہد کوئی قاتل سی کہ لے خبر لی
اک آتش پڑی ہی پس دیوار کسیکے

وہان غیر کی گھر عیش مین ہوگا کوئی مصروف
یہان کٹتی ہی حسرت مین شب تار کسیکے

حورون مین تو آیا ہون مگر یاد ہی صفدر
وہ ناز وہ انداز وہ گفتار کسیکے

۴۸۶
ہای یہ کیا طلسم ہی دید بھی ہے حجاب سے
منہ بھی دکھا رہی ہین وہ چہری پہ ہی نقاب سے

یار ہی بخت چاہیے بزم طرب مین کیا نہین
سیخ پہ ہے کباب بھی شیشی مین ہی شراب بھی

وصل تو یار سے ہوا وجہ مگر ہے اسکے کیا
آنکھون مین اشک ہین وہی دل کو ہی اضطراب بھی

بھر جہان کی دیکھ لین سیر ذرا ھم ای فلک

وقفہ عمر اگر ملے کچہ صفت حباب بھی

اونکو صبا یہ دی پیام آپ کا انتظار ہے

باغ بھی ہے شراب بھی سبزہ بھی ہی سحاب بھی

دیکھکی پیر مدرسہ تمکو یہ محو ہو گیا ++

ہاتہ سے گر پڑا قلم طاق پہ ہے کتاب بھی

ہاے وہ کم سنی گئی آئی تمیز کچہ اونہین

اب نہین دیتے وہ کبھی بوسہ علی الحساب بھی

بند ملا درِ جنان نار جحیم چھوڑ کر ++

دوڑے ثواب کو جو ھم مفت گیا عذاب بھی

صفدر اسے ہوا ذرا وقفہ نہ باغ دھر مین

موج نسیم صبح تھا گیا گذران شباب سے

۲۹۸
دل سی اوس گل کی آرزو نگئی
مرتی مرتے کبھی یہ بو نگئی

روح تن سے جدا ہوئی لیکن
حسرت وصل دل سی تو نگئی

نیچی نظرین ہمیشہ اونکی رہین
کبھی شرم و حیا کی خو نگئی

خم کی خم پی گئے مگر دل سے
خواہش ساغر و سبو نگئی

ہم بغل مین ہوا تھا کس گل سی
عطر کی پیرہن سی بو نگئی

ہر چمن مین پھری برنگ نسیم
لالہ رویون کی جستجو نگئی

اور سب خواہشین گئین صفدر
نگئی اوسکے آرزو نگئی

۲۹۹
مرتی رہی ہم لی نہ خبر آکی کسی نے
مارا دل مجروح کو تڑپا کی کسی نے

کیا صاحب غیرت تھی تری کشتۂ الفت
احسان اوٹھای نہ مسیحا کی کسی نے

اغیار جو آ جائیں تو کچھ مجھ سے نہ کہنا
چپکی سے کہا یوں مجھے سمجھا کے کسی نے

زیبا ہے بس مرگ جو ہو طور پہ مدفن
مارا ہے مجھے دیدار سے ترسا کے کسی نے

کیا جانیے کس دام مصیبت میں پھنسایا
دل کاکل پر پیچ میں الجھا کے کسی نے

یاران عدم بھی تھے عجب عہد فراموش
رکھا نہ ہمیں یاد وہاں جا کے کسی نے

دو روز بھی صفدر کسی صحبت نہیں نبھتی
اس درجہ بگاڑا انہیں سمجھا کے کسی نے

۲۸۹

ہر دل میں ہے آرزو تمہاری
ہر لب پہ ہے گفتگو تمہاری

یوں زیر قدم نہ دل کو پیسو
بس جائے نہ آرزو تمہاری

ہر گل کو چمن میں میں نے سونگھا
پائی نہ کسی میں بو تمہاری

کرتا ہے کسی سے کوئی باتیں
سنتا ہوں میں گفتگو تمہاری

دیکھا نہیں ایک نے بھی تم کو
کیوں دھوم ہے چار سو تمہاری

ملنے سے مجھے دیتی تم جو گنے		مٹ جاتی نہ آبرو تمہاری

بوسہ جو لیا وہ ہنس کی بولی

صفدر یہ بری ہی خو تمہاری

شمع کیطرح جلین رشک سی جلنی والی	۲۹۰	اونکی محفل سے نہین ہمتو نکلنی والی
چشم ملتی ہے دم نزع مروت سی بعید		دیکھتا جا ہمین آو آنکہ بدلنی والی
تیری فرقت مین ہزار آنکہ سی آنسو نکلین		اپنی دل سے نہین ارمان نکلنی والی
قافلی والو عدم جانی مین جلدی کیا ہے		اک ذرا ٹھہرو کہ ہم بھی تو ہین چلنی والی
نظر آیا کوئی معشوق جہان لوٹ گیا		نہین دیکھی دل نادان سی پھسلنی والی
چارہ گر روکی سی کٹتی ہین کہین لخت جگر		اشک بن بن کی نکلتے ہین نکلنی والی

منزل دہر مین وقفہ ہی تو اتنا صفدر

بیٹھ رہین جیسی ٹھہر جاتی ہین چلنی والی

مری دلکو ایسی ہی الفت کسیکی	۲۹۱	کہ آنکھون مین پھرتی ہی صورت کسیکی
پڑی آنکہ کیونکر نہ شمس و قمر پر		کہ ملتی ہی انسی شباہت کسیکی
حسین ہمنی دیکھی زمانی مین لاکھون		تری سامنی کیا حقیقت کسیکی
دیا ایک بوسہ وہ کہتی ہین ہنسکر		کبھی ایسی دیکھی ہی ہمت کسیکی
ابھی ہجر مین جان دیتا تڑپ کر		کرون کیا نہین ہی اجازت کسیکی
مصیبت مین کب ساتہ دیتا ہی کوئی		نہ کام آئی صاحب سلامت کسیکی

نہین دل تمہارا جو قابو مین صفدر
مقرر ہے تمکو محبت کسیکی +

روز وصال لینی مین ارمان نئی نئی	۲۹۲	اس گھر مین آج جمع ہین مہمان نئی نئی
آئی بہار پہولون نی بدلی ہین پیرہن	۶	دامن نئی نئی ہین گریبان نئی نئی
ہی ابتدای عشق مین کیا سیر کا مزہ		وحشت نئی نئی ہی بیابان نئی نئی

مدت ہوی ہی ناز اوٹھاتی ہوی مجھے
غمزی کرو نہ مجھسے مری جان نئی نئی

شب بھر رہی جو یاد مجھی زلف یار کی
دیکھا کیا مین خواب پریشان نئی نئی

تلووں مین تازہ تازہ نکل آی آبلی
پیدا ہوی جو خار مغیلان نئی نئی

دست جنون کا پاس ہی صفدر کو اسقدر
کرتا ہے روز نذر گریبان نئی نئی

۲۹۲

جوانی مین بہار حسن صورت آہی جاتی ہے
مگر جس وقت گدراتا ہی رنگت آہی جاتی ہی

شباب آیا ترقی پر تو بوسون کی اجازت دی
خدا دولت جو دیتا ہی تو ہمت آہی جاتی ہی

غضب کی چیز ہی یہ حسن انسان لاکھ بچتا ہی
مگر دل کھنچ ہی جاتا ہی طبیعت آہی جاتی ہی

ہزار اندوہ فرقت کو مین دلمین ضبط کرتا ہون
مگر پھر کچہ نہ کچہ لب پر شکایت آہی جاتی ہی

ہراسان اسقدر ایدل نہو دوری کی آفت سی
بشر ہمت جو کرتا ہے تو طاقت آہی جاتی ہی

یہ دیکھا ہی طبیعت کی حسین کتنی ہی ہٹ دھری ہون
ہوی دو چار جب عاشق شرارت آہی جاتی ہی

جب اوسکی گرمیان صفدر نظر آتی ہین جوبن کی
بدن مین آگ لگتی ہی حرارت آہی جاتی ہی

ہ ۲۹۳
اب فصل گل ہوئی موسم ناو نوش ہی
رند ہین اور اندنون خدمت میفروش ہی

آبلی میری پاؤن کی کانٹونسی مل کی پھٹ گئین
روتی ہین پھوٹ پھوٹ کر طرفہ لہو کا جوش ہی

مد نظر جو قتل ہے دیر نہ کیجیے ذرا
روح بھی تن کو بار ہی سر بھی وبال دوش ہی

ہجر مین حشر ہی نیا حشر ہی کس حساب مین
صور بھی پھک چکا مگر دل کا وہی خروش ہی

دل جو مرا سیاہ ہی فرد گنہ سی واعظو

طعن کی کچھ جگہ نہین کعبہ سیاہ پوش ہی

منظر ہی ساقیا عالم بیخودی کی سیر

اور بھی کوئی جام دی کچھ ابھی مجھمین ہوش ہی

بھر نصیحت آئی ہین ناصح اگر تو یہ کہو + +

قصہ سنین گی اور دن آج تو درد گوش ہی

مرگ پہ میری نالہ کش کوئی نہین جہان مین

شمع بھی میری قبر پہ آئی ہی پر خموش ہی

صفدر خستہ جان کی قدر آپ کو چاہیئی ضرور

ایک ہی جان نثار ہی ایک ہی سرفروش ہی

لگایا ہی دل اوسکی زلف رسا سی	٢٩٥	اگر جان جاتی تو جاتی بلا سی	
مرا حال سنکر کہا کس ادا سی		مری یا بلا سی کوئی میری بلا سی	

تڑپ وصل مین ہجر سی بھی بڑھی ہی — مرا درد دل بڑھ گیا اس دوا سی

رسائی اگر عرش تک میری آہون کی — اوسی بت کا سائل ہون نا خدا سی

بناوٹ تری خوب مین جانتا ہون — مری جان لینگی یہ جھوٹی دلاسی

تم ہی حجاب اونکا ہنگام توبہ — نہین کہسکی منہ پہیر لینا ادا سی

غضب ہی یہ بیماری عشق صفدر — نہ صحت دوا سی نہ حاصل دعا سی

۲۹۶ برہمی زلف یار دیکھی کب تک رہی — کشمکش جان زار دیکھی کب تک رہی

کاوش مژگان یار دیکھی کب تک رہی — آبلۂ دل مین خار دیکھی کب تک رہی

قالب خاکی سی روح اپنی نکلتی نہین — گرد مین یہ شہسوار دیکھی کب تک رہی

گلشن عالم مین ہی گاہ خوشی گاہ رنج — دور خزان و بہار دیکھی کب تک رہی

تیزی دست جنون روز ترقی پہ ہی — پیرہن تار تار دیکھی کب تک رہی

غیر سی ہی یار کو ربط بہت اندنون | پہلوِ گل مین یہ خار دیکہی کب تک رہی

حسن پہ مغرور ہین اپنی وہ صفدر بہت
آئینہ اونسی دوچار دیکہی کب تک رہی

٢٩٧

داغ الفت لگا دیا کسنی | نقش ہستی مٹا دیا کسنی
گل سی شبنم بنا دیا کسنی | ہنس رہا تہا رولا دیا کسنی
ایک عالم ہی آج کیون بیہوش | رخ سی پردہ اوٹہا دیا کسنی
زلف تیری اگر نہین لیلی | مجکو مجنون بنا دیا کسنی
دربدر ہم تباہ پہرتی ہین | اپنی در سے اوٹہا دیا کسنی
دل جو چہپا لی کسطرح پہوٹ بہا | کسنے چہیڑا رولا دیا کسنی

دل دکہا اونکی آنکہ بہر آئی
حال صفدر سنا دیا کسنی

نہین پروا اسیکو زخم گہری ہین جو بسمل کی ۲۹۸ خوشامد پیشہ اولٹی چہرتی ہین ہاتہ قاتل کی

قیامت کی تہی نالون نی خدا نی خبر کی لیکن تہما تہرا کی گردون عرش اعلی بہگیا دل کی

ہوای بی ثباتی چل رہی ہی کیا گلستان مین ہزارون پہول مرجہا جاتی ہین ہر روز کہل کہل کی

ہوا بیہوش مجنون دیکہتی ہی جلوہ لیلی پڑی غفلت کی پردی اوٹہ گئی پڑہی جو محمل کی

ہوئی ہی کسکی اوٹہ جانیسی محفل مجلس ماتم کہ پروانی گلی سی شمع کی رودتی ہین مل مل کی

بہت نزدیک ہی ہمکو عاشقون سی کوچہ جانان تہکی ماندی مسافر آگئی ہین پاس منزل کی

فراق یار مین کیسی رفاقت دل نی کی صفدر
وہی ہی آشنا جو کام آئی وقت مشکل کی

بناوٹ کی ہین طور ساری تمہاری ۲۹۹ بگڑ جای گی اب ہماری تمہاری

حسینو ہوا ہمکو افشان سی روشن کہ چمکے ہوی ہین ستاری تمہاری

نہ ہی عشق ایسا نہ ہی حسن ایسا جہان مین ہین شہری ہماری تمہاری

چھپان لالہ وں مین ہین رنگ ایسی — عجب گال ہین پیاری پیاری تمہاری

تماشا ہی ہین غنچہ بوسی لبون کی — شکر رنجیان ہون ہماری تمہاری

بھلا غنچہ کیا ہمسی آنکھین ملاتی — جو اونکو نہوتی اشاری تمہاری

اداسی شب وصل بوسے بگڑکر

بنی کی نہ صفدر ہماری تمہاری

۳۰۰

محفل سی تیری اوبت نا آشنا چلی — آئی تھی درد و رنج اوٹھانی اوٹھا چلی

جس روز سوی ملک عدم قافلا چلی — چلنا ہو جسکو ساتھ ہماری چلا چلی

اوس شاخ گل کو لاسی اوڑا کر ہوای شوق — یارب چمن مین آج کچھ ایسی ہوا چلی

گل کیطرفسی پھر گئی بلبل کی آنکھ صاف — آئی جو وہ چمن مین نیا گل کھلا چلی

بسمل ہوا مین ابرو و مژگان کی عشق مین — تیغ ستم چلی کبھی تیر جفا چلی

مثل حباب آتی ہی ہستی سمٹ گئی — اس بحر بی ثبات مین کیا آئی کیا چلی

صفدر تیون کی بزم مین آنا تها همین
بیٹهی بٹهای ظلم هزارون اوٹها چلی

۳۰۱
لایا مکان سی طرف لامکان مجهی
پهنچا دیا هی دل نی کهان سی کهان مجهی

رهبر هی تو تو ایسی جگه لیچل ای جنون
ڈهونڈی زمین تلاش کری آسمان مجهی

مجمع هی سیری گرد مین کچه بولتا نهین
کهنی کو شل شمع ملی هی زبان مجهی

عیش جهان سی کام نه رنج جهان سی کام
هی مثل سرو ایک بهار و خزان مجهی

مسجد سی چپ کی آی تهی کل میکده مین شیخ
بهیجی بهت جو دیکه لیا ناگهان مجهی

مطلب نهین کچه اور بس اتنی هی التجا
مین جان جاؤ کهین وه کهین خسته جان مجهی

صفدر جب اونسی کهتا هون آتی نهین کبهی
نه پهیر کر وه کهتی هین فرصت کهان مجهی

۳۰۲
مری نعش جان کو یه تازگی هوئی بوی گیسوی یار سی

کہ نہ سونگھون نکہت مشک بہی جو نسیم ای تتاری

جو شگفتہ گل ہین بہار سی وہی سو کہ جا تنگی خاری

نہین ایک بلبل زار سی یہ خبر سنی ہی ہزار سی

گل کاغذی ہون مین ای صبا کہ ہمیشہ رنگ ہی ایک سا

نہ کبہی خزان سی فسردہ ہون نہ شگفتہ ہون مین بہار سی

نہ کسیکو مجہسی ہی ہمدمی نہ کسی سی مجہکو ہی آگہی

مین جدا ہون شہر و دیار سی مین الگ ہون اہل جوار سی

شب وصل لطف نہ سمان بندہا نہ ادہر دبا نہ ادہر چہپا

جہی دیکہتی تہی وہ ناز سی او نہین دیکہتا تہا مین پیار سی

جو ہزار نازون سی تہی پلی پس مرگ خاک مین مل گئی

نہ جنہی زینت و زیب کی نہ غرض ہی نقش و نگار سی

کہا اوسنی روکی کہ ہو نہو یہ وہی ہی صفدر مبتلا
پس مرگ بھی چلی آتی ہی جو صدای نالہ مزار سی

۳۰۳
چارہ گر ہم بھی اوسی کی نازبردارون مین تھی — حضرت عیسی بھی جس ظالم کی بیمارون مین تھی
جبتلک تھا عشق کیسی شہری بازارون مین تھی — ہم تو کیا یوسف بھی ایک اوسکی خریدارون مین تھی
حشر مین اون گیسوونکو دیکھکر کہدینگی صاف — یہ جو ہین دوجال ہم انکی گرفتارون مین تھی
آزمانی تھی کبھی غیرون پہ بھی تیغ ستم — کیا ہمین ای قاتل عالم گنہگارون مین تھی
وای حسرت میری میت پر کوئی آتا نہین — پوچھتی ہین سب یہ مدفن کن دیندارون مین تھی
دیکھ تو گور غریبان کو پڑی ہی جن پہ خاک — جامہ زیبون مین تھی آئینہ رخسارون مین تھی

جھوٹی وعدی جھوٹی قسمونکا یقین کرتی تھی کب
وہ جو تھا مکار صفدر ہم بھی عیارون مین تھی

۳۰۴
ہلچل ہی کیون جہان مین کیسا یہ زلزلا ہی — کیا بیقرار کوئی پہلو بدل رہا ہی

دامان کوہ و صحرا ہوتے ہین پرزی پرزی
دست جنون کا اپنی ادنی یہ مشغلا ہے

کچھ دلکی قدر سمجھو کلفت کو تم نہ دیکھو
تیغ اصیل ہی یہ پرزنگ اگیا ہے

قاتل کا ہی ارادہ تلوار مین لگاؤن
ہان دوڑ کر لپٹ جا دل مجھسی کہہ رہا ہے

کہتا ہی کوئی مجھسا آفاق مین نہین ہی
جب صبح کو وہ اوٹھکر آئینہ دیکھتا ہے

بتخانہ دیکھ آئی کعبی تلک بھی پہنچے
پایا نہ اوسکا کوچہ آگی خدا خدا ہے

کوچی کا اوسکی صفدر ملتا نہین ٹھکانا
مین دلسی پوچھتا ہون دل مجھسی پوچھتا ہے

۲۰۵

سنی نہ تمنی الگ ہو کی گفتگو دل کی
تمام عمر نہ بر آئی آرزو دل کی

تمہین نی لطف و کرم سی اسی کیا گستاخ
تمہین یہ کہتی ہو مجھسی بری ہی خو دل کی

شب وصال گلی ملکی وہ یہ کہتی ہین
کہو کہ خوش ہوی اب نکلی آرزو دل کی

بجا ہی سیر چمن کو جو روز جاتا ہون
کہ کچھ تو آتی ہی غنچون سی مجھکو بو دل کی

تڑپ رہا ہون مجھی کوی یار مین بےچین
ہمیشہ مجھسی یہ رہتی ہی گفتگو دل کی

نہ نکلی گوشی سی جس طرح کوئی گوشہ نشین
اوسی طرح سی رہی دل مین آرزو دل کی

فغان و نالۂ آصف رسی خلق نالان ہی
بپا ہی حشر دو ہائی ہی چار سو دل کی

٣٠٦

جاتا ہی جلد دہر سی سوی فنا مجھی
روکی گی چار دن نہ یہ مہمان سرا مجھی

جلاد ایسی شوق سی کٹواون مین گلا
تو کیا زبان تیغ سی کہی مرحبا مجھی

دم بھر تری فراق مین جیتا نہ ای صنم
مرنی پر اختیار جو دیتا خدا مجھی

ٹکڑی ہو جگر جو سنی آہ عندلیب
اللہ نی دیا دل درد آشنا مجھی

مستی مین گرم حرم کو مین آیا تو غم نہین
ہشیار میکدی مین نہ لای خدا مجھی

نفرت ہوئی شراب سی یہ ہجر یار مین
تھا رند لوگ کہنی لگی پارسا مجھی

آصف بقریب قافلہ مین بھی پہنچ گیا

کچھ کچھ سنائی دیتی ہے بانگ درا ابھی

پھری سر بکف برسون قاتل کی پیچھی ۲۰۷ گئی جان سی ہم تو اس دل کی پیچھی
قضا تیغ دونون اوسی کی طرف ہین یہ قاتل کی آگی وہ بسمل کی پیچھی
نمازون کی قصی ہین روزون کی جھگڑی غضب کی بکھیڑی ہین جاہل کی پیچھی
بچی ہم جو ابروسے گیسو یہ بولے کہ ہین اور قاتل بھی قاتل کی پیچھی
خیال خزان خوف صیاد و گلچین ہزار آفتین ہین عنادل کی پیچھی
کیا کفر منظور اسلام چھوڑا نہ کیا کیا کیا مینی اس دل کی پیچھی

نہ سمجھا ہے ناصح نہ سمجھیگا صفدر
پڑی کون اس مرد جاہل کی پیچھی

دل اپنا ہر پری پیکر پہ بیتابانہ آتا ہے ۲۰۸ جدھر آتا ہے آندھی کیطرح دیوانہ آتا ہے
ترا عاشق تری محفل مین بیتابانہ آتا ہے کہ جیسی شمع کی جانب کوئی پروانہ آتا ہے

ہزاروں حسرتیں ہمراہ اپنی لا کے ہونٹوں میں
تری ہنگامی سی تیرے اک دیوانہ آتا ہے

مقرر ہے کوئی محبوب اس ہستی کی پردے میں
عدم سی جا ادھر آتا ہے بیتابانہ آتا ہے

گلہ کرتی ہے ہر دم بلبلوں سی سخت جانی کا
زبان تیغ قاتل کو بھی افسانہ آتا ہے

سر بازار جب جاتا ہوں میں یہ دھوم پڑتی ہے
پری رو تماشے کو چلو دیوانہ آتا ہے

ہماری درد دل نی کچھ اثر پیدا کیا صفدر
برنگ اشک وہ بھی آج بیتابانہ آتا ہے

۲۰۹

یہ اب دریافت ہوتا ہے مجھی دل کی گواہی سی
زمانہ وصل کا نزدیک ہے فضل الٰہی سی

سوے بتخانہ ہم جاتی تھی کعبی کو چلے آئی
کہاں کا قصد تھا پہنچی کہاں گمرہی سی

میسر حسن میں ہم ہو گدا زادہ کہ شہزادہ
فقیری سی نہ مطلب ہے نہ مقصد بادشاہی سی

[illegible]
شنیع واقف ہے صاف دکباب مرغ ماہی سی

[illegible]
کہ جاگ اٹھی وہ آواز خروس صبحگاہی سی

جلو مین فوج طفلان داغ سودا سرافسری مری دیوانگی کچھ کم نہین ہی بادشاہی سی

ترا داغ الم دل مین چھپا ہی کس طرح صفدر

خبر مشہور ہی یہ ماہ تک عالم مین ماہی سی

۳۱۰

ہزارون صدمی سہا کرینگی کبھی نہ آہ و بکا کرینگی

وہ لاکھ ہمپہ جفا کرینگی ہم اوسکی بدلی وفا کرینگی

ابھی ہی عہد شباب باقی نہین ہین ہم ایسی شیخ فانی

رہینگی صحبت مین گلرخونکی شراب گلگون پیا کرینگی

چمن مین بلبل چہک رہی ہین شگوفتہ گل مہک رہی ہین

سرور مین ہم بہک رہی ہین نہ ہاتہ خم سی جدا کرینگی

ہمیشہ عشق و جنون کی چرچی رہینگی ایدل اسی طرح سی

سرای فانی مین ہم نہونگی یہی تماشی ہوا کرینگی

جو جمع ہوتی ہین اہل مذہب تو مجھکو حسرت سی کہتی ہین سب	
	جو یہ نہوگا تو رند مشرب اسیکا چرچا کیا کرینگی
بہت سی کی ہمنی سیر عالم بس اب ارادہ یہ ہی مصمم	
	گلی مین اوس بت کی بیٹھکر ہم ہمیشہ یاد خدا کرینگی
اوسی ہی کیا خوف روز محشر کہ جسکی صفدر علی ہون یاور	
	یہان بھی حامی رہی ہین اکثر وہان بھی جنت عطا کرینگی

٢١١

نازسی جس راہ وہ دلبر چلی	آگی آگی فتنۂ محشر چلی
عمر بھر جلتی رہی ہم مثل شمع	نام اس محفل مین روشن کر چلی
لطف میخواری ہی ساقی باغ مین	جب ہوا ٹھنڈی چلی ساغر چلی
آگی بیٹھی بزم کو جنت کیا	جب اوٹھی اک حشر برپا کر چلی
وقت آخر تو اوٹھا لون مزہ	رک کی ای قاتل ذرا خنجر چلی

ہمکو ہستی و عدم کی کیا خبر — چار دن غربت مین رہکر گھر چلی

یاد رکھ ہستی مین صفدر قول درد
جبتلک بس چل سکی ساغر چلی

۳۱۲
تمہین ای بتو کوئی کیا جانتا ہی — بڑی سخت دل ہو خدا جانتا ہی
مین عاشق مین شیدا مین وحشی مین مجنون — وہ جو جانتا ہی بجا جانتا ہی
مزہ ہی محبت کا کچھ جسکے دل کو — وہ تیرے جفا کو وفا جانتا ہی
مجھی کیا غرض کوئی جانی نجانی — مرے دل کا وہ مدعا جانتا ہی
مین کشتہ ہون اوس قاتل حیلہ گر کا — لہو کو جو رنگ حنا جانتا ہی
تمنا نہین وصل کی اوسکی دل کو — جو فرقت کا تیری مزا جانتا ہی

وہ صفدر جو مدت سی شیدا ہی تیرا
خدا جانی تو اوسکو کیا جانتا ہی

۲۱۳

بیوفا و بدگمان خط مین مرا القاب ہی ‏— خط سی ور گذرا مین اس القاب کو آداب ہی

مین وہ بسمل ہون تڑپ کر سبکو مضطر کر دیا ‏— تیغ اودہر بیتاب ہی قاتل ادہر بیتاب ہی

انکہ سی جو اشک ٹپکا پہر وہ ہاتہ آتا نہین ‏— اس صدف مین جو گہر ہی گوہر نایاب ہی

عمر گذری طالع خفتہ کو چونکاتی ہوئی ‏— انکہ کہلتی ہی نہین یارب یہ کیسا خواب ہی

کیون لگائی ہی کہن کی قید میت کی سات ‏— کیا عدم بہی مثل ہستی عالم اسباب ہی

ہوشیار ای دل کہ دنیا ہی طلسم بی ثبات ‏— آج جو کچھ دیکہتا ہی کل یہ سب کچہ خواب ہی

شعر گوئی کی ہمین فرصت کہان صفدر مگر
دو گہڑی یہ مشغلہ بہی خاطر احباب ہی

۲۱۴

عجب چال چلتی ہو عادت نئی ہی ‏— یہ محشر نیا ہی قیامت نئی ہی

تکلف بہی اک روز جاتا رہے گا ‏— ابہی اون سی صاحب سلامت نئی ہی

مری گہر پہ جا جا کی اوٹہی پہ آنا ‏— پہر اولٹا تکدر کدورت نئی ہی

صنم سے سوے بتکدہ آگئی دیکھا
وہان ہی یہان کچھ تو صورت نئی ہی

کبھی یاد گیسو کبھی یاد قامت
وہ تازہ بلا یہ قیامت نئی ہی

قدیمی ہون مین قیدی دام گیسو
نہ سودا نیا ہی نہ وحشت نئی ہی

زمانی مین جیتی ہین سب دل لگا کر
تمہاری سے صفدر محبت نئی ہی

۲۱۵

پہولا نہ اگر گل تن افگار سے کوئی
پہل پائیگا پہر کیا تری تلوار سے کوئی

اچہی نہین یہ چال سر گور غریبان
برپا نہو فتنہ تری رفتار سے کوئی

بجلی ہوکر سیماب ہو صرصر ہو کہ طوفان
کیا بڑہ کی چلیگا تری تلوار سے کوئی

قاصد کا پتا ہی نہ کبوتر کا نشان ہے
پہرتا ہی نہین کوچہ دلدار سے کوئی

دل مجہسی جہگرتا ہی حسینون کیطرف سے
کیا بات کری ایسے طرفدار سے کوئی

یہ چلتی بہی ہی رکتی بہی تہمتی بہی ہی ہردم
اٹکہیلیان سیکہی تری تلوار سے کوئی

جو چاہی صفدر سے علی امداد کرینگی
محروم نہین حیدر کرار سی کوئی

۲۱۶
نہ شمعون مین جلوہ نہ پہولون مین بو ہی ۔ چمن مین بہی تو انجمن مین بہی تو ہی
دکہا دبہی منہ تا کجا لن ترانی ۔ مین موسی نہین ہون یہ کیا گفتگو ہی
دیا ساتہ ای درد حسرت مین تونی ۔ بری وقت کا آشنا ایک تو ہی
یہ خون تمنا ہوا میری دل مین ۔ کہ ترک تمنا کی اب آرزو ہی
مرا دل تو یکتا تجہی جانتا ہی ۔ مگر اسمین آئینی کو گفتگو ہی
نکر دل کو پامال اسطرح ظالم ۔ کہ مدت سی اسمین ترے آرزو ہی

عیان رنگ وحدت ہی عالم مین صفدر
وہی ہی وہی ہے نہ مین ہون نہ تو ہی

۲۱۷
کرم بہی جو اوس بت نی جفا کی ۔ پہر اس پر ہم بری قدرت خدا کی

شب فرقت مین دل نی ساتھ چھوڑا
کہان اس بےمروت نی دغا کی

مری غم مین نہ ملی دست افسوس
کہ شوخی کم نہو رنگ خنا کی

نمک قاتل نی چھڑکا زخم دل پر
ہماری درد کی اچھی دوا کی

بہت احسان کیا احسان کی بدلی
مزاج اوسنی اگر پوچھا دعا کی

غبار دل جو باقی تہا پس مرگ
ہماری خاک سی آندہی اوٹھا کی

شبیہ اوسکی مین کیا کہچواؤن صفدر
وہ خود تصویر سے ناز و ادا کی

ترے آنکہ اے بت نازنین مے بیخودی سی بہری رہی
کوئی ہوشیار نہ چھوڑتے اسی تاک مین یہ پری رہی

نہ وہ اپنا جوش شباب ہی نہ وہ اونکی عشوہ گری رہی
مگر آگ حسرت وصل کی جو بھری تھی دل مین بھری رہی

سر بزم نرگس یار سی سب کهے انکه اپنی جو مل سے گئے

تو نه آیا هوش مین دیر تک مجهی ایسی بیخبری رهی

تری بزم حسن مین شمع پر جو نگاه کی تو سحر تلک

عجب آنکه تهی که جلا تو کی مگر آنسوونسی بهری رهی

رهی جبتلک که جهان مین هم نه کسی سی همنی رجوع کی

تری سنگ در په جبین دهری تو وه ساری عمر دهری رهی

نه سمجه تو سند دل اسی صنم پس مرگ اوج ملا مجهی

مری خاک تهی مری خاک تهی تری مانگ مین جو بهری رهی

نه هماری اب هین وه ولولی نه هین صفدر اونکی وه شوخیان

نه وه اپنا جوش جنون رها نه وه اونکی جلوه گری رهی

اوس بیت سی نه لین وه ان کی شمس و قمر ایسی	٣١٩	پیدا کرین پهلی دهن ایسا کمر ایسی

حسرت ہی کہ کہیں زخمی شمشیر نگہ ہون | حاصل ہوی ہی لذت زخم جگر ایسی

آئینی مین وہ پوچہتی ہین عکس سی اپنی | تم ای کہان سی ہن ایسا کمر ایسی

لیلی ہوئی یہ محو کہ ناقہ نہ بڑہایا | مجنون نی کہانی کہی دو دوپہر ایسی

قاصد کو نہ کہنا تہا کہ خط اوسنی کیا چاک | دل ٹکڑی ہوا اوسنی سنائی خبر ایسی

بسمل کی طرح شب کو مین تڑپا سر بستر | فرقت مین ہوی شدت درد جگر ایسی

کیا زلف و رخ یار کی تعریف ہو صفدر
شام ایسی نہ ہمنے کبہی دیکہی سحر ایسی

۳۲۰
مسیحا ہمین تیغ قاتل ہوئی | یہان زندگی مرکی حاصل ہوئی

دیا بہی اوسنی بوسہ دہن کا دیا | مراد آج منہ مانگی حاصل ہوئی

ہوا تیرا بیمار یہ ناتوان | کہ کروٹ بدلنی بہی مشکل ہوئی

ترا عکس رخ آئینی مین پڑا | پری یا پری سی مقابل ہوئی

وہ لاغر ہون مانند نقش قدم
جہان گر پڑا مجھکو منزل ہوئی

تصور فی تیری جگہ دلین کی
پری اپنی شیشی مین داخل ہوئی

مری عمر غفلت مین صفدر کٹی
مین سوتا رہا سطے یہ منزل ہوئی

۳۲۱

نازنینون کو بھی تیرا عشق روی پاک ہی
دیکھی جس گل کو گلشن مین گریبان چاک ہی

دیکھ لیتا ہون مین گھر بیٹھی تماشای جہان
عرش پروازی مین کیا طائر ادراک ہی

قتل کرنیکو ہماری اور سامان کیا ضرور
اک ذراسی جنبش ابرو مین قصہ پاک ہی

تیری غمزی سی کسیکی جان بچنی کی نہین
ایک ہی خونریز ہی یہ ایک ہی سفاک ہی

تن جو خاک و خون مین ہی کچھ غم نہین ہی اشہسوار
سر تو مجھ بسمل کا کٹ کر بستۂ فتراک ہی

ہستی دنیای فانی بھی ہی کتنی بی ثبات
جو ہوا ہی خاک سی پیدا وہ آخر خاک ہی

خوب دیکھا ہمنی دنیا کو کہ ہی جای فنا
روز ہنگامہ سا ہنگامہ تا افلاک ہی

عرصۂ ہستی کو طی کرتا ہی یہ کیسا شتاب	توسن عمر رواں چالاک سا چالاک ہی

ذکر پر پیری وہ ہنسکر کہتی ہیں با تحقیر
صفدر رنگین بیان بھی ایک ہی بیباک ہی

٣٢٢

ای بت فدا ہیں تجھ پہ دیندار کیسی کیسی	کافر ہوی پہنکر زنار کیسی کیسی
گر چند گام یوں ہی تم ناز سی چلوگی	برپا کری گی فتنی رفتار کیسی کیسی
غیروں سی اب ہی الفت ہمکو بھلا دیا ہی	کچھ یاد ہی کبھی تھی اقرار کیسی کیسی
تربت پہ فانی کو برسوں کوئی نہ آیا	مونس تھی کیسی کیسی غمخوار کیسی کیسی
دنیا سی ہی نرالا الفت کا کارخانہ	مجبور ہو گئی ہیں مختار کیسی کیسی
کیا گلشن جہاں کا گردوں نی رنگ بدلا	کملا گئی ہیں گل سے رخسار کیسی کیسی

اب لطف زندگانی دنیا میں کیا ہی صفدر
اُٹھی جہان سی اپنی غمخوار کیسی کیسی

بخاسی سنہ نہ پیرن گی ستانی جسکا جی چاہی	٣٢٣	وفاداری مین ہمسکو آزمانی جسکا جی چاہی
مین دلکو ہاتھ مین لیکر حسینون سی یہ کہتا ہون		یہ طوطی بولتا لایا ہون پالی جسکا جی چاہی
مری قابو مین آکر کس قدر بسمل وہ یہ کہتی ہین		ہنسالی جسکا جی چاہی رولالی جسکا جی چاہی
حسینون کی برابر رکھدیا ہی نقد دل ہمنی		نہین کچھ کام اب ہمکو اٹھالی جسکا جی چاہی
گداز عشق سی پایا ہی دل نی شمع کا رتبہ		بلا کر اسکو محفل مین جلالی جسکا جی چاہی
زکوٰۃ حسن کا بوسہ خدا کی راہ مین دیکر		ہمیشہ ہم غریبون کی دعالی جسکا جی چاہی

کبھی مانند گوہر آبرو صفدر نجاہی گی
بظاہر خاک مین مجکو ملالی جسکا جی چاہی

کسی گل کو نہین نسبت تمہاری روی گلگون سی	٣٢٤	کہان ہمسر کوئی سرو گلستان قد موزون سی
مقرر مرکی وصل عاشق ومعشوق ہوتا ہی		اٹھا لیلی کی آواز آرہی ہی گور مجنون سی
بہار عیش سی کل باغ باغ اپنا نہ کیونکر ہو		دماغ جان معطر ہی شمیم روی گلگون سی

ابھی دن تھا ابھی عالم شب تاریک کا دیکھا
اندھیرا چھا گیا آنکھون مین یاد زلف شبگون سی

قیامت کو توآنی دی کرگیا بحث اتنی قاتل
ہماری خون کا محضر تری دامان پر جونسی

نشان نام آورونکا مٹایا دور گردون نی
سنی آواز کوکو قمری قصر فریدون کی

زہی رفعت بلندی طبیعت اسکو کہتی ہین
بڑھایا اسمین کا مرتبہ صفدر نی گردون سی

۳۲۵

کس شمع رو سی لو سے برابر لگی ہوئی
اک آگ سی ہی سینی کی اندر لگی ہوئی

دنیا مین ظلم کر کی وہ ہوتی تو مطمئن
لیکن ہی قید پرسش محشر لگی ہوئی

کوچی مین تیری لاش ہی یہ کس غریب کی
قاتل جو بیٹھی ہی تری در پر لگی ہوئی

مین جان ابھی نثار کرون تیغ یار پر
رہ جای یہ گلی سے جو دم بھر لگی ہوئی

مین کون ہون کہان ہون یہ مطلق خبر نہین
اک ٹکٹکی ہی جانب دلبر لگی ہوئی

اپنی مریض ہجر کی تمکو ہی کچھ خبر
ہچکی سے ہے چار دن سی برابر لگی ہوئی

دشوار ہجر یار مین تھی اپنی زندگی

لیکن امید وصل ہی صفدر لگی ہوئی

۳۲۶
کہین وہ ذرون سے آشکارا کہین ستارون سی وہ عیان ہے

وہی تو ہے ایک نور مطلق کہ جسکا جلوہ کہان کہان ہے

اوسی کی چہرہ کی نور سی ہین سہا و خورشید و ماہ روشن

اوسی کی ابرو کا ہے یہ پرتو جو اوج گردون پہ کہکشان ہے

شمیم نسرین مین رنگ لالے مین تاب سنبل مین آب گل مین

اوسی کی نیرنگ حسن سب ہین عجب تماشا یہ بوستان ہے

عجیب نرگس عجیب سوسن عجیب سبزہ عجیب لالہ

چمن جو ایسا کہلا ہوا ہے چمن کا کوئی تو باغبان ہے

غرور ناحق سے ہے باغبان کا کسو کو دی سیر کی اجازت

گلون مین رنگ ثبات کب ہی بہار ہی آج کل خزان ہی

سرای فانی مین ہم مسافر جو آج آتی ہین جائینگی کل

جو دیکھو بس ایک شب کا تفرقہ اس آنی جانیکی درمیان ہے

سوے عدم سب ہین جانیوالی قرار صفدر نہین کسیکو

یہ وہ مکان ہی کہ اس مکان مین جو میزبان ہی وہ میہمان ہے

٢٢٧

خط نکلنی پر نہ عاشق کوئی جانان مین رہے
فصل گل تھی جبتلک بلبل گلستان مین رہے

اوس لب جانبخش کا بوسہ نپایا ایک شب
مثل اسکندر تلاش آبحیوان مین رہے

یا خدا قسمت رسا ہو اس دل صد چاک کی
شانہ بنکر یار کی زلف پریشان مین رہے

ایک عالم کشتۂ تیغ ادای یار تھا
روز ہنگامی نئی شہر خموشان مین رہے

تمنی آنکھین بند کرلین گر حیائی وصل مین
کند وہ شوخی حیا کی اب چشم غزلان مین رہے

عمر بھر اوس سی کبھی فرقت کبھی وصلت ہوئی
ہم کبھی دوزخ سے کبھی گلزار رضوان مین رہے

حال مذہب آپکا صفدر نہ کچھ ظاہر ہوا
ایک مدت صحبت گبر و مسلمان مین رہے

اوقات عیش و غم مین یون ہی بسر کرینگی	۳۲۸	کاٹین گی رات رو کر ہنسکر سحر کرینگی
آنکھون کی گردشین وہ سبکو دکہا رہی ہین		روشن ہوا ادہر کی دنیا اودہر کرینگی
آنکھونکا نور آنسو کہو مینگی رفتہ رفتہ		یہ طفل ناخلف ہین برباد گہر کرینگی
دنیا کی چار حد مین قبلہ نما کی صورت		ہوگا جدہر وہ ابرو ہم رخ ادہر کرینگی
کیونکر چھپائین عصیان ہمراہ دو ملک ہین		جاسوس ہین یہ اوسکی اوسکو خبر کرینگی
مہمان سرا ہی دنیا ہم لوگ ہین مسافر		دو چار روز رہکر آخر سفر کرینگی

اک عمر ہمنی صفدر کعبی مین کی عبادت
اب بتکدی مین جاکر چندی بسر کرینگی

نہین آگاہ آنکھین وہ کہان ہی	۳۲۹	نظر مین ہی ظفر سی پر نہان ہی

تمنائی خنجر قاتل ہو کیونکر — دہان زخم بسمل بی زبان ہے
موحد کو ہے یکسان دیر و مسجد — صدا ناقوس کی بانگ اذان ہے
نزاکت مین وہ ایسی ہین یگانہ — کہ اونپہ ناز کی اپنی گران ہے
چمن مین طائر رنگ چمن ہین — کہ ہر غنچہ ہمارا آشیان ہے
یہ رنگ بی ثباتی ہی جہان مین — کہ ہے گلزار پامال خزان ہے

گرون سجدی نہ کیونکر جہک کی صفدر
مرا کعبہ وہ سنگ آستان ہے

۳۳۰

محل عبرت ای غافل تماشاگاہ ہستی ہی — دہن سو ٹکڑی ہوتا ہی کلی جس وقت ہنستی ہی
مین وہ میخوار تہا ساقی کہ اب تک میری تربت پہ — گھٹا مستانہ آتی ہی مے گلگون برستی ہی
نہین بعد فنا بہی حسرت دیدار سی راحت — لحد مین لاش میری روح جنت مین ترستی ہی
چہکا دی مے سی ای ساقی پلا دی خم کی خم مجکو — کہ عالم نوجوانی کا ہی وقت جوش مستی ہی

عدم کو چل تو آنکھیں بند کرکی کچھ نہین کہنا کا
بہت ہموار رستہ ہی بلندی ہی نہ پستی ہی

متاع حسن کی قیمت ہے دل لون یا نہ لون یار
خرد کہتی ہی مہنگی عشق کہتا ہی کہ سستی ہی

تصور سی بچایا ہر دل صفدر نکر ویران
اری او بیوفا ظالم یہ ارمانونکی بستی ہی

٢٢١

کب کبھی ہمنی نظارے گلشن ایجاد کی
پر نہ نکلی تھی کہ آئی دام مین صیاد کی

کیا بیان ہون ہمسی نہ افلاک کی بیداد کی
ہین یہ نو سفاک شاگرد اوس ستم ایجاد کی

کوہ پر فرہاد بیابان دشت مین مجنون جرس
کارخانی ہین یہ عشق خانمان برباد کی

آمد آمد اونکی ہی پر آج تک آتی نہین
غلغلی مدت سی سنتی ہین مبارکباد کی

روح کو وقت شہادت کیا مزہ حاصل ہوا
گرد پھرتی ہی جو تیغ و بازوی جلاد کی

ہمنی عبرت سی کہا ایوان کسری دیکھکر
رہنی والی کیا ہوی اس خانہ برباد کی

قدر جانان کی نہ الفت جائیگی مرنی کی بعد

قبر صفدر بہی بنی گی سایے مین شمشاد کی

نہین پروا کشیدہ ہی اگر شمشیر گردن سے	۲۲۲	مری قاتل نی مجکو مار ڈالا ترچہی چتون سے
نہ بتخانی کا ہون رہنی والا ہی نہ کعبی کا		شناسائی ہی جیسی شیخ سی ویسی برہمن سے
مری قاصد نی جب مجکو دیا خط یار کا لاکر		مین سمجہا بوی گل باد صبا لائی ہی گلشن سے
چمن مین اوس مسی مالین لب کی مین ثنا کرتا		دہن ملتا جو غنچی سی زبان ملتی جو سوسن سے
کسی سی کب کدورت رکہتی ہین جو صاف باطن ہین		نگاہ چشم آئینہ ہی یکسان دوست دشمن سے
اسیران قفس کو چین ای صیاد کیا آئی		صدائین ہمصفیرون کی چلی آتی ہین گلشن سے

خدا جانی جہان سی حسرتین کیا لیگیا صفدر

صدای نالہ و زاری چلی آتی ہی مدفن سے

داغ ہاتہ آئی عشق خوبان سے	۲۲۳	پہول چن لائی ہم گلستان سے
خاک ہونی پہ بہی بسان غبار		جا لپٹتا ہون اوسکی دامان سے

تیری دل جدا نہین ہوتا
کتنی الفت ہی تیری پیکان سے

زلف جانان کی دیکھنی والی
کیا ڈرین طول شام ہجران سے

باغبان مجھسی تو خفا ہی عبث
لگ گیا کب اتری گلستان سے

لب جانان کو دیکھتی ہی خضر
ہاتھ دھو بیٹھی آب حیوان سے

ہای صفدر کی ناتوانی ہای
کچہ نہ بس چل سکا گریبان سے

۲۴۳ زندگی دوروزہ کب قابل اعتبار ہے
پیرہن اپنی عمر کا جامۂ مستعار ہے

سیر چمن کو جائین کیا اور فراق یار ہے
شاخ نہال گل ہمین خنجر آبدار ہے

دل کو تو مجھسی لیلیا پر رہو دیکھتی ذرا

تم اسی جانتی ہو کیا فتنہ روزگار ہے

کوئی تجھ سا نہین باغ مین دشت مین کوہسار مین

تجھکو کہین قرار بھی اے دل بیقرار ہے

بدمزگی یہ تا کجا پی لو شراب پھر ذرا

انکھین ہین پھر چڑھی ہوئی نشی کا پھر اوتار ہے

لالہ رخون کا کشتہ ہون حاجت روشنی نہین

گل جو اوگا ہے خاک پر شمع سر مزار ہے

صفدر خستہ حال کا ظاہر و باطن ایک ہی

سینہ بھی چاک چاک ہی جیب بھی تار تار ہے

کبھی ہاتھون مین منہدی ہی کبھی زلفون مین شانا ہے	۳۳۵	یہ سب اونکی بہانی ہین نہ آنا ہی نہ جانا ہے
خدا کیواسطی اے ضعف اتنا تو نہ گرانا		ابھی تو ناز اوسکی مدتون مجھکو اوٹھانا ہے

وہ رخ پر ملکی غازہ دیکھتی ہین آج آئینہ
ہوا روشن کہ اونکو آگ پانی مین لگاتا ہے

عجب یہ ربط حسن و عشق صحرا مین نظر آیا
غبار قیس لیلی کی لحد پر شامیانا ہے

عزیز احباب یہ سب گور تک جا کر پھر آئینگی
مری تابوت کی ہمراہ کیون سارا زمانا ہے

وفور سیل تجلی مار رہزن دزد غارتگر
یہ ساری آفتین ہین جسطرف قاصد روانا ہے

سنا حال دل اصغر تو وہ بولی جلیبیون سے
کہ دیوانہ سا ہی کیا اسکی باتونکا ٹھکانا ہے

۲۳۶

آمد ہماری گھر مین کسی بے لقا کی ہی
یہ شان کردگار یہ قدرت خدا کی ہی

ہر شعر مین ثنا کسی زلف رسا کی ہی
کیونکر نہو کہ اپنی طبیعت بلا کی ہی

جو دیکھتا ہی تیری تجلی کو اے صنم
بیساختہ یہ کہتا ہی قدرت خدا کی ہی

دونون طرف ہی شکر شکایت کا کچھ مقام
عادت جبھی وفا کی انہین خو جفا کی ہی

شاید کہ قافلی مین وہ یوسف نہین تھا
آواز دلخراش نہایت درا کی ہی

نادان ہی جو تمیز کری خوب و زشت مین ۔ اچھی بری مین ایک یہ خلقت خدا کی ہی

انجام کیا ہو دیکھیی صفدر رفتہ آتی تن
تکلیف ابتدا مین ہمین انتہا کی ہی

۲۳۰

دل خانقہ مین صحبت زاہد سی تنگ ہی ۔ پیر مغان سی جا کی ملین یہ ترنگ ہی
کسکی خیال رخ مین یہ کھایا ہی دل پہ داغ ۔ خوشبو ہی اسمین پھول کی لالی کا رنگ ہی
کوچی مین تم اگر نہین دیتی جگہ نہ دو ۔ ملک خدا ہی تنگ نہ یہان پاؤن لنگ ہی
دل دیکی مین حسینون سی کرتا نہین طلب ۔ اس درجہ مانگنی سی مجھی عار و ننگ ہی
گل نی برنگ غنچہ سمیٹا ہی پیرہن ۔ اس درجہ میری پنجۂ وحشت سی تنگ ہی
نازک دلون کو سخت دلون سی ہو ربط کیا ۔ شیشی کی حق مین موت ملاقات سنگ ہی

صفدر دعا بھی کرتی ہوی شرم آتی ہے
قانع ہون مانگنا مری نزدیک ننگ ہی

۲۴۸ دل ہمارا مست عشق نرگس مستانہ ہی — کیا غرض ساقی سی ہی کیا حاجت پیمانہ ہی

ہم رہینگی امتحان عشق مین ثابت قدم — ہار جانا دل کا ننگ ہمت مردانہ ہی

خط بھی لا کر دیا لیکن پڑی اغماض سی — قاصد محبوب مین بھی ناز معشوقانہ ہی

آمد آمد آج ہی کس شاہد می نوش کی — صوت آغوش ساقی وا در میخانہ ہی

کچہ عجب سامان سی ہین وہ بزم مین مسند نشین — خاصہ دان ہی عطردان ہی آئنہ ہی شانہ ہی

قمریان عاشق ہین تیری سرو بندہ ہی ترا — بلبلین تجہپر فدا ہین گل ترا دیوانہ ہی

جان دی کن حسرتون سی ہای صفدر نی یہان
اور وہان اتبک وہی اک ناز معشوقانہ ہی

۲۴۹ یوسف کی رخ مین نور تہا یا ضیا نہتی — پرتجہمین جو ادا ہی وہ اون مین ادا نہتی

پہولون مین تازگی کہ چمن مین فضا نہتی — اتنا مگر تہا عیب کہ بوی وفا نہتی

مدت ہوی اثر کا الہی نشان نہین — کیا قابل قبول ہماری دعا نہتی

تربت پہ فاتحہ کو وہ آئی زہی نصیب
آتی ہی ہمکو اونسی امید وفا تھی

یا وہ تپاک یا ہین اب ایسی کدورتین
جو ابتدا تھی آپ کی وہ انتہا تھی

چونکا کبھی نہ خواب تغافل سے کوئی بت
شاید شکست شیشۂ دل مین صدا نتھی

دنیا تھا اونکو دل تو کہین امتحان کی بعد
صفدر ترا قصور تھا اونکی خطا نتھی

٢٢٠

یہ ولولی جنون کی یہ جوش غم نہونگی
مٹ جائینگی یہ جھگڑی جس روز ہم نہونگی

ظالم ہماری دل کو پامال شوق سے کر
آزردہ تجھسی تیری سر کی قسم نہونگی

صحبت بتون کی سمجھو آفاق مین غنیمت
جنت مین یہ نہونگی دوزخ مین ہم نہونگی

گلزار ابر سبزہ معشوق جام مینا
پھر ساری عمر ایسی سامان بہم نہونگی

تصویر تیغ ابرو ہرگز نہ کہنچ سکیگی
مانی کی ہاتھ دونو جب تک قلم نہونگی

اس غمکدی مین ہمکو آنی کبھی نہ دیتی
پر چلتی وقت واقف اہل عدم نہونگی

ہین کشتۂ تغافل راحت ہی ہمکو صفدر
پھکنی دو صور محشر بیدار ہم نہونگی

۳۴۱

الفت مین لاکہ طرح کی ایذا اوٹھائیے — سر اوسکی آستان سی نہ اصلا اوٹھائیے

بیماری فراق مین مزا ہی خوب ہے — کیون رنج انتظار مسیحا اوٹھائیے

اللہ نے ہمین دل نازک عطا کیا — کیونکر بتون کی غمزۂ بیجا اوٹھائیے

شرم و حیا نثار ہین نیچی نگاہ پر — آنکھین نہ مثل نرگس شہلا اوٹھائیے

مدت سی ہم ہین طالب نظارۂ جمال — رخ سی نقاب زلف چلیپا اوٹھائیے

گر جائیے جو آپ زمین مین تو خوب ہے — احسان مرکی بھی نہ کسیکا اوٹھائیے

صفدر کمال ضعف سی طاقت نہین ہے
کیونکر بتون سی اب دل شیدا اوٹھائیے

۳۴۲

تمہین ملا ہے وہ حسن جسکا فروغ ہر شام ہر سحر ہے

خدا کی قدرت ہین دونون عارض جو یہ ہی خورشید وہ قمر ہے

اوسیکا کوچہ ہی باغ جنت اوسیکا در ہجر کا عالم

دماغ کیونکر نہ عرش پر ہو کسی آستانی پر اپنا سر ہے

روان کیا ہی مگر یہ ڈر ہی کہین نہ رستی مین کوئی ٹوکے

نہ میرا نامہ ہی وحی باری نہ طائر سدرہ نامہ بر ہے

خدانی اوسکو کیا ہی یکتا نہین ہی ثانی مین کوئی ثانی

شبیہ کھینچے گا کیا مصور نہ وہ دہن ہی نہ وہ کمر ہے

جو خوبرو زینت جہان تھی وہ سوی ملک عدم سدہارے

ہی دونون عالم کا ایک عالم جو کچہ ادہر تہا وہی ادہر ہے

عجیب راحت سی سو رہی ہین ملی ہوی کشتگان الفت

کسیکی گردن کسیکا بازو کسیکا زانو کسیکا سر ہے

نظر مین حور جنان ہی صفدر پری کو گھر بیٹھی دیکھتی ہین

تصور اپنا کہان کہان ہی خیال اپنا کدہر کدہر ہے

مری رونی کی اب کوئی حد نہین ہی ۲۴۲ کہ آنکھون پر اوس شوخ کی آستین ہی

جو مضمون ہی تصویر سے کم نہین ہی مرا خانۂ فکر نقاش چین ہی

غرض بتکدی سی نہ کعبی سی مطلب ترا آستان ہی ہماری جبین ہی

کہی کوئی جاکر یہ اوس بیخبر سے کہ مل جاو اگر دم واپسین ہی

ہی اقرار سی صاف انکار ظاہر زبان پر ہی ہان دلمین اونکی نہین ہی

نہین دیتی جنت تو دوزخ کو بھیجو ہمارا بھی آخر ٹھکانا کہین ہی

جدا بزم قاتل سے ہم گر نہ سمجھو

بدن ہی یہان جان صفدر وہین ہے

بسمل پڑی ہوی ہین جو بسمل کی سامنے ۲۴۳ اک باغ ہی کھلا ہوا قاتل کی سامنے

کعبہ بھی عرش بھی متبرک مقام ہین
پر کچھ نہین یہ دونون مری دل کی سامنے

آئی بہار پھر بھی جوش جنون ہوا
پھر اندنون مین طوق و سلاسل کی سامنے

پھولونکو ای صبا مرا کہنا سلام شوق
پر روکنا زبان کو عنادل کی سامنے

آیا قریب یا تو جاتی رہی حواس
لوٹا گیا یہ قافلہ منزل کی سامنے

حورین کھڑی ہی ہین ساغر کوثر لیی ہوی
تلوار کی تلے تری بسمل کی سامنے

صفدر بہار گلشن ہستی ہی بی ثبات
کیا کیا نہ پھول مٹ گیے گل گل کی سامنے

۲۲۵

ہستی کا طلسم کوئی دم ہے
آیا جو عدم سے پھر عدم ہے

اس عمر مین کیا تمام ہو حرص
قصہ ہے طویل رات کم ہے

یارب وہ ہماری دلکو ملجای
جتنا کہ جہان مین الم ہے

اتنا ہی دراز روز فرقت
جتنی کہ شب وصال کم ہے

ای جوشش جنون تری بدولت ۔ دنیا کا نہ آخرت کا غم ہی
ہستی سی عدم نہیں بہت دور ۔ رہرو کو یہ راہ دو قدم ہی

دیکھا ہی بتون مین اوسکا جلوہ
صفدر مجھی بتکدہ حرم ہی

۲۴۶

صدمی شب فرقت مین گذر جاتی ہین کیسے ۔ ہم موت جو مشتاق ہین مر جاتی ہین کیسے
یارب نہین ہوتی ہین بسر ہجر کی راتین ۔ اور وصل کی دن جلد گذر جاتی ہین کیسے
اقرار بھی کرتی نہین دینی کا تو کیا ذکر ۔ عاشق کا وہ دل لیکی مکر جاتی ہین کیسے
کم سن ہین ابھی ہمکو وہ کیا قتل کرینگی ۔ کشتونکا لہو دیکھکی ڈر جاتی ہین کیسے
مژگان کو یہ حسرت ہی دم اشک فشانی ۔ دامن سی مری لخت جگر جاتی ہین کیسے
تمنی کسی مارا ہے کہ ہنگامہ ہی برپا ۔ یہ لوگ ادہر اور ادہر جاتی ہین کیسے

پوچھو دل صفدر یہ ہی کیا صدمۂ جانکاہ؟

تہامی ہوی ہاتہون سی جگر جاتی ہین کیسے

پیا سی ایک نظر دیکہ لی جانی والی ۔ ۳۴۷ ۔ نیم بسمل ہین تری ناز اوٹہانی والی

شمع کا حال نہ پنہان ہی نہ پروانی کا ۔ خود بہی جلتی ہین غریبون کی جلانی والی

سب کی سنتی ہو کسی روز ہماری بہی سنو ۔ ہم بہی کچہ حال دل اپنا ہین سنانی والی

سامنی اونکی کسیکو نہین یارای سخن ۔ کیسی چپ بیٹہی ہین باتون کی بنانی والی

باغ مین آج ہی کس رشک چمن کی آمد ۔ پہول چہری کو ہین پتون مین چہپانی والی

کوئی خالی نہین دنیا کی مذمت سی کتاب ۔ کچہ تو سبہی ہوی تہی اگلی زمانی والی

فاتحہ پڑہنی کو آ تربت صفدر پہ کبہی
فتنۂ حشر کو ٹہوکر سے جگانی والی

تخت اسکندر نہ اورنگ سلیمان چاہیی ۔ ۳۴۸ ۔ بیٹہ رہنی کو زمین کوی جانان چاہیی

وصل مین ایجان آرایش کا سامان چاہیی ۔ لب پہ مسی چاہیی ہاتہی پہ افشان چاہیی

بیخبر کب تک رہیگا عاشقان زار سے
ہی مسیحا اپنی بیمارون کا درمان چاہیے

آج ساقی بیخبا ہی بزم مین جام شراب
ہاتہ آجای یہ سو دا دست گردان چاہیے

زندگی مین پیرہن ہو بعد مرنی کی کفن
جو یہان درکار ہی ہمکو وہی وہان چاہیے

آدمی حیوان کو الفت سی بنا لیتی ہین ہم
لطف صحبت ہر جگہ حاصل ہی انسان چاہیے

ہی نہین پہ منحصر صفدر قیامتمین نجات
مومنون کو اعتقاد آل و قرآن چاہیے

۳۴۹

ترا وصل ہو خواہش دل یہی ہے
محبت کا الفت کا حاصل یہی ہے

تری تیغ دیکھی تو بسمل یہ بولے
گلی سے لگانی کی قابل یہی ہے

اوسی دیکھکر مجھسی کہتا ہی یہ دل
مین بسمل ہون جسکا وہ قاتل یہی ہے

وہ کہتی ہین منہ دیکھکر آئنی مین
اگر ہی تو میرا مقابل یہی ہے

رہ جو فرقت مین گردون یہ دیکھا
یہ مین سمجھا کہ شمشیر قاتل یہی ہے

بہانہ مرا جب سر قبر پہنچا
قضا نے کہا پہلی منزل یہی ہے

کوئی غنچہ دیکھا جو گلشن مین صفدر
تو سمجھا کہ شاید مرا دل یہی ہے

۲۵۰ جفا پہ اونکی کمر بندھی ہی مگر وفا کا خیال بھی ہے
ہماری مرنیسی خوش ہوی ہین مگر وہ نہین کچہ ملال بھی ہے

وہ زخم کھای ہین تیغ غم کی کہ دل کا احوال کچہ نپوچھو
شہید بھی ہے ذبیح بھی ہی قتیل بھی ہی حلال بھی ہے

نتوڑ شیشونکو محتسب یون کہ میکدے مین ہین جمع میکش
کسیکا دل ٹوٹتا ہی ظالم تجھی کچہ اسکا خیال بھی ہے

نہ حور جنت کی یہ ادائین نہ قاف مین یہ پری کی غمزی
کہین تمہارا جواب بھی ہی کوئی تمہارا مثال بھی ہے

جو جلوہ رخسار کا دکھایا کلیم کو طور پہ غش آیا
کرم سے کیا قمر کو ملایا جمال بھی ہی جلال بھی ہے

بہار عارض سے چند روزہ غرور اتنا نہین ہی اچھا
فلک پہ ہمنی قمر کو دیکھا کمال بھی ہی زوال بھی ہے

ہزار حسرت قمتین داغ کھاؤن ہزار اندوہ غم اوٹھاؤن
کلام شکوہ زبان پہ لاؤن مری یہ صفدر مجال بھی ہے

۲۵۶

اور کوئی ڈھونڈھی جور و جفا کی واسطے — کبھی آنا د بندیکو خدا کی واسطے
ہر طرح کی لوگ ہین سرکار کی دربار مین — مجھ گدا کو بھی لگا رکھیے دعا کی واسطے
حیف ہی مطلق نہ پاس آشنائی ہووے سے — سب سی بیگانی ہوی جس آشنا کی واسطے
کسطرح کعبی کو آئین شیخ بتخانی سی ہم — پاؤن پہ گرگری دین جب بت خدا کی واسطے
زخم سینی کی نہ سی جرح گھبرای گا دل — رہنی دی باقی کوئی روزن ہوا کی واسطے

ای توانگر دی کی محتاجون کو زاد راہ لی ۔۔۔ چاہیی کچھ خرچ بازار جزا کی واسطی

چاہیی ہر وقت ای صفدر خیال مصطفی
دل محبت کو زبان پائی ثنا کی واسطی

۲۵۲

تری ہاتھ مین آرسی یارب ہی ۔۔۔ کسی کی یہ چشم تماشا طلب ہی
تری ہر ادا ہی قضا بہر عاشق ۔۔۔ تکلم ستم ہی تبسم غضب ہی
قمر کسکو کہتی ہین خورشید کیا ہی ۔۔۔ ہمین تو تصور ترا روز و شب ہی
مجھی بیخودی نی کیا سب سی فارغ ۔۔۔ نہ عیش و طرب ہی نہ رنج و تعب ہی
وہ بت طالب وصل ہی ہمسی واللہ ۔۔۔ یہ فضل خدا ہی یہ تائید رب ہی
اوس آئینہ رخ پہ تل کو تو دیکھو ۔۔۔ یہ زنگی بچہ بادشاہ حلب ہی

جو آتا ہی ہین وہ کہتی ہین صفدر
ادب سی خموشی یہان مہر لب ہی

٣٥٣ سردی کی ہے عشق سر کی | کیا بات مری دل و جگر کی

ہلتی ہوی شاخ گل جو دیکھی | یاد آئی لچک کسی کمر کی

یہ خون ہوا وہ خاک جلکر | یہ دل کی خبر ہی وہ جگر کی

دو بوسے لیے تو وہ یہ جھیپے | چار آنکھ نہ ہمسی عمر بھر کی

طول شب ہجر ہی قیامت | امید نہین ہمین سحر کی

کھینچین گی نہ پاؤن سی کوئی خاک | کھاتی ہین قسم جنون کی سر کی

صفدر نہو خشک باغ الفت
جاری رہی نہر چشم تر کی

٣٥٤ وہ نفرت سی تیوری چڑہا گئے | مگر داغ دل ہم دکہا ہی گئے

کہین ضعف سی ہم نہ آئی گئے | مگر ناز تیری اوٹہا ہی گئے

گئی میری گہر سے مگر اسطرح | کہ نقش قدم بھی مٹا ہی گئے

مدد اسکو کہتی ہین تقدیر کی
یہین رو ٹہسا کیا وہ منا ہی گئے

بہت ہاتہ کانون پہ رکہی مگر
ہم احوال اونکو سنا ہی گئے

نہ آئی کبہی شرم سی اغیا بانہ
وہ نہین کچہ لگا ئی چہپا ہی گئے

سنا ہی یہ ہمنی کہ صفدر کی شعر
زبانون سے حورون کی گا ہی گئے

۳۵۵
عاشقون سی تو ہین غفلت کبہی ایسی تو نہ تہے
انکی سوتی ہوئی قسمت کبہی ایسی تو نہ تہے

بولی وہ ناز سی ٹہکرا کی مری میت کو
میری غافل تجہی غفلت کبہی ایسی تو نہ تہے

ابتو سایی سی بہی اپنی وہ جہجک جاتا ہے
تیری دیوانی کو وحشت کبہی ایسی تو نہ تہے

غائبانہ نہین کچہ سامنی خاطر سب کچہ
تمکو نہ دیکہی کی الفت کبہی ایسی تو نہ تہے

برق و سیماب سی بہی بڑہ کی تڑپ ہے ابتو
دل بیتاب کی حالت کبہی ایسی تو نہ تہے

صاف کہتی ہو نہ مین آونگا مٹی دینی
خاکسارون سی کدورت کبہی ایسی تو نہ تہے

ابتو بی دیکھی کسیکی نہین صفدر کو قرار
پیار کی چاہ کی صورت کبھی ایسی تو نہ تھی

۲۵۶

فغان ہی آہ ہی نالہ ہی بیقراری ہے | فراق یار مین حالت عجب ہماری ہے
نئی طرح کی ہی پیدایش دلِ نالان | صدا ہی رعد کی بجلی کی بیقراری ہے
وہ بت گیا تو گیا کوہ غم گرا تو گرا | ہر ایک حال مین شکر جناب باری ہے
کیا ہی وصل کی وعدی نی اور بھی بیچین | ترقیون پہ مری دل کی بیقراری ہے
جفا کی طرز تمہین یاد ہی وفا کی ہمین | چلو وہ چال تمہاری ہی یہ ہماری ہے
کلیم کر چکی غش طور جل چکا ہو خیمہ | کہ سامنا ہی وہی اور ہماری باری ہے

شبیہ یار تصور سی آگئی دل مین
عمل سی شیشی مین صفدر پری اوتاری ہے

۲۵۷

لگا دی ہی جھڑی ساون کی اپنی اشکباری نی | دکھا دی ہی چمک بجلی کی دل کی بیقراری نی

چمن میں دھوم ہی گلگشت گلشن کو وہ آئینگی
خبر دی ہی یہ ہمسکو قاصد باد بہاری نے

عجب شان خدا ہی اوس بت کافر کو رحم آیا
کیا پتھر کا دل پانی ہماری آہ و زاری نے

ہماری آبرو کیا ہو حسینوں کی نگاہوں میں
ملایا خاک میں ہمسکو ہماری خاکساری نے

تڑپ کر جان دی کس آرزو سی پای قاتل پر
کیا کیا خاتمہ بالخیر میرا بیقراری نے

خوشا تقدیر اوسنی اشک پونچھی اپنی دامن سی
ہمیں کیا آبرو بخشی ہماری اشکباری نے

وہ آئی ہی گئی بھی اور نہ کچھ کہنی دیا صفدر
وفور اشکباری نی کمال بیقراری نے

۳۵۸

وہ میری پہلو سی گھر سدھاری ادھر کی دنیا ادھر ہوی ہے
قیامت آئی ہی یاالہی یہ آج کیسی سحر ہوی ہے

مریض الفت کی روح تن سی روانہ پچھلی پہر ہوی ہے
تمام آفاق میں ہی شہرہ تمہیں بھی اسکی خبر ہوی ہے

تجھی ہی معلوم حنا کہ زاہد کہ عاشقی مین کیسی لذت ہے

یہ پوچھ مجھسی کہ عمر میری اسیمین ساری بسر ہوئی ہے

نہین طبیعت مین اب وہ گرمی نہین وہ آنکھون مین طرز شوخی

ہمین یہ ثابت ہوا مقرر کسیکی تمکو نظر ہوئی ہے

خدا نی ایسا جمال روشن کیا ہی دس مہر کو عنایت

جو روی تابان سے زلف اوٹھی تو شام کو بھی سحر ہوئی ہے

کبھی جو در تک مین اونکی پہنچا تو مجکو دربان نی دی یہ تسکین

بلا بنینگے وہ ضرور تمکو ذرا تو ٹھہرو خبر ہوئی ہے

نیا ہی پیری مین یہ تکلف کہ لوگ صحبت سی بھاگتی ہین

برہنہ شمشیر بن گئی ہم خمیدہ جب سی کمر ہوئی ہے

نصیب دیکھو کہ ایک دن بھی مزاج اونکا نہ ہمسی بدلا

اگرچہ سو بار سے زیادہ ادھر کی دنیا ادھر ہوی ہی
گذر گئی جب شب جوانی تو کیا رہا لطف شعرخوانی
زبان ہی بند اپنی صفدر خموش شمع سحر ہوی ہے

٢٧٩

ہوای گیسو و رخسار یار باقی ہے — اگر یہ گردش لیل و نہار باقی ہے
ہنوز اوگتی ہی جا کے مزار سی نرگس — کہ ہمکو حسرت دیدار یار باقی ہے
ابھی تمام نکر دور جام ای ساقی — کہ بزم مین کوئی امیدوار باقی ہے
مزار کو بھی وہ ٹھوکر لگا کی چلتی ہین — مری طرف سی جو دلمین غبار باقی ہے
بتونکو دیکھ چکی اب رہو کعبی مین — ذرا سی عمر جو بہر ورد گار باقی ہے
عدم کو جانی کی سامان ہو چکی ہین سب — یہ دیر ہے کہ ترا انتظار باقی ہے

فقط ہماری ہی صورت بدل گئی صفدر
وہی زمانہ وہی روزگار باقی ہے

۳۶۰

کر گئی اندھیر بےپروائی آپکی
چار دن کی چاندنی تھی آشنائی آپکی

کیا مضمون کیا کچھ مزے لوٹی نگاہ شوق نے
ہٹ گئی جسوقت سینی سی دولائی آپکی

سادی سادی منہ کیون ہین صاف کہدو جانمن
کسنی ملکر منہ سی مسی چھڑائی آپکی

آمد فصل خزان ہی رخصت فصل بہار
وصل دیکھا دیکھنی ہی اب جدائی آپکی

یاد ہی کہنا کسیکا سر جھکاکر صلح مین
ابتو کچہ شکوہ نہین حسرت برآئی آپکی

شیخ کعبہ محتسب پیر کلیسا برہمن
ای صنم مداح ہی ساری خدائی آپکی

رفتہ رفتہ حضرت صفدر کہان پہنچا کلام
آسمان پر کل غزل زہرہ نی گائی آپکی

۳۶۱

ستم سہتی ہین نیمجان کیسی کیسی
وہ لیتی ہین روز امتحان کیسی کیسی

گل اندام دیکھی جوان کیسی کیسی
نگاہون مین ہین بوستان کیسی کیسی

قفس مین پھنسی نغمہ سنجان گلشن
اوجاڑی گئی آشیان کیسی کیسی

نپایا مکان اوسکا قاصد پھر آیا
بتائی تھی ہمنے نشان کیسی کیسی

مٹی جب کی عشق وہان و کمر مین
کھلی بھید راز نہان کیسی کیسی

کبھی اوسنی پھر کر ندیکھا ندیکھا
تڑپتی رہی نیم جان کیسی کیسی

کسیطرح صفدر کی تیور نہ بدلے
لیئی عشق نے امتحان کیسی کیسی

۲۶۲

غضب تو قتل عاشق کی لیی پہلی ہی تھی مہندی
تمہاری دستگیری سی زیادہ اوڑ چلی مہندی

تمہاری حسن پر آرایشین بھی جان دیتی ہین
گھلا سرمہ مسی مٹ مٹ گئی پس پس گئی مہندی

لہو ہو ہو کی دل اپنا بہا جاتا ہی آنکھونسی
کف پای صنم مین غیر کی شاید ملی مہندی

نصیب دشمنان بیدست و پائی تھی وہ کیا کرتی
لیی جی بھر کی بوسی وصل مین کام آگئی مہندی

سحر تک وصل مین اونکو یہی حیلی ہی صفدر
کبھی غازہ کبھی مسی کبھی سرمہ کبھی مہندی

۲۶۳

ابھی کس شوق سی ملتا وہ شوخ فتنہ گر مہندی
جو لیجاتی شہید ناز سی خون جگر مہندی

ہمارا ایک دل طالب بہت کس کس کو دین آخر
ادہر سرمہ ادہر مسی ادہر غازہ ادہر مہندی

خوشی اونکو بھی ایسی تھی کی گھر صبح آتی کی
کہی شب کنگھی چوٹی مین لگاتی تا سحر مہندی

نہین منظور میرا قتل کرنا یہ بھی حیلہ ہی
بندہی ہتی ہی دست یار مین دو دو پہر مہندی

ہماری خون دل کو پوچھتا ہی کون ای صفدر
مگر شوخی سی کرتی ہی کبھی اسپر نظر مہندی

۲۶۴

کھلی زلف شب جلوہ گر ہو گئی
اوٹھی رخ سی جسدم سحر ہو گئی

وہ سفاک محشر مین آیا تو خلق
ادہر ہو گئی کچھ ادہر ہو گئی

الہی یہ کسکو لکھا خط شوق
کہ دل کی تڑپ نامہ بر ہو گئی

الہی صنمان بی اثر تھی تو تھی
دعا میری کیون بی اثر ہو گئی

کہی کوئی صفدر رسی سوی بہت

اوٹھو آنکہ کہو لو سحر ہو گئی

۳۶۵
...اندنون یہ عجب دور چرخ پیر ہوی	۳۶۵	امیر ہمسی تری عشق مین فقیر ہوی
...اکی شان کرای بت ہین یی دستگیر		وگرنہ ہمتو زمانی کی دستگیر ہوی
...ن کشتونکو تری تیر کا یہ خوف ہوا		کہ سہم سہم کی چہلون مین گوشہ گیر ہوی
...ی جبین کا قیامت ہی اصنم قشقہ		اسی لکیہ پہ ہین سیکرون فقیر ہوی

بہی تو لوگ ہین دو تین شاعر آی صفدر
میان اسیر ہوی ہم ہوی اسیر ہوی

۳۶۶
...ید کہان ہی وہ کبہی شاد کرینگے	۳۶۶	ہم خاک بہی ہونگی تو وہ برباد کرینگی
...نت مین بہی حسرت تری کوچی کی رہیگی		ہم اور فراموش تری یاد کرینگی
...ہ بکسی و ناشاد مین دنیا سی چلا ہون		افسوس مری حال پہ جلاد کرینگی
...ال تمہارا ہی تو غربت مین پہنچکر		ای اہل وطن ہم تمہین کیا یاد کرینگی

نالون کی سوا شغل قفس مین نہین صفدر
ہو جائینگی چپ خاطر صیاد کرینگی

۲۹۷

تری گدا کی شام جہان مین طمع کی بو بھی نہین گئی ہی
بری ہی لوٹ جہان سی دامن یہ گرد جہو بھی نہین گئی ہی

جو بعدت کی اگئی ہو تجاو جلدی ذرا تو ٹھہرو
ابھی تو نظروں سے دیکہ لینی کی آرزو بھی نہین گئی ہی

مری مقدر نی مجھکو کیسی دکہائی دشت جنون کی منزل
وہان مین ای عقل جا کی پہنچا جہان کہ تو بھی نہین گئی ہی

نہ اتنا غیرو نکو منہ لگاؤ یہ لوگ صحبت کی کب ہین قابل
کہ جسکو کہتی ہین آدمیت وہ ان مین چہو بھی نہین گئی ہی

وہ شرمگین انکہ اسکی صفدر رکہا ای آئنی سے کیونکر

کہ آرسی ہاتہ مین سے لیکن وہ روبرو بھی نہین کہی

خدا کا سوز غم پایا بتون کی دل گدازی سے	۲۶۸	جلی شمع حقیقت شعلۂ عشق مجازی سے
نہوتی ظلم بندونپہ اگر تجکو سزا ملتی		تری نخوت بڑہی ای بت خدا کی بی نیازی سے
شب فرقت معاذ اللہ کتنا طول کہتی ہے		سر مو کم نہین یہ تیری گیسو کی درازی سے
بتون کی حسن مین اللہ کا جلوہ نظر آیا		حقیقی عشق پیدا ہوگیا عشق مجازی سے

ہمین اوس ماہ وش سی وصل تو حاصل ہوا

مگر دل کانپتا ہی چرخ کی نیرنگ سازی سے

اوس آنکہ مین سرمی کی تحریر نظر آئی	۲۶۹	یا مست کی قبضی مین شمشیر نظر آئی
چہری پہ تری خط کی تحریر نظر آئی		یا سورۂ یوسف کی تفسیر نظر آئی
کیون عشق کیا ہمنی اوس فتنۂ عالم سے		دیکھا تو ہمین سب اپنی تقصیر نظر آئی
محفل تہی حسینون کی یا کوئی مرقع تہا		جو شکل نظر آئی تصویر نظر آئی

ہر ایک زمین میں ہم سر سبز ہوئی صفدر
اقلیم سخن اپنی جاگیر نظر آئی

۲۷۰
چمن میں عبث جستجو تھی کسی کی — نہاں جا نہ گل میں تو تھی کسی کی
وہی دن کچھ اچھی تھی اے چشم حسرت — نہ دل تھا کسی کا نہ تو تھی کسی کی
کسی گل کو ہم نے نہ سونگھا نہ دیکھا — سو اتہری کب آرزو تھی کسی کی
کہوں کیا مجھے کیسی ملتی تھی لذت — زباں پر جو شب گفتگو تھی کسی کی

نہ آتا میں بازار محشر میں کیونکر
کہ صفدر مجھے جستجو تھی کسی کی

۲۷۱
گلرنگ ہوا دشت جو پھوٹی مری چھالے — کانٹوں نے بھی پھولوں کی طرح رنگ نکالے
فرقت جسے کہتی ہیں وہی سخت مصیبت — دشمن کو بھی اللہ اس آفت میں نہ ڈالے
چھوڑا ہے عزیزوں نے نکالا ہے وطن نے — اب ہمسے غریبوں کی خبر لے تو خدا لے

…شبہ خطا کی جو دل اوس سب سی لگا لیا ۔۔۔ خود ہمنی کیا شیشی کو پتہر کی حوالی

حیدر کا بھی کیا نام خدا نام ہی صفدر
اس نام نی گرتی ہوی لاکھون ہی سنبھالی

۲۷۲
…بھی حضور یار تو خاموش ہو گئی ۔۔۔ سب شکوی اگلی پچھلی فراموش ہو گئے
…ارشاد اک خنجر قاتل سے سر کٹا ۔۔۔ بار گران سی آج سبکدوش ہو گئے
…ہمسی حال حضرت واعظ نہ پوچھیی ۔۔۔ بگڑا مزاج رند قدح نوش ہو گئے
…ر اک کجہ کیی تھی کبھی ہمسے آپ نی ۔۔۔ کبھی وہ یاد ہین کہ فراموش ہو گئے

صفدر بڑی رفیق تھی ہوش و حواس و صبر
سب روز ہجر دیکھکی روپوش ہو گئے

۲۷۳
خبر بھی ہی تمہین اپنی گرفتارون کی ۔۔۔ جان آنکھون مین ہی اب عشق کی بیمارون کی
…یا ہیل تصور مین بھی بوسہ جو لیا ۔۔۔ کسقدر جلد ہی نازک تری رخسارون کی

دشت دشت کو دیا ہی مری وحشت نی فروغ
نوک رنگلی ہی مری آبلون نی خارون کی

رحمت حق جو اوٹہا دی ابھی چہرے سی نقاب
بیکنہ دوڑین خوشامد کو گنہگارون کی

درد دل زخم جگر ہجر بتان رشک عدو
ہای کچہ حد نہین صفدر تری آزارون کی

٢٧٤

نہ دلکو چین مرکر بھی ہوای یار مین آئی
تڑپ کر خلد سے پھر کوچہ دلدار مین آئی

عجب راحت ملی کچہ دین و دنیا کی نہین پروا
جنون کی سای مین پہنچی بڑی سرکار مین آئی

عوض جب ایک دل کی لاکہ دل ہون سینی پہلو مین
تڑپنی کا مزہ تب فرقت دلدار مین آئی

یہی راہ و روش اپنی رہی وحشت کے عالم مین
بیابان مین کبھی پہنچے کبھی گلزار مین آئی

ہماری دل کو ربط اہل دنیا سی تنفر ہے
یہ وہ یوسف نہین خلوت سے جو بازار مین آئی

نہین پروا ہمارا سر جو کٹ جاتا ہی کٹ جای
تھکی بازو نہ قاتل کا نہ بل تلوار مین آئی

دم آخر وہ پونچھی اشک صفدر اپنی دامن سے

الٰہی رحم آشنا تو مزاج یار میں ہے

۲۷۰

خوشی جو شام سی یاد رخ حسین میں ہے
ضیا قمر کی سحر تک مری جبین میں ہے

وہ میری قتل کو اوٹھی تو دوست دشمن میں
پہنچو چھوٹ جو ہاں ہاں نہیں نہیں میں ہے

تری مریض کو صحت کہاں طبیب سی ہے
نظر تلاش مسیح فلک نشین میں ہے

عجب سمائی تمنا ہی ای حنا تیری
چمن جو چھوٹ گیا دست نازنین میں ہے

یہ فنا بھی نہ کمبخت کو قرار آیا
تڑپ وہی دل بیتاب کی زمین میں ہے

خدا کیو اسطی اب تو نہ کیجیے انکار
کرامات وصل کی تھوڑی نہیں نہیں میں ہے

ہزار طرح سی چھیڑا وصال میں صفدر
مگر حیا سی حیا چشم شرمگین میں ہے

سلام

نبی کی دل مین بی حب علی کم ہو نہین سکتا	۱	سلامی گھر مین داخل کوئی بی در ہو نہین سکتا
زمانی مین کوئی حیدر کا ہمسر ہو نہین سکتا		چمک کر ذرہ خورشید منور ہو نہین سکتا
فضیلت مین علی کی نکتہ چین ہو کوئی کیا قدرت		کلام اللہ مین داخل سخنور ہو نہین سکتا
علی ممتاز ہین بی شبہ گلزار پیمبر مین		شجر سب ہین مگر کوئی صنوبر ہو نہین سکتا
کرے کیا فرق کوئی رتبہ شبیر و شبر مین		دو نیمہ بی پر جبریل گوہر ہو نہین سکتا
کہا حضرت نی فوج شام سی ہم کیا لڑین ہون		غبار آلودہ روی ماہ انور ہو نہین سکتا
سنا ان بی سر شبیر سی اعجاز ظاہر تہا		کسی سی اس طرح قرآن ازبر ہو نہین سکتا
کہا شہ نی ہمارا سر بہی کٹ جائی تو کٹ جائی		قدم تسلیم کی جادی سی باہر ہو نہین سکتا
نہ روی شاہ بیتابانہ اکبر کی بہی لاشی پر		کسی سی صبر یہ اللہ اکبر ہو نہین سکتا
کہینی حاکم فاسق کو اتنا بہی نہ سمجہا تہا		ترا محکوم فرزند پیمبر ہو نہین سکتا

تم شہ مین گریان دوش پہ گریان ملک تمام

رقم انسی مری عصیان کا دفتر ہو نہین سکتا

مجرائی پیش حق ہی یہ رتبا حسین کا ۲ روضہ ہی تاج عرش معلا حسین کا

موتی ہی پڑہ کی کیون نہو زیبا حسین کا ہر نقش پا ہو جب ید بیضا حسین کا

الیاس خضر دونون مین پرہاین مدح خوان دم بہرتی ہین فلک پہ مسیحا حسین کا

مشہور ہی جہان مین جو محبوب کردگا سو جان سی تہا عاشق شیدا حسین کا

ذرہ انہین کی فیض سی ہوتا ہی آفتاب ظل خدای پاک ہی سایا حسین کا

بہائی بہتیجی بہانجی سب ہو گئی شہید خشکی مین ہی تباہ سفینا حسین کا

مقتل مین لاکہ طرح کی صدمی سہی مگر راہ رضا سی پاؤن نہ سرکا حسین کا

فوج شقی یزید کا بہرتی تہی دم اودہر نعرہ تہا اہل دین مین ادہر یا حسین کا

فرزند فاطمہ تہا پیمبر کا جانشین رتبہ ستمگرون نی نجانا حسین کا

قدسی فلک پہ روتی ہین حورین بہشت مین | ماتم کہان کہان نہین برپا حسین کا

صفدر نہین ہی شبہ کچہ اوسکی نجات مین
محشر کی دن ہی جسکو وسیلا حسین کا

٣

صحرائی خاک وخون مین ہی لاشا حسین کا | سر لے چلی ہین کاٹ کی اعدا حسین کا
بازو ہین بیبیون کی رسن سی بندہی ہوی | اونٹون پہ سر برہنہ ہی کنبا حسین کا
وہ بیکسی وہ یاس وہ حسرت وہ زخم تن | وہ تشنگی وہ دہوپ مین جلنا حسین کا
وہ تیغ آبدار وہ حلقوم نازنین | وہ پای نحس شمر وہ سینا حسین کا
اک دن یہ ہی کہ جسم مبارک ہی خاک پر | کوئی نہین ہے پوچہنی والا حسین کا
اک دن وہ تہا کہ آئی گلستان خلد سی | روح الامین جہولاتی تہی جہولا حسین کا
اوٹہا یہ شور گہوڑی سی عباس جب گری | مارا گیا فرات پہ سقا حسین کا
حیدر برہنہ سر ہین گریبان نبی کا چاک | بی بی کی نام روتی ہی زہرا حسین کا

صفدر کسی سی کام نہین کوئی کچہ کہی
سو جان سی ہون عاشق شیدا حسین کا

ی مجرئی حسین کی کیا بارگاہ ہی ۴ جسمین گدا کو مرتبہ بادشاہ ہی
یران ہون منہ دکہائیگا محشر مین کیا یزید خون حسین خون رسالت پناہ ہی
لبر کو دین امام کہ عباس کو ضیا بازو کا ہی یہ زور وہ نور نگاہ ہی
س کس خوشی سی کرتی ہین مولا پہ سر نثار میدان قتل غازیون کو عیدگاہ ہی
یدان مین شادیانی بجاتی ہین اہل کین انکی زبان پہ اشہد ان لا الہ ہی
.ورو کی اہلبیت یہ کہتی تہی شمر سی خوف خدا بہی کچہ تجہی ای روسیاہ ہی
نجر کی رگڑئی دیتا ہی جو حلق خشک پہ ای بیحیا رسول کی یہ بوسہ گاہ ہی
ظالم ہی جسکی سینۂ زخمی پہ تو سوار یہ شہسوار دوش رسالت پناہ ہی
و خون پہ سر برہنہ ہین سب بیبیان سوار نوک سنان پہ فرق شہ دین پناہ ہی

سجاد ملک شام کو جاتی ہین اس طرح ‌ تن پر نہ پیرہن ہی نہ سر پر کلاہ ہے
بازو رسن مین پاؤن مین بیڑی گلی مین طوق ‌ بیمار ہی ضعیف ہی حالت تباہ ہے
لیکن ہی ہر قدم پہ زنجیر کی صدا ‌ تھا یہی تو بخشش امت کی راہ ہے

صفدر چلو حسین کی روضے پہ بند سے
سب کچھ وہان ملیگا بڑی بارگاہ ہے

٥

ای ہجری جو بیت ہی اپنی سلام کی ‌ مفتاح ہی وہ روضۂ دار السلام کی
حضرت برای بخشش امت ہوی شہید ‌ واجب ہی سب پہ تعزیہ داری امام کی
بزم عزای شاہ کا اللہ ری مرتبہ ‌ سرمہ ہی چشم حور کا خاک اس مقام کی
ہر بزم غم مین مہدی ہادی کی ہی نزول ‌ تسبیح مین ضرور ہی شرکت امام کی
حورین بھی روتی آتی ہین غلمان بھی شاہ کو ‌ کچھ کم نہین بہشت سی مجلس امام کی
سر تک دیا نہ بیعت فاسق قبول کی ‌ کیا شان ہی حسین علیہ السلام کی

احسین پہ ہی شہادت کا خاتمہ | حق نے نبی پہ جیسی نبوت تمام کی
یا پایا شاہ دین نے جو اکبر ہوئی شہید | تصویر آج مٹ گئی خیر الانام کی
دن پہ سر شہیدون کی اونٹون پہ اہلبیت | غل تھا کہ آج فتح ہوئی میر شام کی
ری ہے دل کی آئین تماشے کو مردوزن | ہی عید قتل سبط رسول انام کی

صفدر جو سر پہ جیسے صفدر کا سایہ ہی
وحشت نہین ہی گرمی روز قیام کی

٦

ام اوسے پر عبادت مین ہان مصروف جو دسے | خبر تھی سجدۂ حق مین خنجر سے قاتل سے
شہ طشت مین اور پا غرق حسرت کم مین | علاقہ کیا تھا دیندارونکو مےخوارونکی محفل سے
ہم اعدا کا شہ کی بیکسی مشہور ہی اب تک | کہین عالم مین پوشیدہ ہوا ہی حق بھی باطل سے
یت شاہ کو صدمہ ہوا مرنے سی اکبر کی | جوان بیٹی کا کوئی داغ پوچھے باپ کی دل سے
ا بسر وح آنکھون مین اندھیرا پاس شدت کی | اوٹھائی لاش اکبر ضعف مین حضرت نے مشکل سی

لعینون نی ستم کیا کیا کیی سجاد بیکس پر
جگر ناہی کوئی بیمار کو طوق و سلاسل سی

لہو جو راہ مین عابد کی چھالون سی ٹپکتا تہا
بیابان تک بہی نالان تہا زبان خار زنجیر سی

کہا اہل حرم نی جب دیار شام مین پہنچی
کہان ہین وہ اوتارا کرتی تہی ہمکو جو محمل سی

اگر مشکلکشا ہون حضرت مشکلکشا صفدر
تو ہو آسان سی آسان جو مشکل ہو مشکل سی

،

مجرئی جنگ کی میدان مین جو اکبر آی
غل ہوا فوج عدو مین کہ پیمبر آی

شہ نی فرمایا مرا فاتحہ و نیاز زینب
سر و پانی جو کہین تمکو میسر آی

روئی صغرا نی کہا پہر گئی قسمت کیسی
پہر کی شبیر نہ بہائی سی علی اکبر آی

دی صدا حر نی کہ کیون ای عمر سعد لعین
بہوکا پیاسا رہی مہمان جو تری گہر آی

غل ہوا شام مین ناموس پیمبر ہین یہی
جب حرم اونٹون پہ بی مقنع و چادر آی

لاش شبیر پہ ہر رات عزاداری کو
فاطمہ آئین سی علی آی پیمبر آی

یہی حضور کی تمنای دلی ہی یارب
آستان بوسی شبیہ سیہ آئی

رباعیات

خلوت مین اوسی نہ انجمن مین دیکھا — گلزار مین دیکھا نہ چمن مین دیکھا
دیکھا جو بغور ہمنی اوس یوسف کو — اپنی ہی حجاب پیرہن مین دیکھا

رباعی

فرقت مین کسی سے ہمسے کنارا نہوا — دل کو بھی کبھی ساتہ گوارا نہوا
اس فتنۂ عالم کو عبث لیتی ہو — کیا ہوگا کسیکا جب ہمارا نہو

رباعی

دل پہلی تو عیش وصل سی شاد رہا — پھر فرقت دلدار مین برباد رہا
اب رہتی ہین ہمین غم و اندوہ و الم — او جڑا بھی یہ کمبخت تو آباد رہا

رباعی

ان ظلم شعارون نین ہر اک قاتل تھا ۔۔۔ دل دیکی نباہ چارون مشکل تھا
صدمی سہی الفت مین مگر آہ نہ کی ۔۔۔ یہ حوصلہ میرا تھا یہ میرا دل تھا

رباعی

غفلت مین گذر گئی جوانی افسوس ۔۔۔ کچھ قدر شباب کی نجانی افسوس
وہ ولولی اب خزان پیری مین کہان ۔۔۔ افسوس بہار زندگانی افسوس

رباعی

گلزار جہان کا کیا تماشا دیکھون ۔۔۔ اشک شبنم کر گل کا ہنسنا دیکھون
شل گل رعنا ہین نظر مین شب و روز ۔۔۔ دو روز کی ہے بہار کیا کیا دیکھون

رباعی

وہ لطف چمن وہ سیر گلزار کہان ۔۔۔ وہ نغمہ وہ می وہ بزم وہ یار کہان

پیری نے تمام کہو دیا حسن شباب | وہ ناز کہان وہ ناز بردار کہان

رباعی

ہم خوب سمجھتے ہین تمہاری باتین | دکھلانے کی ہین فقط یہ ساری باتین
منظور ہے جلوہ لن ترانی حیلہ | اللہ ری تمہاری پیاری پیاری باتین

رباعی

جو لوگ گذر گئے اونہین یاد کرین | یا الفت خوبان پہ بزاد کرین +
ہر دم ہے ہجوم یاس و حسرت صفدر | فرصت اتنی کہان کہ دل شاد کرین

رباعی

جو مرتبہ درد و الم جانتے ہین | دنیا کی بقا کو کالعدم جانتے ہین
بیدرد کو درد کی کہان ہے لذت | جو ذائقہ اسمین ہے وہ ہم جانتے ہین

رباعی

اوس رخ سی اوٹھی نقاب توبہ توبہ
وہ بھی ہون بی حجاب توبہ توبہ
یہ آہ و فغان یہ بیقراری ہی عبث
ای دل نکر اضطراب توبہ توبہ

رباعی

عالم کو جہان مین جستجو تیری ہی
ہر ایک کی دل کو آرزو تیری ہی
تنہائی مین ڈہونڈہتی ہین ہم تو تجہکو
کعبی مین تلاش چار سو تیری ہی

رباعی

گلزار رضا مین وہ کہلی غل ہوجای
فردوس کی روح سنکی بلبل ہوجای
وہ طبع رسا سی پڑہ کی افسون ہونکو
محفل مین چراغ انوری گل ہوجای

رباعی

اب ہمکو حسینون سی وہ الفت نرہی
وہ جور و ستم سہنی کی طاقت نرہی
ہمراہ جوانی کی گئی جوش و خروش
وہ دل نرہا وہ اب طبیعت نرہی

رباعی

خوی تو اضع جو ہمارے نگئی — منظور تھی جسکی پاسداری نگئی
ان مین ملا عطر تو مٹی کا ملا — زینت مین بھی اپنی خاکساری نگئی

رباعی

ن ہی تمہاری کچھ ادائی ہمسے — آئینہ صفت نہین صفائی ہمسے
ان سی نہان ہوی تو دل سی اوری — نہ دیکھی کی ہے یہ آشنائی ہمسے

رباعی

ت تمہین وصل و ہجر مین حاصل ہی — مجھسی نہ ملو ملو تمہارا دل ہے
ہون مین غریب مختار ہو تم — آسان ہی تمہین سب مجھی سب مشکل ہے

رباعی

ہ سے دل کا حال اس گلشن ہی — صرصر کی چلون مین چال اس گلشن سی

پہولون سی مجہی حناک ہوا میدوفا ۔۔۔ بلبل ہوی کسیا نہال اس گلشن سی

رباعی

آخر ہوی عمر عشق کرتے کرتے ۔۔۔ بیدم ہوی دم بتون کا بہرتی بہرتی
معشوق وفادار نپایا صفدر ۔۔۔ حسرت سی یہ حسرت رہی مرتی مرتی

رباعی

دنیا فانی سے زندگانی فانی ۔۔۔ یہ ساز طرب یہ کامرانی فانی
صفدر کبہی فال بہی جو ہمنی دیکہی ۔۔۔ نکلا کلمہ یہی کہ فانی فانی

قطعات تاریخ طبع

قطعۂ تاریخ از جناب منشی مظفر علیصاحب اسیر مدظلہ العالی

عجب دیوان کہ سطرین کہکشان ہین ۔۔۔ مہ و خورشید کی رکہتا ہی ضو خط
ہوی تاریخ اسیر اسکی چہپا جب ۔۔۔ زہی محبوب دل معشوق نوخط
۱۲۹۳

قطعۂ تاریخ از جناب منشی امیر احمد صاحب امیر

زہی عروس افکار و شاہدان خیال	پہنچیں گر دکو پریان جنہین شرارت مین
امیر شوخ سا مصرع لکھو پھی تاریخ	یہ بوہی پہولون مین معنی نہین عبارت مین

۱۲۹۵

قطعۂ تاریخ از جناب سید محمد اسمعیل حسین صاحب منیر

یہ دیوان فضل خدا سی چہپا جب	ہوی اہل دل اسکی خوبی سی ماہر
منیر اسکی تاریخ میننی یہ پائی	کہ زیبا و نایاب نظم جواہر

۱۲۹۵

تاریخ طبع از میر حشمت علی صاحب مصلح سنگ

زہی فرِ مرتبہ صفدر علیخان	کہ فرمود اینچنین دلچسپ دیوان
فصاحت نازبردار زبانش	بلاغت جلوہ آرای بیانش
ادا و حسن الفاظ و معانی	ہمہ ہمپایہ نظم فغانی
چو شد مطبوع این دیوان والا	بخط دلکش و آئین زیبا

پی تاریخ حشمت گوھری گفت
کلام شاعر شیرین بیان گفت
۱۲۹۵ھ

قطعہ تاریخ از امراؤ مرزا صاحب ناداں تخلص
شاگرد نواب مرزا خانصاحب داغ دہلوی

زمانی کی ہمنی بھی دیکھے کلام
کہاں اسعد یہ آب و تاب سخن
کہو اسکی تاریخ ناداں تم
یہ دیوان ہے آفتاب سخن
۱۲۹۵ھ

خاتمۃ الطبع الحمد للہ المنۃ کہ دیوان سراپا فصاحت ہے یہ
نگارستان الفت باہتمام کارپردازان مطبع
در ماہ ذی قعدہ سال یکہزار دو صد و نود
و پنج ہجری شاہان عنا جلوہ
ظہور نمود

تقریظ نتیجۂ فکر آغا غنی صاحب

محفل مین گدگداتی ہی شوخی نگاہ کی
شیشون سی آرہی ہی صدا آہاہا کی

ہان ہان ای سکوت سخن کی بادہ خوارو آج یہ خمار کیسا لو ادھر آؤ ہم چکا دین کیا تم کسی خمر لیف کے
کہی مستی مین اگر دست و پا گم کردہ ہوگئی نہین نہین ای میری ہم مشربو ہمت نہ ہارو ابہی
اس خمخانہ مین شراب سے شراب بہری پڑی ہی اور شراب بہی وہ شراب جسکی ہر قطری مین
خم کا خم سی زیادہ تر جوش سے پہر کہین خمیازہ کشی اور آہ و واویلا مچا رکہی ہی اوٹہو جوکا
ہٹکا فی کرو لو ہم نور کی پہولونکا پہول فی سبیل اللہ کہی دیتی ہین مگر ذرا نہ مین پہ نہ پہکانا عرش پر قدسے
سنہ کہولی ہوی ہین سمجہو تو بادۂ گویائی کی سرمستی کیا ہی حمد الہی اس مستی کا ترانہ کیا ہے
نعت ختمی پناہی بس درود بہیجو اور آپ سی باہر ہو جاو یہ سب کچہ تو ہوا مگر غضب کیا بڑی
سید مست کے سر و یاد دلایا غنی کی کان مین بہنک پڑگئی یہ بلا نوش وہ حریص ہے جسنے عمی
بیخودی مین اسی دو آتشہ کی خم کی خم چڑہای اور کبہی چوٹون منہ سی نہین کہا ساری عمر مین ایک
ساعت ہوشیاری سی نہ کاٹی جب ذرا پای لغزش کو ثبات ہوا اور دونی چڑہا گیا آج بہی
نشے مین تانا شاہ بنا ہوا ایک صبح جنت کی سی بیاض کہولی اسی شراب کی شیشون کی عینک چڑہای
آپ سی گذرا ہوا اپنی سوچ مین بیٹہا جہوم رہا ہی میکدۂ انقلاب کے پیر مغان نی خرابات عالم مین خسرو شیر
کی خمار شکن صبوحی کا ساغر دیا اسرافیل نے دہوم دہام سے اپنی شہنا مین بشنوا نی چون حکایت
میکدہ کا نغمہ سنایا فلک بدمست نی اپنا جام توڑا زمین نی بیخودی چہوڑ کر اپنا بوریا لپیٹا نقاب گوا
اشک حسرت کیطرح گر کر ناپیدا ہوی ابر بہاری مانند پنبۂ مینا تذرو علاج فنا ہوا قطبین سے
بی حس و حرکتی کی شراب سی اپنی خم خالی کیی مگر اس تیرہ مست نی اوس نورانی بیاض سی نگہ نہ اٹہائی
اپنی سرخوشی کی ترنگ مین بولا ابہی تو واہ سبحان اللہ کی سوا کچہ نہ بولا مست ہو تو ایسا ہو شراب

تو ایسی ہو ذوق ہو تو ایسا ہو کتاب ہو تو ایسی ہو خیر اوس مدہوشی معاذ اللہ ہوشیاری کی
بیخبری استغفر اللہ خبرداری ایک طرف خیال تو کرو وہ بیاض کیا سہو رانگیز بیاض ہے
جسنے ان تہلکون کی بعد بھی حور و غلمان کی دلکش اداؤن سے جام دینے پر پای نگاہ کو سجادۂ
مروت سے لغزش نہونے دی اللہ رے بذلہ سنجی و شکر گفتاری جسکی آگے حافظ شیراز غالب
بہای شاخ نبات کو تخم حنظل تباہی خسرو [illegible] عارض شیرین کو قصب الذریرہ تعبیر کرے
الحق یہ دیوان فصاحت عنوان وہ گنجینۂ مضامین ہے جسمین ہر شعر منتخب ہے توحید مین نعرۂ عارف
سوز و گداز مین نالۂ عشاق عیش و نشاط مین نغمۂ زہرہ مے آشامی مین ہای ہوی سرمد جوش
بہار مین صباح جنت دردانگیزی مین آہ ناتوان زخم و جراحت مین گریۂ خونفشان طرفہ تر یہ
مین جان فصاحت تاب و توان بلاغت ہے للہ الحمد کہ یہ صحیفۂ معجز طرازی بحسن سعی کارپردازان

مطبع ماہ ذیقعدہ سنہ ۱۲۹۵ ہجری مین چہپکر لذت افزای
مذاق اہل دانش ہوا اگر کہین کوئی نقطہ
یا شوشہ بیجا ہو تو ارباب نظر
نظر نہ فرمائین معانی کا حظ
اوٹہائین فقط

تمت
الکلام

ثنای خدای سخن آفرین آفرینندۂ آسمان و زمین ہے

این نظم نایاب و دُرِّ باآب و تاب مسمّی بہ

از نتائج طبع شاعر عدیم النظیر منشی امیر احمد صاحب متخلص بہ امیر مدار الریاست مصطفی آباد عرف رامپور

در مطبع حسینی ملقب بہ رئیس المطابع بپیرایۂ طبع آراستہ شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وہ مست ہون کہ ساغر مے جب مین ہاتھ آگیا
اکبار یا غفور کہا اور چڑہا گیا

تتونکی ظلم سے بہی اپنا مدعا نکلا
کہ منہ سے شکر زبان سے خدا خدا نکلا

وقت آخر مین نہین ہے کوئی میرا آسرا
شرم عصیان ہوگیا ہے ایک تیرا آسرا

سوجہا ہے بیخودی مین یہ مضمون دور کا
پردہ مین دخت رز کی ہے جلوہ حضور کا

انکہین ملائین آپ تو کچہہ درد دل کہون
پہرون مزاج ہی نہین ملتا حضور کا

نہ پوچہہ اے محتسب ساغر اولٹ دو نگا تو کیا ہوگا
بجائے بادہ شیشون مین لہو تیرا بہرا ہوگا

فرد
محشر مین وہ پرتہی اگر آئی مین یار کی
ای شور حشر تو نی مجھی کیون جگا دیا

مطلع
تڑپتی ہین اگر بسمل تجھی کیا
تو اپنا کام کر قاتل تجھی کیا

مطلع
مسجود وہ صنم ہی ہر رند و پارسا کا
شاید کہ رکھیا ہو بندہ کوئی خدا کا

فرد
منہ پھیر کر چلی تہی خفا ہو کی تیغ یار
باری جھپٹ کی سینی گلی سی لگا لیا

مطلع
لگ کی چھاتی سی وہ سوتا تھا کلیجا شاد تھا
کیا وہ دن تہی دلسی پہلو جب میر آباد تھا

فرد
بتو مانا نہین ہو نین تمہاری قتل کی قابل
مگر یہہ بہی اک کام کر لو گی تو کیا ہوگا

فرد
ہی تشنگی وہی غم الفت کی آج تک
سارا لہو نچوڑ کی سینی پلا دیا

فرد
قاصد کو بہیجنی سی اوسکی گلی مین حاصل
کیون خون سی پر لو نمین اک بندہ خدا کا

فرد
خالی نہ بزم اپنی رہی دور جام سی
رکھا جو اوسنی ہاتہ سی مینی اوٹھا لیا

فرد
خواب مین اک دم خیال اوسکا ہوا تہا ملتفت
ہم ہمہ اندیشی سی اپنی ہونٹھ مین چبا گیا

فرد
فلک ہم تو تیرا بہی شکوہ نکرتی
مگر تجکو ڈھب ہی نہ آیا جفا کا

آتی ہی دم نزع مری پاس وہ بولی — ہم جاتی ہین یہ حال تو دیکھا نہین جاتا — فد

رہ رہ کی اک کھٹک سی سینی مین ہو رہی ہی — شاید کہ رہگیا ہی ٹکڑا کوئی جگر کا — فد

دل تو پہلو سی ہماری کھوگیا — درد پہلو ہای تو کیا کھوگیا — مط

ہما دلنی یہ سمجھی کھینچکر خنجر وہ جب آیا — تڑپنی تلملانی لوٹنی کا وقت اب آیا — مط

صف محشر مین تیری کشتون نی — کچہہ سمجھکر مجھی امام کیا — فد

نہ پھرا نامہ بر وہان سی اسیر — زندگی نی مجھی جواب دیا — فد

روانی سی چلتا نہین حلق پر — تری چال خنجر بھی چلنی لگا — فد

وصل کی رات بھی پہلو سی الگ گذری ہی — ایک کروٹ دل بیتاب نی سونی ندیا — فد

تیری ابرو کی یاد مین ای بت — ہمنی کعبی کو بھی سلام کیا — فد

انصاف جور یار خدا سی طلب کیا — تمنی بھی ای اسیر بڑا ہی غضب کیا — مط

مرا دل دیکھکر بولی خرابی — یہ ویرانہ کبھی آباد بھی تھا — فد

وای قسمت پانون اپنی رہگئی تھک کر امیر — وادی مقصود جب دو چار منزل رہگیا

ہم جو رخصت ہوی اوس سے تو ہنگام وداع — ہنسکی بولا وہ صنم جاو خدا کو سونپا

خاطر مری صیاد کو ہی سب سے زیادہ — احسان ہی یہ مجھپر مری بال و پر کا

نہ ملا تھا جواب نامہ اگر — آگی قاصد جواب ہی دیتا

اسقدر ہی دراز ہجر کی رات — پر ترپنی سی جی نہیں بھرتا

تم تو دوزخمین بجاوگی ہماری بدلی — زاہد وہم جو گنہگار رہین پھر تمکو کیا

واعظو وعظ کی مجلس ہین تو تھا مین بدمست — کچھہ اگر ہوشمین ہوتا تو تمہاری سنتا

خنجر نی تری دیا نہ پا سینے — ترسا ترسا کی مار ڈالا

چاہیی سر کٹی ترا ای شمع — سوز دل کیون زبان پر آیا

ایدل تو اور چارہ عاشق ہو مجا کیا — مینی تری بھلی کو کہا کیا برا کیا

مری صورت جو بدلی فرط غم سی — تو وہ بولی کہ اچھا روپ بدلا

مطلع — کبھی کر ترا تیر کر جای گا ۔ تڑپ کر یہ نخچیر مر جای گ

مطلع — سوا اسکی کہ کچھ نہ لگی تڑپنی مین مزا پایا ۔ مری پہلو مین کہ تو نی ای درد ا کیا

فرد — وہ بولی بزم مین اغیار سی الگ رہنا ۔ کہین اسیر نہ بیٹھا ہو یہان فقط

مطلع — کھیل تھا عمر بھر جو کہیا تھا ۔ زندگی کیا تھی اک تماشا تھ

فرد — کہتا ہی عشق دیکھکی میرا چراغ داغ ۔ روشن ہی اس سی نام مری خاندا

مطلع — اچھا جنونکا ضعف مین ارمان نکلگیا ۔ اوٹھا نہ ہاتھ بھی کہ گریبان نکلگ

فرد — نہ چونکا مرا بخت خفتہ اسیر ۔ پھنکا صور محشر زمانہ

فرد — اللہ ری تیری وہ لگی حسرت کہ جان مین ۔ دل کھولکی حور دنسی بھی لپٹا نہ ج

مطلع — میکشونکا نامہ اعمال سارا دہو گیا ۔ جو دموان بیٹھی ہی تھا ابر رحمت

فرد — بادہ اطہر جسی کہتی ہو تم ای اہل ۔ دخت رز بھی تو اوسیکا نام ہی ا

مطلع — بزم مین اگر وہ غیرون پر ستم کیونکر گیا ۔ سیری آتی غیر پر بیداد مین کیا

فرد — نزع میں ہوں نہیں کہو اونسی اب آرام کرین / دیکہنا تہا مجہی ایک نظر دیکہہ لیا

فرد — دل مرا ایک قطرۂ خون تہا / نوش جان اوسکو تیری غم نی کیا

مطلع — ایدل بلای جا وہ کبہی آہی جایگا / دو چار بار کہنی مین شرما ہی جایگا

ای جذب شوق دید کشش مین کمی نکر / جلوہ کسی طرح سی وہ دکہلا ہی جایگا

فرد — بیقراری ایک سی دونون طرف تہی قاتلین / ہم ادہر تڑپا کیی قاتل اودہر تڑپا کیا

فرد — نالی کرتی کرتی مین ٹہہرا تو وہ کہنی لگی / مرگیا غش کر گیا دیکہو تو چپ کیون ہو گیا

مطلع — قتل کا مژدہ ہی میرا کام آخر کر گیا / یہ خبر سنتی ہی مین مارے خوشی کی مرگیا

فرد — اپنی مرنی کا نہیں غم ہی مگر اتنا غم / ایعزیزو ملک الموت نی گہر دیکہہ لیا

فرد — وہ سرمہ بہری آنکہین جو قاتل ہین کئی جادو / کتنونکو گرفتار کہا کتنونکو سلا رکہا

فرد — ناقوس لیکی جاتی ہو کعبہ کو تم ایہی / فریاد ان بتون کی کرو کی خدا سی کیا

فرد — پیگی تو تہی زاہدو ہی جنان مین شراب / جو میکشون نی یہان پی تو کیا گنا کیا

فرد — فرشتی آکی جہان مین گنہگار ہوی / یہی گناہ جو ہمنی تو کیا گناہ کیا

فرد — امیر صانع قدرت کا کہیل ہی دنیا / بنا بنا کی مٹاتی ہین سیکڑون کیا کیا

فرد — نوجوان لوگ کیا نہین کرتی / دل لگایا تو کیا گناہ کیا

فرد — دل خون ہو کی میرا کب چھٹتا ہی اوس سی / جس گل کی ہاتھ آکر رنگ حنا ہو بیٹھا

مطلع — خزان دیکھی ہی اب اور رنگ ای باغبان ہوگا / نہ مین اس باغ مین ہونگا نہ میرا آشیان ہوگا

فرد — قاتل اک چٹکی نمک نی ڈال اب / زخم کہاتی کہاتی تو جی بھر گیا

فرد — کس کس نی ہمکو روکا اوس در پہ ہم جو پہنچی / لغزش نی پاون پکڑی دربان نی ہاتھ کھینچا

مطلع — شب وعدہ نہ جھپکی آنکھہ تک آرام کب آیا / یہی کہتا رہا شب بھر وہ اب آیا وہ آیا

مطلع — عاشق ہوی مگر کچھہ اچھا برا نہ جانا / ہم دل لگا تو بیٹھی لیکن لگا نہ جانا

فرد — خط اوسنی بی پڑھی قاصد سنا مین سیکڑون باتین / جو پڑھ لیتا کہین خط تو خدا جانی وہ کیا کہتا

مطلع — دی جلد جام ساقی ٹوٹی خمار میرا / تیار ہی جماعت سی انتظار میرا

ک

انا الحق جرم تھا منصور کا — دیکھنی والا تھا کس مغرور کا — مطلع
ن سی تیری دلکو میری ہی یہ علاقہ — جب تیر کھینچا ساتھ کلیجا نکل آیا — فرد
ی کلی زندہ کرنا کیسا تم آپ مرتی — مرنیکا کچھہ مسیحا تم نی فرانجانا — فرد
ل اپنی رونیکو روتا ہی کیا — آگی آگی دیکھہ تو ہوتا ہی کیا — مطلع
ن ہی کب سی مجکو نکل ہی چکی کہین — کمبخت دم تو جان کا جنجال ہو گیا — فرد
کی پانون تھک گئی قسمت یہ قیس کی — جب تھوڑی دور نجد کا میدان رہ گیا — فرد
بوند بھر لہو ہی پر جب یہ ضبط ہو — اوسوقت تک دیکھو اس لہو بند بھر لہو کا — فرد
ت مین حلقہ کیی ایکسا ہی پیر کرم — دور ساغر مین سو پیر مغان بن بیٹھا — فرد
ن اسیر تم ہو ورنہ — وہ خانہ خراب کہر مین ہوتا — فرد
ی جو تھی دولائی چلنا تھا اوڑھ کر — جوبن چھپایا تھی لیکن چھپا نہ جانا — فرد
تھی دل کسی سی لگا و نہ ای اسیر — دیکھو تو چار روز مین کیا حال ہو گیا — فرد

مجکو دیکھا تو آئینی نی کہا	ہای کیا حال ہوگیا تیرا
سنا ہی کل کہین مسجد مین وہ بت آیا تھا	نماز ہو نہ سکی اسقدر ہجوم ہوا
قتل سی ہم رہی محروم گری ہاتہ سی تیغ	ہای اس آنکہہ سی جلاد کو کیون دیکہا تہا
اوٹہتا نہین ہی شور جو بازار مین کہین	شاید کہ آج امیر سی اوٹہا نہین گیا
تو مجہسی نہ مل خیر مجہی بہی نہین پروا	ڈہب تیری جلانیکا یہ ای یار کرونگا
تصویر تری لاکی مین اب سامنی تیری	چہاتی سی لگاونگا اوسی پیار کرونگا
نالی بہی سماتی نہین اس چرخ کی نیچی	کیا تنگ ہی الله مصیبت کدہ اپنا
قیامت کا اگر ڈر ہی تو یہ ہی	کہ ہی ہی ہمکو پہر جینا پڑیگا
بولی وہ گلی مین اپنی مجہسی	او خانہ خراب اپنی گہر جا
ٹانک دیتا تہا فلک جاگیر مین نیچی کہین	مختصر سا ایک تختہ بہر مدفن لیا
رخ جو قاتل ادہر نہین کرتا	ہای دل ہی جگر نہین کرتا

فرد
ذکر شب فراق پہ کہتا ہی دل مرا
تو پھیری آنکھ نام نہ اوس روسیاہ کا

مطلع
اوس بت تندخو کو رام کیا
آفرین ای امیر کام کیا

فرد
سوال خون کا اپنی کرینگی تجھسی ہم
جواب غمزۂ جاں ضد جواب کیا دیگا

فرد
اظہار حال حشر کی دن کچھ نہو سکا
قصہ مرا طویل زمانہ قلیل تھا

فرد
بہت غم نہ کہا عشق کا ای امیر
تجھی کوئی آزار ہو جائیگا

مطلع
تیری لکنت پر فدا سو جان سی دل ہوگیا
تو نی آدھی بات کی مین نیم بسمل ہوگیا

مطلع
وہ آئی کھینچکی تلوار سب کو شاد کیا
امیر آج بہت ہمنی تمکو یاد کیا

فرد
عمل کیا زاہد کہ مستون پر خدا کا رحم ہی
ابر جب قبلی سی اوٹھا میکدی پر چھا گیا

فرد
غم اوسکا حشر تک نسی چھپتا ہی میری سینی مین
کہان ہی وہ جو دل نام ایک یہان ہمارا رہتا تھا

فرد
وفا تو یار نہین چاہتا ہون مین تجھسی
جفا مین تو نہ کسیکو شریک کر میرا

فرد
مجھسی ہو سکتا کہ دیتا باز وی قاتل کو رنج
وہان ہوئی ابرو کو جنبش یہان بدن پر سر نہ تھا

یار آیا ہی سیری مردی پر — ہای اس وقت مین زندہ ہوا

ڈوب کر خوب خونچکان نکلا — تیر دلکا مزاجدان نکلا — ف د

کل ذرا چپ مری پاس آکی جو بیٹہا ناصح — مین یہ سمجہا کہین کمبخت اوسکی کہیہ آیا — ـع

مدت ہوئی کہ عیسی غم ہجر کی گیا دیدہ دل — صدقی کیا تہا صاحب تمسی عزیز کرتا — ف د

حضرت عیسی ابہی کیا دیکہتی ہو میری نبض — پہلی اوسکو دیکہہ آو پہر مجہی تم دیکہنا — ف د

کچہہ آج نہین نازک یہ افسردہ دلی کا — مدتسی یہی حال ہی یارو مری جی کا — ف د

سنوارا ہی اگر اوسکو لحاظ آنا ہی توڑ رکہنا — اب ای مشاطہ آئینہ نہ اوسکی روبرو رکہنا — ـع

دلبری ہی کام ہی ہمکو دل آزاری کیا — یار کی یاری ہی مطلب اوسکی عیاری کیا — ـع

شمع کیطرح جلا ہی مین اپنکا بہی لیکن — عمر بہر رشتہ الفت مری گردن ہی رہا — ـع

بیقراری نے مجہی بدلوائی تو کروٹ بدلی — درد دل نے جو مدد کی تو مین بستر سی اوٹہا — ف د

مین دل لگاکی توسنتا ہون کیا کرون ناصح — ترا کلام ہی دل مین اثر نہین کرتا — ف د

مطلع — ٹوٹکر کس کان سی موتی کا دانہ گر پڑا ۔ ڈھونڈھتی انکھو نسی جو سارا زمانہ گر پڑا

فرد — ضعف دل نی اثر یہ دکھلایا ۔ در و سی بہی اوٹھا نہین جاتا

فرد — آوارہ پھر رہا ہی محبت کی راہ مین ۔ اک دل دیا تھا ہمکو خدانی سو یون گیا

فرد — جکر لگا رہی ہی جو بجلی چمن کی گرد ۔ مد نظر ہوا ہی مرا آشیانہ کیا

فرد — ہزارون اوس سی سوا بی نشان ہین لیکن ۔ نکل گیا ہی زمانی مین نام عنقا کا

فرد — لاکھون وہ لیلی کی دیوانی تہی او نمین عشق نی ۔ ایک مشت استخوانکا نام مجنون کہدیا

فرد — بہا خون ہو کر جو ٹہوکر سیے بولی ۔ مصیبت کا مارا یہ دل تھا کسی کا

فرد — ہم مرگئی تو واہ ری بدنامیونکا پاس ۔ سٹوا دیا نشان ہماری مزار کا

فرد — دیکھکر عکس آیینی مین کہا ۔ یہ تو کچھ صورت آشنا نکلا

فرد — باڑہ رکھی ہی اوسنی خنجر پر ۔ ہای اس وقت مجھہ مین دم نہوا

مطلع — دلمین تو ہین حضور وہان غم کا کام کیا ۔ ہو جس جگہ سرور وہان غم کا کام کیا

جو ہی مقام جسکا زیبا وہی ہی اوسکو	سینی مین داغ بستر پہلو مین درد اچھا	فرد
بولی وہ سنکی رات کو میری صدا امیر	پوچھو تو کوئی نام ہی کیا اس فقیر کا	فرد
یون تیری در پہ کیون پڑی رہتے	ہم غریبون کا گھر اگر ہوتا	فرد
تو ہی بتا ٹھکانا ای باغبان ہمارا	کس شاخ پر چمن مین تھا آشیان ہمارا	مطلع
تپ غم ہوئی تو بھی معشوق ہمکو نہین	تیری گرمیون نی ہمین مار ڈالا	فرد
روز محشر سی ڈرایا ایکدن شیخ نی اونہین	ہنسکی بولی وہ بھی اک فتنہ ہی اپنی چال کا	فرد
پڑ گیا ہی کوئی ناسور جگر مین شاید	کہ مری آنکھ سی کل شب کو لہو بھر آیا	فرد
پہلی تو کوی یار مین تہا امیر تہا	نکلا جو گہر سی یار تو جم غفیر تھا	مطلع
بتکدی مین ہین اب صنم خوش شاب	گہر تو انکا خدا کی نذر ہوا	فرد
چھوٹ گئی بو جہان محبت کی	رنگ پھر ڈر سی منہ نہین چڑھتا	فرد
قتل ہو ذی کا تو شہرہ عام ہی درست	ناصح ابتک کیون سلامت رکھا	فرد

ـث غنچ دونون نی مجہپر ستم ایجاد کیا — اسنی حیران کیا اوسنی پریشان کیا

ـلمتی ہین چش رہ رہ کر تری تلوے زمین اے رہ رو — عوض لیتی ہین کانٹی تجہسی اپنی ہاپائی کا

ـیری قتل کو تلوار ایسکی یار آیا — لپٹ گیا مجہی بی اختیار پیار آیا

ـقسی سینی جو خنجر کی تلی سر کہدیا — چہیڑنی کو ہاتہ سی قاتل نی خنجر کہدیا

ـب فرقت بہی ہوئی ہی کہین آخر — اس شام نی بہی کبہی دیکہا ہی سحر کا

ـو پہ رکہکی سر جو وہ گل ساتہ سو گیا — آرام یہ ملاکہ مرا ہاتہ سو گیا

ـغ نی پہونکا ہماری خانۂ دل کو بہیر — ایک چنگاری نی سارا گہر جلا کر کہدیا

ـی خود تہی بی ثبات گلستان دہر مین — گلچین غریب مفت مین بدنام ہو گیا

ـبط کرتی ہی اثر نالونکا ظاہر ہو گیا — بول اوٹہی گہبراکی ہی ہی لوح وہ آخر ہو گیا

ـا جو پہلو سی اوٹہی نسی صدما اٹہا — درد پہلو مین یہ اوٹہا کہ مین چلا اوٹہا

ـشت کا سلسلہ نہ گیا ہاتہ سی کبہی — دامن سی ہاتہ اوٹہا تو گریبان چاہیئے

گلگشت کی نہ دی مجھے تکلیف مصحفی ‏ کیا دل گرفتگی مین مزا اسیر باغ کا

تھی اشک حسرت جہان بحر مین ‏ وہین خشک ہی مرا لہو ہو گیا

نہین تجھ نی دیکہا ہی اوس بت کو زاہد ‏ یہ ایمان ہرگز سلامت نہ رہتا

دلمین مضمون تھا جو اوس شوخ کی نامی نہوا ‏ رہگئی مجکو یہ حسرت کہ وہ شاعر نہوا

کچھہ اس ادا سی مارا مجھہ کشتہ ادا کو ‏ مقتل مین ہر طرف تھا اک شور آفرین کا

عشق نی زور دکہایا تہا امیر ‏ کوہکن کوہکنی کیا کرتا

چپکا بیٹہا ہوا ناصح کی مین باتین سنتا ‏ پر ترا ذکر تھا ای یار مین کچھہ نہ بکا

بڑہا مست شراب شوق ہو کر مین جو صلتین ‏ تو وہ بولی پیی ہو آج تم مجھسی الگ رہنا

مرگئی اوس شوخ سی وصال رہا ‏ خواب مین بہی وہی خیال رہا

کرتی تو کیا قتل مجھی یار نی لیکن ‏ رو رو کی مری خون کو تلوار سی دہویا

ایسی کیا کری کوئی دربار ای امیر ‏ دو دن جہان سلام کیا وہ بگڑ گیا

فرد
چلی جو آگی بتاتی تری گلی کی راہ
ہین آج خضر سی بہی سخت بدگمان ہوا

فرد
زیر شمشیر بہی نظارہ قاتل ہوا
خوب ای حسرت دیدار مرا ساتہ دیا

فرد
کہینچنا ہو نہین تصور مین اگر ہاتہ اونکا
کہینچکی کہتی ہین کہ ہی ہی مرا پہونچا ٹوٹا

فرد
امتحان گاہ محبت مین تہی سب تابکمر
دو قدم جو بڑہ گیا میدان اوسکی ہاتہ تہا

مطلع
ذرا چشم تر کو اشارہ کیا
کہ دریا نی ہمسی کنارہ کیا

فرد
شکوہ زبان پہ آنسکا رنج ہجر کا
اک بوسہ دیکی اوسنی مری منہ کو سی دیا

فرد
جنت کا نہ مین غم اہان حورونکا نہ ہین طالب
بوڑہا سا وہ قد ہوتا چہوٹا سا مکان ہوتا

مطلع
پٹکی او جہل سی قیامت ہی اٹہا کرنا
قہری ٹہکی کہڑکی سی نظارہ ہی کرنا

فرد
سمجہی کہ عرض حال کریگا ضرور آیہ
دربار اوسکی آتی ہی خجالت کر دیا

مطلع
ازل کی دن کوئی نادان تہا نہ دانا تہا
فقط امیر عنایت کا کارخانا تہا

مطلع
باغبان کہتا ہی سن سنکر فغان عندلیب
پہونکدی ای آتش گل آشیان عندلیب

باغبان نے ادا کر گل بوے وفا گلچین رقیب — یارب اپنا درد دل کس کو سنا تی عندلیب — فرد

کل و لسی لگی ساری گلشن میں آگ — الہی کہان جای بلبل غریب — فرد

بند ہوگئی اوس گل کی یہ نازک مزاجی کی ہوا — پھر گئی منقار تک آکر صدای عندلیب — فرد

میری حق میں ہے طرح سی یار کی چتون غضب — قہر کی چتون ہی آفت پیار کی چتون غضب — مطلع

دیکھ سکتا ہون نہیں اوسکو نہ وہ مجھکو آہ — گھر کی اندر ہین وہ بیتاب مین باہر بیتاب — فرد

شمع پر گذری ہی جو شب تا سحر — مختصر سی ہی ہماری سرگذشت — فرد

دم بدم ٹھہر ٹھہر مین ہاتھ نہیں دل کو سنبھالون — بیدرد سیری سینی سی کانپ ابھی کھینچ — فرد

ہنسکی دی نی پر مری کیسا لیا مجھکو جل — بہ گیا مین پانی پانی ہو کی آنسو کی طرح — فرد

لیل و نہار وصل کہا تا ہی دکھا — کیسی یہ آسمان نی لگائی ہی شام صبح — فرد

ساری راہ مین بہتر ہی سرکشی کو صباح — اب آگی قاضی و مفتی و محتسب کے صلاح — مطلع

دعوی ہی کو کہ سکینہ نکلا اسیر کو — بیٹھا ہی تیری آگی گنہگار کی طرح — فرد

مفرد — اب یہ عالم ضعف کا ہی جی جو بہرتا ہون آہ پر / ساتہ ہر آنسو کی گر پڑتا ہون آنسو کی طرح

مفرد — نہین ہین پتلیان آنکہون مین اوسکی / یہ در پردہ ہین دو فتنی نظر بند

مطلع — بوسہ اوس لب کا ملا پائی مراد / منہ کی مانگی آج ہاتہ آئی مراد

مفرد — کہتی ہین کشتۂ رفتار سی وہ ٹہوکر اگر / کہولدی آنکہ اگر ہی مری رفتار پسند

مطلع — تجکو بہیجا تہا کسلیی قاصد / بات کا تو جواب دی قاصد

مفرد — کرتی ہین ڈرتی ڈرتی اودہر اک نگاہ شوق / جب دیکہ لیتی ہین پہلی ادہر کو ہم

مفرد — کچہ ایسی بیخبری چہا گئی ہی الفت مین / نہ دلکو میری خبر ہی نہ مجکو دلکی خبر

مفرد — ہین فریب صحن گلشن ہم اسیرونکی قفس / دیکہ لیتی ہین کبہی پہلو کا جوبن جہانک کر

مفرد — آئی بہت جو یاد پس مرگ میری داغ / دو پہول اوٹہا کی پہینکدیی میری گور پر

مطلع — آیا جو یاد سونا اوس سی چمٹ کر / تکیونسی شب مین پا کیا لپٹ کر

مفرد — آنکہین تو میری ملتی ہو ایجان پانو سی / نرگس کو احتیاط سی کہتی ہو طاق پر

مطلع — اسطرف ہم اسطرف دل بیچ مین ہی چشم تر / ہم سمندر کے ادھر مین دل سمندر کی ادھر

شعر — سمجھی ہم اوسکو سایۂ دیوار یار / اوٹھا گیا نہ سایۂ طوبی مین بیٹھ کر

شعر — ناتوانی نی زور کام کیا / چڑھ گئی یار سے نگاہون لڑ کر

شعر — مین وہ گل ہون اس چمن مین باغبان / پھینکدی گلچین بھی جسکو توڑ کر

شعر — مشکل سی ذبح ہوگا بہت جان تن مین ہی / کرتا ہی مجکو ذبح تو تلوار تیز کر

مطلع — عقل کہتی ہی کہ وہ وحشی ہی پہلے رام کر / شوق کہتا ہی ابھی سی وصل کا پیغام کر

شعر — قتل کر پر اک ذرا اے تیغ یار / آشنا نا آشنا پہچان کر

مطلع — دھوم کرتا ہی ابھی وحشت تو خاطر خواہ کر / شہر گردی کبتلک صحرا سی بھی کچھ راہ کر

شعر — عشق کی نام سی معشوق کو ہوتا ہی گریز / جی مین ہی آج سی عاشق ہون شب فرقت پر

شعر — ذرا نظارۂ گل بلبل بے بال و پر کری / بٹھا دی ایکدم صیاد سی دیوار گلشن پر

شعر — گھر بیٹھی ہی رقیب کو مجسا سمجھ لیا / باہر تو گھر سی آ کبھی تلوار کھینچ کر

مطلع
نرغہ ہی حسرتون کا دل داغ داغ پر
گرتی ہین جس طرح سی پتنگی چراغ پر

فرد
گرتی نہین ہی اوس آنسو ہین افلاک پر
روتی ہی رات بہی ہمی بخت سیاہ پر

مطلع
جانی دی اوس بت کو نہ ضبط نالہ و فریاد کر
اتنی بی صبری نکر ای دل خدا کو یاد کر

مطلع
بیٹھ مین پڑ جای نا انکھہ اوس رخ پر نور پر
چڑھکی بیٹھی ہین کلیم اللہ کوہ طور پر

فرد
تو آسمان توڑ چکا اب بہت نہ بڑہ
ای نالہ آگی جای ادب ہی خدا سی ڈر

فرد
مسافر جنگ کنتی ہین فرشتون سی خدا سمجھی
گھڑی بھر چپ پڑا رہنی نہین دیتی ہین منزل پر

مطلع
جان اگر دیتی نہین ہی ساقی گلفام پر
کیون لہو روتی ہی منہ کہکر صراحی جام پر

مطلع
صیاد یہ ستم تو برای خدا نکر
بی بال و پر ہون مین ابہی مجکو رہا نکر

مطلع
کوئی جوبن پہ ہی عاشق کوئی اوسکی گات پر
کچھہ نہین کہلتا کہ ہم دیوانی ہین کس بات پر

فرد
پس مردن یہ بخشا ہمکو رتبہ بیقراری نی
چہپی ہم خاک کی نیچی گئی افلاک کی اوپر

مطلع
ای یار بات بات پہ ہوتا ہی اب بگاڑ
غصہ ہی قہر خشم ہی آفت غضب بگاڑ

کیون نہو دریا کی پانی مین یہ توڑ ۔ ہی مری ہی آنسوون کا تو نچوڑ (مطلع)

فصل گل آگئی شاید کہ صبا گلشن سی ۔ برگ گل لیکی چلی مرغ گرفتار کی پاس (فرد)

نکلی اب کوئی تو راہ پرورش ۔ بندہ پرور اک نگاہ پرورش (مطلع)

اب نہین دو شعر بہی یاد ای آہ مسیح ۔ تہی کبہی دیوان کی دیوان حفظ (فرد)

دیکہکر گستاخی پروانہ شرماتی ہی شمع ۔ تہوڑی تہوڑی کیسی محفل مین ہوئی جاتی ہی شمع (مطلع)

مجلس مین بیان سوز دل کا ۔ جلجای تری زبان ای شمع (فرد)

مدعای وحشت دل دونون ہم پر نہ کہ جاتی ہین ۔ پہٹی جبدم گریبان چاک پہنچی ہاتہ دامن تک (فرد)

ایک قطرہ خون ہی دل پر وہ قطرہ ہی کہیں ۔ غوطی کہاتی پہرتی ہین جسمین عالم آج تک (فرد)

ای غم تری اب خوشی کہان تک ۔ کم بخت لہو تو ہو گیا دل (فرد)

دیکہکر تیغ مجہی غش نہین آیا قاتل ۔ سجدہ شکر کو سر مینی جہکایا قاتل (مطلع)

سارا ہی چمن مکان بلبل ۔ ہر شاخ ہی آشیان بلبل (مطلع)

س مین آج بہت بچی اس نے بلبل — گلون کی خیر ہو یارب اداس نے بلبل — مطلع

خوان پہلو کی میری سو گہمکر بولا ہما — کسطرح کہاون انہین آتی ہی انسی بوی دل — ف

نی ہین دو گلچین سی خزان سارا چمن — اکطرف بیٹہے ہای بلبل اکطرف بیٹہے ہای گل — ف

ہوا گلون کا جو بلاتا ہی رنگ دل — غنچے کی طرح باغ مین ہوتا ہی تنگ دل — مطلع

نوط کوئی سختی ایام سی نہین — عشاق سخت جان ہین تو معشوق سنگدل — ف

لیسی گذر گئی شب وصل — ادہر آئی ادہر گئی شب وصل — مطلع

تی مین بہاک کی کعبی پہنچے — جانا تہا کدہر کدہر گئی ہم — ف

ان خمار محبت وہان ہی نشۂ حسن — نہ اختیار مین تم ہو نہ اختیار مین ہم — ف

پ گئی پہلی تو مجہکو دیکہکر — پہر کہا کہ کس سی شرماتی ہین ہم — ف

یہ کس چشم سیہ کا دور دورہ — سرمی کی صورت پسی جاتی ہین ہم — ف

ی منتشر ال پہ چنتی تہی ہماری ہی نفس — المدد ای تیز رفتاری کہ ہی جاتی ہین ہم — ف

تر دستیِ مژگان ستم کیش تو دیکھو ۔ ہر ہاتھہ مین سو وار ہین وار ہین سو زخم (نسخہ د)

راتدن رونا تڑپنا تلملانا پیٹنا ۔ ہین تو ہم ناکام پر رہتا ہی کامونکا ہجوم (نسخہ د)

بہار آئی جنون کیا مین جاؤن گلشن مین ۔ نہ تار میری گریبان مین ہی نہ دامن مین (مطلع)

تجھسا دیکھا نہین جوان کوئی ۔ اچھی اچھی جوان دیکھی ہین (نسخہ د)

مرکی بھی یار کا دم بھرتی ہین ۔ زندہ عشق کہین مرتی ہین (مطلع)

جانشین دلکی بی بینی کی راہین اور ہین ۔ جسکو آنکھین ڈھونڈہتی ہین وہ نکاہین اور ہین (مطلع)

کیا ہی سینی جب اظہار شوق گل اسیری مین ۔ مری صیاد نی سیری پرونکی پھول کترتی ہین (نسخہ د)

دل ویران مرا آباد رہے ۔ ایسی ویرانی کہان ہوتی ہین (نسخہ د)

آنا ستاع جان پہ تفاخر نہ چاہیے ۔ ایدل یہ جنس کون سی بازار مین نہین (نسخہ د)

ہمین لیگئی بیخودی دور آپسے ۔ خدا ہی ملائی تو اب ہم ملین (نسخہ د)

ساتھ سمائی کیا ہی کرم تو عذر کیا ۔ جلی بھنی ہوئی ہین ہڈیان سو حاضر ہین (نسخہ د)

فرد — خدا دراز کری عمر برق ای گلچین ۔ چراغ آگ کی جلاتی ہی آشیانون مین

فرد — شیخ جی مر گئی ہین اونکی مرید ۔ حبس دم کا گمان کرتی ہین

فرد — اول عشق مین سب رونی لگی تم تو آیہ میت ۔ نہ ابھی نالی کیی تمنی نہ آہین کھینچین

فرد — مفر نہین ہی لحد مین بھی وحشت دل سی ۔ ہم اب یہان سی الہی کہان نکل جائین

مطلع — تجھی کیا ہم جو وصف ساقی گلفام کرتی ہین ۔ تو اپنا کام کر واعظ ہم اپنا کام کرتی ہین

فرد — وصل کو اونسی جو کہتی ہین کرین وعدۂ حشر ۔ کبھی قتل کی خواہش تو ابھی حاضر ہین

فرد — پاس انفای محبت سی یہان تک کہ امیر ۔ دل ہی میرا مری حالت سی خبردار نہین

فرد — ہزار طرح کی ہوتی ہین وہم ہمکو امیر ۔ کسی کی آنکھہ جہان ہم پر آب دیکھتی ہین

فرد — یار کی اوٹھتی ہی ہم ہو گیا سامان عیش ۔ می کہین مینا کہین ساقی کہین ساغر کہین

مطلع — امیر دیر و حرم سی الگ جو جاتی ہین ۔ وہ ڈیڑہ اینٹ کی مسجد جدا بناتی ہین

فرد — وفا کا وعدہ وفا ہو یہ غیر ممکن ہی ۔ جفا کا وعدہ تو ابتک وفا ہوا ہی نہین

فرد — بلبل آواز اسیران قفس کو نہ سنا ‌ ‌ صحبتین اگلی چمن کی انہین یاد آتی ہین

رع — عجب دریای حیرت مین پڑا ہون ‌ ‌ مین کس نا آشنا کا آشنا ہون

فرد — ہو کی خوش نالہ بلبل پہ جو گل ہنستی ہین ‌ ‌ وہ تری پیار کی باتین مجھی یاد آتی ہین

فرد — نہین پروا کسیکو کاروان مین ‌ ‌ الٰہی کیا مین فریاد درا ہون

رع — اوسکو جی مین جب ڈھونڈھ کرین کہتا ہین گیا ہون ‌ ‌ لغزش سی گرا ہون طپش دل سی اوٹھا ہون

فرد — زاہد و غافل نہین اوس سی صنم ‌ ‌ بتکدی مین بت خدا کی یاد مین

فرد — سنتی نہین ہای عمر رفتہ ‌ ‌ ایک عمر سی ہم پکارتی ہین

رع — راحت کو ڈھونڈھتا ہی عبث تو جہان مین ‌ ‌ اسکا زمین مین ہی نہ پتا آسمان مین

دینی نہ تھی کسیکو جو ای آفریدگار ‌ ‌ پیدا ہی کیون کیا تھا خوشی کو جہان مین

فرد — مرا خط اوسنی پڑھا پڑھ کی نامہ بر سی کہا ‌ ‌ یہی جواب ہی اسکا کہ کچھ جواب نہین

فرد — کبھی ہم تک نہین آتین جو دکھ کا حال کہلا مین ‌ ‌ وہ نظرین سیر کرتی پھرتی ہین گنگا کی ساحل مین

مطلع — پہولونسی کہہ صبا یہ خوشی کی جگہ نہین — رونیکا ہی مقام ہنسی کی جگہ نہین

فرد — اوس خرابی مین ہم پڑی ہین آسی — کہ جہان خاک بہی نہین کوسون

فرد — ای صبا جا کی اسیران قفس سی کہدی — موسم گل ہی اب آکر چمن آباد کرین

فرد — اتنی فرصت ہمین دی ہی کشش وحشت جنون — تہم کی دو چار گہڑی خاطر صیاد کرین

فرد — نامہربان ہی یار تو اوسکا نہین قصور — یہ مہربانیان بہی کسی مہربان کی ہین

فرد — ہجر مین انکا تنہائی کا کرتا ہون جو بین — حسرت دیدار کہتی ہی کہ مین تو ساتہہ ہون

فرد — ادب عشق بتا مجکو جو مرضی ہو تری — خواب مین بہی ہین اوسی پیار کرون یا نکرون

فرد — تنہائی مین نہ رونیکا نہ گانیکا لطف ہی — اک تان تم اوڑاؤ تو اک نالہ ہم کرین

فرد — صورتکو اوسکی دیکہہ کی سمجہی ہو تم غریب — تمسی کبہی اسیر سی باتین نہین ہوتین

فرد — ڈراون حشر کی فریادسی کہتی ہین — ہماری آگی تمہاری وہان سنیگا کون

فرد — اپنی گہر بیٹہی وہ آرام سی کرتی ہین بسر — دیکہکر حال مرا ضبط کرین تو جانین

فرد	غم نہ اوسکا جائے دلسے خوش ہون مین	دلکی جانے کا مجھے کچھ غم نہین
فرد	کوٹھے سے وہ اوتر کر پہنچے بھی اپنے گھر مین	آنکھین ہماری اب تک چھت سے لگی ہوئی ہین
مطلع	نگاہین حیا سے کہان پھیر چلین	ادھر دیکھئے پتلیان پھیر چلین
فرد	کہین اسکی واعظ ہین تو یہ کچھ ہی کلام	سیکڑون مین ابھی آئین تو سمائے یہ کہین
فرد	پھر کیا پھول کوئی آتش گل کا شاید	آشیانے جو عنادل کی تڑپنے لگتے ہین
فرد	کہات مین محتسب کو رہنے دو	مست بھی ہوشیار رہتے ہین
مطلع	نہ عارض نہ زلف دوتا دیکھتے ہین	خدا جانے ہم تجھمین کیا دیکھتے ہین
فرد	لیا پھر تونے اوسکا نام اے دل	ارے ظالم ابھی سمجھا چکا ہون
فرد	کسیکا دل ہے مکدر ضرور مجھسے امیر	کہ اک غبار سا رہتا ہے میری آنکھون مین
فرد	اے صنم اب ترا خدا حافظ	ہم تو کعبے کی راہ لیتے ہین
مطلع	امیر مرنیکو آسان نہ سمجھ یارو مین جان	اٹک اٹک کے نکلتی ہے انتظار مین جان

فرد
تو ادب سے جسے کہتا ہے صدا اے زاہد | اوسے کو پیار سے ہم لوگ صنم کہتے ہین

مطلع
آتی ہین جانب زندان جو وہ مرتی ہین | اپہی آپ اپنی اسیرونکی خبر لیتی ہین

مطلع
لگا کر تجہسے دل حاصل ہوا اے دغا دشمن | زمانے بہر کا مین دشمن زمانہ بہر مرا دشمن

مطلع
اشک سے جب دیکہے معمور ہین | دونون آنکہین ہین کہ دو ناسور ہین

فرد
مانگتا ہون خدا سے روز شراب | مین بہی کیا رند پاک طینت ہون

مطلع
کہنائی جانتی ہین انکی گہاتین سمجہتی ہین | زمانہ ہمنے دیکہا ہے یہ سب باتین سمجہتے ہین

مطلع
لذت جو خامشی مین ہے کیونکر عیان کرون | قابل بیان کے جو نہو کیا بیان کرون

مطلع
برچہیان جب ادہر سے چلتی ہین | دلکے کیا حسرتین نکلتی ہین

فرد
یہ تیلیان نہین ہین لوہے کی ہمصفیرو | چہریان لگی ہوئی ہین چارون طرف قفس ہین

فرد
مین جاگ رہا ہون ہجر کی شب | پر میری نصیب سو رہی ہین

فرد
کرتی ہین بندگی پیر مغان | شیخ جی کیا جوان صالح ہین

وہ بت آئیگا تو بت بنجائیگا واعظ ابہی | حاکموں کی سامنی چلتی ہین تقریرین کہین
مجکو دیکہا تو غیر سی بولی | آپ بہی مجکو پیار کرتی ہین
ایک بہی مانتا نہین وہ بت | ہم خوشامد ہزار کرتی ہین
نہ تڑپون جو فرقت مین تو کیا کرون | کہ بی شغل رہنی کی عادت نہین
کوئی مجکو لیی جاتا ہی کہین | نہین معلوم کہان جاتا ہون
راہ صحرا کی جو ہم لیتی ہین | جتنی کانٹی ہین قدم لیتی ہین
ڈوبنی لگتا جو مین دریا مین موج ناتوان | چہوٹی چہوٹی کشتیان بی بی کی جو بین دوڑتین
جب کہتا ہون کہ ساحل تک مجہی پہنچائی کون | خضر کہتی ہین کہ اس دریا کا ساحل ہی نہین
ہمکو فردای حشر کا کیا غم | کہ شب ہجر کی سحر ہی نہین
پکارون کسی کاروان مین امیر | جرس بہی تو آواز دیتا نہین
ہو کوئی گاہک تو سودا بیچا امیر | کون سی بازار مین سودا نہین

ہنس تو پڑتی ہین میری ڈنی پر
شکر ہی گریہ بی اثر تو نہین

ایسی راحت ملی قناعت مین
سو گئی پانون کنج عزلت مین

مین کہتا نہین منہ سی کچھ مر رہا ہون
غم عشق تب بی خوشی کر رہا ہون

مزا ملا مجھی یہ دل کی بیقراری مین
کہ بھر رہا ہون نمک اپنی زخم کاری مین

کرتی ہین جو لوگ ذکر اونکا
ایک ایک کا منہ مین دیکھتا ہون

ای دختر رز قدر نہین ہی تجھی اپنی
پڑھتی ہین فرشتی تری دامن پہ نمازین

دم لی نہ ابھی پوچھ مری درد کو ہمدم
رہ جیئی جو دل ٹھہری تو کچھ بات کرون مین

ان حسینونکی ہی عجب سرکار
پانون چھونی پہ ہاتھ کٹتی ہین

کرین نہ قتل وہ عشق و ہوس کو جانچ تو لین
کمر سی کھینچکی شمشیر امتحان تو لین

نفرت ہی لوگ ٹوک سی اپنی سرشت مین
رضوانکو دیکھکر نہ گئی ہم بہشت مین

پانو اوسکی نہین دباتی ہین
اوسی اپنا دباو ڈالتی ہین

مطلع
اس سی شک اوس سے ضرر دونو جہان کی نیابت ہین — رہنما رہزن تمہاری راہ مین ایک ہین

مری گھر خواب مین آی تھی اک دن — ا دہر سنہ کرکی اب سوتی نہین ہین

لیا ہی غیر نی بوسہ اوسی کو گالی دو — خفا سو مجہسی لینی مین ہین دینی مین

نالہ اگر کری تو سمجھہ بوجھہ کر کری — بلبل سی کہدی کوئی کہ ہم بہی چمن مین ہین

مین خدا کی سامنی کہدونگا زاہد تو تو کیا — یار سابت دو سہارا سارے خدائی مین نہین

مطلع
رات دن غم مین یہ غم کذرتی ہین — ہم تو اس زندگی پہ مرتی ہین

میکدی مین کمین پڑی ہونگی — شب جمعہ ہی آج اہیر کہان

صیاد سی چہری کی تلی عندلیب نی — حسرت سی یہ کہا کہ غریب الوطن ہین مین

عاشق ڈرا ئینگی اوسی کہکر یہ حشر مین — کیون ای صنم خدا سی ترا اب گلہ کرین

مطلع
محتسب جام می جو ٹوٹی ہین — میکشون کی نصیب پھوٹی ہین

ہماری سامنی بڑہ بڑہ کی بولتا ہی بہت — ملی وہ اکی تو ناصح کو ساتہی کردین

دیکھنا لغزش نہ کہا نا واعظا | پی کی ہم آئی ہین بزم وعظ مین

اسیر وادی غربت مین تا کجا گردش | بہت سفر مین ہی اب چلو وطن کو چلین

لین بلائین جو وصل مین کوسا | بس نہین پا تو نسی مین چڑہتا ہون

ای چرخ یہ اپنی حوصلی ہین | اک دل ہی ہزار آہی ہین

تڑپا مین بہت تو ضعف بولا | اسد اتبک یہ حوصلی ہین

خستہ اک پردہ نشین کا ہون فرش سو نسی کہو | تیری تابوت سی دو چار قدم دور رہین

عکس اپنا آینی مین دیکھکر کہتا ہی کہ | دیکھنی والون سی خلوتمین بہی چہٹکارا نہین

کسکی غم مین مین مرا تہا کہ مری ماتم مین | بال کہولی ہوی فردوس سی حور آئی ہین

بحث تنگی دہن مین کسی کیون ہی مجھسی چاہل نہین | کسکی منہ لگتی ہو تم غنچہ تو اس قابل نہین

دعائین سیتی اونکو دین تو بولی | ابہی یہ گالیان کسن پڑہتی ہین

کیا تڑپ کر لوٹ کر اوقات کاٹی ہجر مین | گرد مین پی پی کی ہستی رات کاٹی ہجر مین

نسخہ دو .... آمد ہی فصل گل کی جلدی میں اور دیر و | ٹانکی ہو جا کے لمیں وہ چار گئی ہین

مطلع .... بی تکلف ہو تو ہم شعر و سخن پر غش ہین | کوئی معشوق ہو بیساختہ پن پر غش ہین

مطلع .... تڑپی کس طرح یاد قاتل مین | جان بہی ہی کہین مری دل مین

نسخہ دو .... کیونکر تری گلی سی ہین قاتل ابہی اوٹہون | مٹی مین مل تو لون نہین ابہی مین بہا تو لون

نسخہ دو .... محشر مین بہی وہ یوانونکو پوچہا نہ کسی نی | آگی کی خدا جانی ابہی تک تو بچی ہین

مطلع .... سراپا آرزو ہون کیا نہ مانگون اور کیا مانگون | خدا سی کیا دعا مانگون دل بہید عا مانگون

مطلع .... فصل بہار آئی گلشن مہک رہی ہین | ہر شاخ گل پہ کیا کیا بلبل چہک رہی ہین

مطلع .... دشمن ہین بات باتمین وہ بدگمان ہین | ظاہر مین دیکہی تو بڑی مہربان ہین

مطلع .... با وفا وہ بیوفا سب بیخبر ہین وہان | آشنا نا آشنا دونون برابر ہین وہان

نسخہ دو .... دو باتین ہین دل مین ہو رہین انکی تقرر | تم آوگے کسدن مجہی بلواوگی کسدن

نسخہ دو .... دیکہا ہی کسی راہ مین ہمنی کہ نہین ہوش | کہبرائی ہوئی سی پہرتی ہین گہر بہول گئی ہین

ساقی ہوں مست بادۂ عشرت کا کب ہی شوق
توبہ کا نام لیں یہی دشمن بہار میں

سخت جان مجھکو سمجھکر قتل وہ کرتا نہیں
بیری مرنی کی جگہ ہی کیہ میں مرتا نہیں

زہی نصیب خوشا بخت اگر تیغ میں
گناہگار ہیں تیری شمار ہم بھی ہوں

جوش جنون کا اب کوئی سامان ہی نہیں
وہ ہاتھ ہی نہیں وہ گریبان ہی نہیں

خم کی خم صاف جو کر جاتی تھی وہ باتوں میں
ذکر خیر آج تک انکا ہی خم اباتوں میں

ہدف تیر نظر کر کی وہ کہتا ہی امیر
تیر کسنی تیری سینی پہ لگا ہی دیکھوں

تاب و طاقت تو مری کھنچی کوچی میں تیری
پھر تلک اپنی میں اب جاؤں تو کیونکر جاؤں

خط طویل یار کو سینی لگا لکہ
مطلب کو دیکھی تو کہیں کچھ پتا نہیں

معشوق تو حسین کہ ساقی ہو نازنین
دلمیں مزا نہیں تو کسی بات میں مزا نہیں

باطن کو دیکھئے تو سراپا فریب و مکر
ظاہر کو دیکھئے تو وہ کچھ جانتے نہیں

رکھتی تھی جسمیں جو پانوں فرش گل
تیری گلی میں اب وہ کانٹوں پہ لوٹتی میں

فرد...... ڈهیر ہین سایۂ اشجار مین کچهه مٹی کے
اور کچهه ہمکو خبر گور غریبان کی نہین

فرد...... نیند آنی کا نہین اب کوئی سامان امیر
نہ وه زانوی غم باز و نہ سر کچهه بهی نہین

مطلع...... وه مست شراب پهر رہی ہین
ہم مفت خراب پهر رہی ہین

فرد...... خاک جو لپٹی ہوئی آتی ہی محمل سی تری
سی یہی مجنون اے محمل نشین مجنون کہان

فرد...... چاشنی عشق کی جس روز سی چکهی ہی امیر
تلخ باتین لب شیرین سی مزا دیتی ہین

مطلع...... اڈهکی سب ہمنفس کسکا یارب غم کرون
قیس کو روون کہ مین فرہاد کا ماتم کرون

مطلع...... شام سی روز سحر کو دهنتا ہون
شمع کی سرگذشت سنتا ہون

مطلع...... انسان مین کیسی پریان ہاے کہان ہین
مٹی کی مورتین ہین حسینی کی تپلیان ہین

فرد...... تم تو مری سوال کا دیتی نہین جواب
مجهسی جو کوئی پوچهی تو مین کیا جواب دون

فرد...... طرز ناله وه بتا دو جو ہو صیاد پسند
ای اسیران قفس تازه گرفتار ہون مین

فرد...... عمر کو سارا زمانه گذران کہتا ہی
دن جدائی کا مگر عمر مین محسوب نہین

باغبان

فرد باغبان تو ہی کسی شاخ پہ بٹھلا دی مجھے — بی پر و بال ہون ہی طاقت پرواز نہین

فرد حضور یار مجھی عرض حال کرنا ہے — کری قبول تو ناصح کو مین وکیل کرون

فرد کھب گئین دل مین اگر پلکین یہی زاہدا — سیکڑون پڑ جاینگی رخنی تری ایمان مین

بیت ممکن ہی بی زر یمین ہین صبر اے خدا کرون — فرمائیین جو یار کری اوسکو کیا کرون

بیت نہ عارض نہ زلف صنم دیکھتی ہین — خدا دیکھتا ہی جو ہم دیکھتی ہین

فرد کون گلگشت کو بازار مین آیا ہی کہ آج — مشوری ہوتی ہین یوسف کے خریدارون مین

فرد کیا حال دو دن مین الفت نی کیا — کہی تو کہ برسون کا بیمار ہون

فرد ای عمر رفتہ کہدی یاران رفتہ سی تو — بچھڑی ہوی تمہاری انکو پکارتی ہین

بیت دیکھا تہا دل نی جب سے تری آن بان کو — ہم صبر کر چکی تہی اوسی آن جان کو

فرد کہاتی ہو قسم تمہین ہین عاشق — صورت تو ذرا اپنی دیکھو

فرد روتی ہین تری مریض ہجرون — چہاتی سی لگا کے درد دل کو

کی خطا مینی دیا وصل کا تمکو جو پیام ۔ تذکرہ کر کی زمانی سی پشیمان نکرو

نرگس کی آنکھہ سوئی مین بی نہین سبب ۔ سی خفتگان خاک یہ حسرت بہار کو

کنگھی جو کر رہی ہین وہ بالون مین یار ۔ رگ رگ سی کھینچتا ہی کوئی دی میری جان کو

بکتی دو ناصح جو بکتا ہی اسیر ۔ تم بہی چپ بیٹھی ہوی باتین سنو

تم دہن کو نہ کبہی اپنی کمر کو دیکھو ۔ دیکھتی ہین اونہین اونکی نظر کو دیکھو

جہان سی اپنی ہم تو در گذر ہیں ۔ قتل مین تم بہی در گذر نکرو

جگاتا ہو مین کب سے تم ذرا کروٹ نہین لیتی ۔ اوٹہو ای خفتگان خاک کیسی نیند سوتی ہو

کہہ رہی ہین غیر کی گھر نجاو ۔ اگر جاو تو گھر کی اندر نجاو

فصل گل آنی سی پہلے پہنس گئی ہم دام مین ۔ ہای کیا کیا بلبلین تہی سیر چمن کی آرزو

نہ نیستی مین جو ہستی مین ہی یہ نقش جو دو ۔ ستی اسیر یہ جہگڑا کہین مٹا ہی جکو

دم نکلتی ہی مری لاش جو دو بھر ہی ۔ کیا موئی ہی محبت تہی مری بار گراں کو

مطلع
عارضی سے حق ہی اب رہی ہے بہت الفت مجھکو — یہ مسافر ہی مسافر سے محبت نہ کرو

فرد
نماز یو مجھی ناحق امام کرتے ہیں — نہیں ہیں ہوش میں تم سب الگ پڑھ لو

فرد
ہوں وہ مشتاق فنا میں کہ اگر قابو ہو — پہنچلوں کھینچکی تیغ کی کناری گھر کو

مطلع
لکھا ہی خط میں اوسنی یہ مجھ بدنصیب کو — انشا کا عہد ہمنی دیا ہی رقیب کو

فرد
کوئی برچھی کا وار ادھر بہی ہو — میری حسرت پہ بہی نگاہ کرو

فرد
جو بقرار بہت دیکھتا ہی مجکو وہ بت — تو ہنسکی کہتا ہی صاحب خدا کو یاد کرو

مطلع
بیاں کرتا ہوں اوس سے میں اگر آپ تیری داستاں کو — لپٹ کے کرتی ہی پیار پھر وہ زباں کو دہن کی زباں کو

فرد
پہلی تو آرسی میں منہ اوسنی اپنا دیکھا — پھر مجھسی ہنسکی بولا کیا تاکتی ہو بولو

فرد
آہ کس حسرت سے لیلی نی کہا ہنگام نزع — سونپی جاتی ہوں تجھی اے بیکسی میں قیس کو

فرد
میری حیرت پر عبث ہو اتنے حیران تم — صاحب آئینے کو اپنے آگے رکھکر دیکھ لو

فرد
بھرنی پہ آچلے ہیں ہمارے جگر کے زخم — تم زلف مشکبو کی ذرا پیچ کھولدو

فرد — روز آنی کو جب کہا بولے | اک تمہین مجکو پیار کرتی نہ
فرد — وصل مین پوچھتا ہی وہ مجھسے | اسقدر بیحواس تم کیون
فرد — سینی کہا جو یار سی مجکو بہی قتل کر | بولا جنون ہوا ہی تمہین جا کی قض
فرد — گل کی منزل سی مگر آج کی منزل کڑی ہی | خار ٹھہرا کی جو کہتی ہین ذرا دم
فرد — لب جان بخش سی اپنی ذرا تم | کبہی ہم مرنیوالونکو بہی جو
مطلع — کون سمجھا ہی جفا پیشہ دل آزار وہ مجکو | اک نظر دیکھہ تو لو انکھونکی ہما
فرد — کرتی تو ہو سوال امیر اوس سی حشر مین | اور اوسکو گر جواب نہ آیا تو
مطلع — کچہہ تسلی دل زار تو کرتی جاؤ | تم نہ آؤ مگر اقرار تو کرتی جا
فرد — امیر دل نی کہا مجھسی سنکی صبح کی | تم اپنا کام کیی جاو اوسکو کہنی
فرد — وہ عکس سی ائینی مین کہتی ہین بگڑ کر | کیون سد سکندر کی اودہر جا کی
مطلع — حقیقت درد و بیدردی کی اسدم آشکارا ہو | ہمارا دل تمہارا ہو تمہارا دل ہ

ہمارا بیا

ہماری تمہاری تکلم بہی ہو — مزا ہی کہ روز جزا تم بہی ہو — مطلع

نیند اوچٹ جائیگی تم میری کہانی نہ سنو — اور جو سنتی ہو تو پھر میری زبانی نہ سنو — مطلع

نہین ہی دل مری پاس اب تم اور گھر دیکھو — نہو یقین تو پہلو کو چاک کر دیکھو — مطلع

بگڑ کی اونسی کہا بعد ذبح کشتہ نسی — تڑپ تڑپ کی لہو مین ڈبو دیا مجکو — فرد

نمک بہی تو زخمون پہ چھڑکو ذرا — دم ذبح لب پر تبسم بہی ہو — فرد

سوز دل پھر سی عیان ہی امیر — پیار کس شمع کو کرتے ہو — فرد

تقوی کہانکا جام چلی آج زاہدو — خرقی اوتار اوتار کی بھٹی مین جھونکدو — مطلع

ہو لینی دو ای جان ذرا روح کو رخصت — ٹہرو مری پہلو سی ابہی یہ نہ کہنچو — فرد

شمع کہتی ہے یہ پتنگون سی — آگ مین رکھ کی پہونک دی تمکو — فرد

جہان دیکھا پھرا تیری نظر کو — جگر ڈہونڈتا ہی دل کو دل جگر کو — مطلع

بتو اوس بہار کو جوبن کی کیا چہپاتی ہو — خدا کی دی ہوئی دولت کو کیون چہپاتی ہو — مطلع

فرد — تب مزہ ہی بادہ خواری کا اسیر | سامنی ساقی بغل مین یار ہو

فرد — وصل کی شب او نہین شرم آتی ہی ہمیں | دستی نرگس کی جو ہین اونکو کناری کہہ دو

فرد — اسی ادا سی جو آی گا تو بروز جزا | ملی گی اولٹی سزا تیری دادخواہ کو

فرد — زخم سلوانی کی یارو ابہی جلدی کیا ہی | پہلی کچہہ سیر تڑپنی کی تو تدبیر کرو

فرد — خون کچہہ دینی لگی ہی سیر قبر | تو نی جنگل کی خاک اوٹہا کر ڈال دو

فرد — بسملو نپر زخم کہا کر اونسی کہتی ہی قضا | ان گنہگارونکی تمہین جلد کچہہ ارشاد ہو

مطلع — نہ اس سی ڈر ہی نہ اوسکی ہوس کبہی مجکو | نہ غم کا غم نہ خوشی کی ہی کچہہ خوشی مجکو

فرد — آئی اول تو وہ کب پاس مری محفل مین | اور جو آئی ہی تو مجلس سی اوٹہائی مجکو

فرد — آئی جو زبان پہ شکوۂ یار | ہم کاٹ کی پہینک دین زبان کو

مطلع — کب مین کہتا ہون مجہی ای یار تو الفت سی دیکہہ | مین تجہی حسرت سی دیکہون تو مجہی عبرت سی دیکہہ

فرد — ساقی مین کب سی لوٹ رہا ہون خمار مین | اک جام ادہر بہی ساقی کوثر کا واسطہ

طائر نکہت سا ہون چمن ہستی مین — زندگی موقوف ہے میری ہی صبا کی آمد — فرد

مری مزار پہ آیا جو وہ بت گمراہ — تڑپ کی روح نے آواز دی کہ بسم اللہ — مطلع

اب نہ اوسکا رخ نہ خط و خال دیکھہ — ایدل بیتاب اپنا حال دیکھہ — مطلع

غریب عاشقون پر رحم کیا کبھی بتو — غریب انکو نہ سمجھو بڑے مشرکی یہ ہین — فرد

حرم والون سے یہ قول صنم بھی — قدیمی گھر ہمارا بھی حرم ہے — مطلع

اوس سے تنہائی مین تو لپٹا ہون — ڈر ہے چھپا گل کہین پکار نہ دے — فرد

کھلتا نہین کہ اوسکی کوچی کا کیا پتا ہے — مین اسی سے چھپا ہون دل سے بھی چھپا ہے — مطلع

جور نشئی مین یار بدخو ہے — اب لپٹ جائیے تو قابو ہے — مطلع

شب فرقت تو مرا کام ہی کر جائیگی — وصلکی رات نہین ہے جو گذر جائیگی — مطلع

برباد کر دیا ہے وحشت نے دلکی مجھکو — پہلو کا رہنے والا جنگل مین جا بسا ہے — فرد

صاف دل ہین ہم آئینی کیطرح — جس سے جو بات ہے وہ بر رو ہے — فرد

مطلع — کچھ رنج ہی دنیا میں تو کچھ ہم کو خوشی ہے — آنکھوں میں جو آنسو ہیں تو ہونٹھوں پہ ہنسی ہے

فرد — یہ وجہ ہی جو مجمع رہا کرتی ہی خلقت — مرقد پہ مری یار کی تصویر لگی ہے

فرد — تھا جو کل تک کسی کی زانو پر — آج وہ سر ہی اور زانو ہے

فرد — کبھی منہ کھول کر نہ دکھلایا — لن ترانی ہی لن ترانی ہے

مطلع — دل مرا کہدو کہ وہ شوخ ستمگر پھیر دی — دل نہ پھیری تو مری گردن پہ خنجر پھیر دی

مطلع — ای شب فرقت عجب اندھیر کی یہ بات ہے — ساری دنیا میں تو دن اک میری گھر میں رات ہے

مطلع — نزع میں یار سی رخصت مجھی ہو لینی دی — ضبط سی کہدو کہ دل کھول کی رو لینی دی

فرد — دیکھتی ہیں جب اوسے آنکھیں تو کہتا ہے دل — دیکھیی یہ کھینچا لیا کیا دکھاتا ہی مجھے

فرد — بسملوں سی بھی ناز اوٹھوای — ہای انداز سیہری قاتل کی

فرد — اوٹھتا نہیں دل سی مری بار غم فرقت — ای جان حزیں تو بھی ذرا ہاتھ لگا لی

فرد — کعبی جا ہی جو وہ پہونچی خدا تک — زاہد خدا کی گھر کی ہی ایک راہ ہے

ایک

مطلع — اک مست کا خیال جو ہنگام خواب ہے — جو کون ہین نیند کی مجھی کیف شراب ہے

فرد — سویا ہون شب کو کوچ جرس سی ہین یہ کہکر — پیدا جو جسے ہو مجھی غل کر کی جگا دے

فرد — آسان نہین ہی دام سی دنیا کی چھوٹنا — یہ اک بڑی حکیم کا باندھا طلسم ہے

فرد — بستان او بہار پر ہی چمن کو نجات ہے — باد صبا لگا ی گی چوری انار کی

فرد — لیلی کی طرف پھر نہ کری منہ کبھی مجنون — مجنون کو جو لیلی تری تصویر دکھا دی

فرد — ملتا نہین مزاج جو سوسن کا ای صبا — مستی ہی شاید آج عروس بہار کی

مطلع — کون کہتا ہی کہ الفت مین ہمین راحت ہوئی — بیٹھی رونی تڑپنی سی کہان فرصت ہوئی

فرد — مین جل رہا ہون ای برق جلاتی ہی مجھی کیا — گلچین ہین ہزارون کسی گلچین کو جلا دی

مطلع — کیا رہیی اس چمن مین افسردگی بڑی ہی — ہر شاخ گل کی نیچی بلبل مری پڑی ہی

فرد — ہاتہ پہولونکو لگا یا مینی کب ای باغبان — یہان گریبان چاک کرنیکی کہان فرصت ہوئی

مطلع — خانہ بردوش ہر شرابی ہی — کیا خرابات کی خرابی ہی

مطلع — نہ واعظ ہجو می کر ایکدن دنیا سی جانا ہے
ارے منہ ساقی کوثر کو بھی آخر دکھانا ہے

فرد — برستی ہی اوداسی جا رہی ہی کسیی غافل
بصیرت ہو تو عبرت کا محل قصر فریدون ہے

فرد — جبکبھی شب وصل چلو سو ہین ایجان
جھنجلا کی وہ کہتی ہین ابھی رات پڑی ہے

مطلع — آپنی جان پر قیامت ہی
آج پہلو سی دل کی رخصت ہے

مطلع — کیا موج آج باد صبا کو یہ آگئی
تربت جو مجھ غریب کی چھو لو ٹنی جا گئی

فرد — نخچیرون نی یہ سخت جگر اوٹھائی ہوی
جو تیر ہی سفاک کا پھولونکی چھڑی ہے

مطلع — فرقت مین مجکو موت ٹھکانی لگا گئی
کیسی غضب جاگ اوٹھی نیند گگئی

فرد — ہنس ہنس کی رلایا ہی بہت زخم جگر نی
اوچھی کوئی قاتل کی جو تلوار پڑی ہے

فرد — آج امید صبح ہونی کی
حضرت دل یہ شام فرقت ہے

مطلع — مژگان تری سی جان تسلی سی ہو گئی
کانٹونکی اوس پاس ہماری بچھا گئی

فرد — دامن گل نسیم چاک کرے
بلبلو تمکو کچھ بھی غیرت ہے

ہون

مطلع — ہوئی وہ بلبل جب سے ہم سے الگ کلی مرجھا گئی
اک سحر بھی سیاہی ہو پہنرا و داسی چھا گئی

فرد — قاصد ہمارا نام تو لینا نہ یار سے
کہنا کسیکی جان ہی ہونٹھو نپر آگئی

فرد — غیر کی بھیجی ہوئی مسی ملی تمنی ضرور
ورنہ کیون غمکی گھٹا دلپر ہماری چھا گئی

فرد — جان نثارونکا اسقدر ہی ہجوم
تیغ مقتل مین چل نہین سکتی

فرد — ہی قصد کہ دل کعبہ نشینونکی چرا لی
تاکا ہی بڑی گہر کو تری دزد حنا نے

فرد — خط مرا پہینک کی منہپر کیا قاصد نے
وہ بہی ہو آپ پہ عاشق تو یہ کہرا دیکہے

فرد — مرتی ہین بندگان خدا کچہہ نہین خیال
اللہ ان بتونکو بہی کتنا غرور ہے

فرد — نہ زور ہی اب یہ ناتوانی کا
دل سی حسرت نکل نہین سکتی

فرد — چاہت نئی نئی ہی محبت نئی نئی
دو چار دن تو ضبط فغان ہی ضرور ہے

فرد — مین حرف ناشنوا سہی کیونکر کہون اسیر
سنتا ہی میری حقمین وہ ساری جہان کی

[illegible] وہ حسرت زدہ کو یاد کرتا ہی
سنو اے قافلے والو جرس فریاد کرتا ہے

مطلع	مائل جو رجو وہ زلف دوتا ہوتی ہے	سو بلاؤنمین گرفتار بلا ہوتی ہی
مطلع	کرون اک نالہ دل مین یہ ٹھنی ہی	کہ اب تو جان ہی پر آبنی ہے
فرد	یہ سمجھ ہی تو مری جان نہی کی کیونکر	مینی حال اپنا کہا تم اوسی سمجھو ابہی
فرد	بلبل کی آنکھ گل پر قمری کی سرو پر ہے	نرگس سی کوئی پوچھی تو کسکو دیکھتی ہی
فرد	قاتل سمجھکی کھینچیو سینی سی تیر کو	ناوک کی ساتھ ساتھ کسیکا جگر ہی
مطلع	عجب ادا سی تمہاری نگاہ پھرتی ہی	چھری گلی پہ مری بیگناہ پھرتی ہی
مطلع	وصال مین بہی یہان پیچ و تاب رہتا ہے	ادہر حجاب ادہر اضطراب رہتا ہے
فرد	یہ ہی شوق جانی کا کوچی مین تیرے	کبھی ہم ہین آگی کبھی سایہ آگی
مطلع	ہوی جو ذبح تڑپ پیچ و تاب سی چھوٹی	تمہین ثواب ہوا ہم عذاب سی چھوٹی
فرد	کرونگا بت کی زیارت ہی اب تو حج کو چلون	حرم سی دیر کی جانب ہی راہ پھرتی ہے
فرد	ساقی تری ہجر مین ہی یہ ضعف	توبہ نہین ہمسے ٹوٹتی ہے

...نا امید کو لاؤ | اب وہ تیری گلی سی جاتا ہی — فرد

آرام سمجھکر مین یہان آیا تھا | دلکی ہاتہو نسی لحد مین بہی تڑپتی گذری — فرد

...بی اختیار روتا ہی | کسی حسرت کا خون ہوتا ہے — مطلع

...ش ہو یا مجلس غم دونو مین | شمع کو روتی پتنگونکو تڑپتی گذری — فرد

...ی گریبان مری معشوق کی امیر | آیا خیال دل مین تو اک آگ لگ گئی — فرد

...پہنچ قبر ہی جای سکون مگر | کیسا سکون جب دل بیتاب ہی — فرد

...تا ہون اپنی قسمت کو | تو بتا ابر کسکو روتا ہے — فرد

...م ہونگی آنکھین عشقکی اوس گہر مین آئینگی | یہان یہان جلاتی ہین وہان جرین جلائینگی — مطلع

...نا نہین بی عشق دو دن | ہمین بیمار ہونیکا مرض ہے — فرد

...سوجہتی ہی نئی سوجہتی ہی | مین روتا ہون اونکو ہنسی چہوٹتی ہی — مطلع

...ن نہین ہی داخل عمر | عمر تو وصل تک تمام ہوئی — فرد

فرد — یہ دن فراق کا کیونکر کٹتی ہین جوگی پیا
شب وصال کی ہمراہ ہو لیی ہوتی

فرد — نہ بنایا یہ کہین کشتونکی ہوتی قاتل
تیری تلوار مگر خون کی پیاسی ہی رہی

فرد — اک ذرا پردہ محمل کو اوٹھادی لیلی
پھر کوئی حالت بیتابی مجنون دیکھی

فرد — سبب پوچھو نہ کچھہ رونیکا ہمسی
یہی جانو کہ رونی کا مرض ہے

فرد — اسدی طول نامہ کہ کہتا ہی نامہ بر
اس بوجہہ اوٹھانی کو کوئی مزدور چاہیے

مطلع — کبھی جانا نکا تو ہوتا اگر کیا جی مین آئی تہی
عزیزون نے مری تربت مین جالی کیون لگائی تہی

فرد — فرقت مین سہانی غم کیا کرون ای مسیح
ٹکڑی ہین کچہہ جگر کی سو وہ بہی جلی ہوی

فرد — دل لیکی ملاتا ہی نہ ہٹاتی ہی جو انکھین
ظالم نہ سہی تم حیا بہی نہین آتی

مطلع — نہین اوڑتی ہین تیتریان جنون اشجار گلشن کی
یہ کچھہ پرزی گریبانکی ہمین کچھہ پرزی ہین دامن کی

فرد — کہا مجنون نی شاید ناقہ لیلی ادہر آئی
مین اس امید پر چنتا ہون کانٹی آج تک جنگل کی

فرد — پی کی مے بیٹہی وعظ سننی ای میر
یہ بری تہی ہوشیاری کی

کو

کشتہ ہون مین فراق کا اکسیر کیا کری ۔ تقدیر مین شفا نہین تدبیر کیا کری — مطلع

اوٹہا کر نہ پہر آنکہہ غیرونکو دیکہو ۔ جو ہون چار آنکہین ہماری تمہاری — فرد

دہن تک آ نہین سکتا ہی دل کی تنگی سی ۔ دہوان جگر کا بہی گہٹ کی دل ہی مین گہٹتا ہی — فرد

کیون نہ سو سی کم ہاتہ بڑہا ہی وہ کاکل ۔ لیلی کبہی مجنونکی بلائین نہین لیتی — فرد

ذکر اوس شوخ کا آتا ہی تو اللہ ری تڑپ ۔ منہ کو آتا ہی جگر بات نہین کہی جاتی — فرد

تمہارے سی صورت سی حورونکی اچہا ۔ یہ باتین کہان پیاری پیاری تمہاری — فرد

غنی ہین جب سی تری زلف کی اسیر ہوی ۔ فقیر عشق مین ہم کیا ہوی امیر ہوی — مطلع

دیکہا جو تڑپتی ہوی مجکو تو وہ بولی ۔ اس دردسی اچہا ہی یہ بیمار جو مر جای — فرد

جو شمین مجہی لاتا ہی دوستو منظور ۔ کہو کہ تجکو تری یار نی بلایا ہی — فرد

کرتی ہو جو تم آپ کو قتل ۔ اتنا تو کہو گناہ کیا ہی — فرد

کہتا ہی سر بزم وہ بت کہو لکی تسبیح ۔ لینا ہو جسی لکو وہ پہچان کی لیجای — فرد

فرد — دکھلایا روز ہجر شب وصل نی امیر | وہ رات اگر نہ آتی تو یہ دن نہ دیکھتی

فرد — وہ سنتا نہین حال دل اے امیر | کہانی سی کب تک کہا کیجیی

فرد — سوکھی ہوی دو چار کہین برگ پڑے ہین | اب جاؤن مین گلزار مین کیا آگ لگانی

فرد — کیا وقت نکالا ہی نخشب کا بہی ظالم نی | جب غیر سے سنورتا ہی تب مجھسی بگڑتا ہی

فرد — ابھی امیر کو صاحب برا بھلا نہ کہو | بری بھلی کا تو صحبت سے حال کھلتا ہی

فرد — جب کہا مینی مری قتل مین اب دیر ہی کیون | بولی وہ اپنی خوشی آپکو جلدی کیا ہی

فرد — تو پھر اے ہیبت ای پیر فلک سچ کہنا | مجھسا بیکس بھی زمانی مین کہین دیکھا ہی

فرد — نپوچھو اضطراب و ضبط کا حال | جگر آ آ کی منہ تک پھر گیا ہی

قطعہ — سارا بدن پڑا ہی کچھ بھی کہین نہین ہی | رہتا ہی ہاتھ دلپر جو حال ہی یہین ہی

اچھی نہین ملامت ہر وقت کی یہ ناصح | انسان کی طبیعت قابو مین ہی نہین ہی

فرد — داد دیتی کہ نہ دیتی دل فریادی کی | کان گھمکر کبھی سنتی تو کہ کیا کہتا ہی

فرد
خیر تم پر نہین ہی زور اپنا
مر مٹین گی یہ اختیار تو ہی

مطلع
برباد نکر جو کچھہ خبر ہی
ای بت یہ دل خدا کا گھر ہی

مطلع
یہان زخم سی لذت جگر ہی
احباب کو فکر بخیہ گر ہی

فرد
نہ جانی کی تہی اوس گلی سی بہانی
نہ اب ضعف ہمکو نہ بیٹا قتی ہی

فرد
ہو گیا کیا تجہی الفت مین اسیر
ابہی روتا تہا ابہی ہنستا ہی

فرد
دو گہڑی اپکا ہنس ہنسکی لگاوٹ کرنا
رنج برسونکا مری دل سی مٹا دیتا ہی

فرد
ہیزم خشک نی جلکر یہ کہا گلشن مین
کر انہین تازہ نہالون مین کبہی ہم بہی ہی

فرد
حال سننی کو وہ آتی ہین مگر کون کہی
کہ تڑپ لگی تو دم ہی نہین لینی دیتی

فرد
درد دل کیون نہ مجہی جان سی پیارا ہو عزیز
اوٹہکی محفل مین ری مجکو بٹہا دیتا ہی

فرد
جب دل پژمردہ پہلو سی مری نکلا اسیر
حسرتین تہین پیچہی پیچہی ساتہہ روتی ہوئی

فرد
جواب دینی مین آتی کیون حیا اونکو
سوال کرتی نہین جب مجکو شرم آتی ہی

قطعہ — ہمنشین اشک ہی جو کہتی ہین کہ مرتا ہی امیر — کبھی کبتک وہ غریب یہ مصیبت دیکھے
کہتی ہین وہ اجی عاشق کہین ہوتی ہین غریب — پاس جا بیٹھی پھر انکی کوئی غربت دیکھے

مطلع — قبر پر جب وہ حور آتا ہے — چمن کی جالی سے نور آتا ہے

فرد — بت بن گئی ہم امیر آخر — یہ یاد صنم کی انتہا ہے

فرد — کتنی آرام طلب ہین ہم ہی — سایۂ تیغ مین نیند آتی ہی

فرد — دل جیسی لوگ سمجھی ہین وہ امیر — حسرت آباد نام اک گھر ہی

فرد — مدتون کھینچا ہی قشقہ ان بتونکی عشق مین — شرم آتی ہی خدا کی سامنی جاتی ہوی

فرد — پڑا ہی تفرقہ ایسا فراق یار مین باہم — نہ دل ملتا ہی پہلو کو نہ پہلو دلکو ملتا ہے

مطلع — کیا کہین عشق مین کیا ملتا ہے — بت کی ملنی سی خدا ملتا ہے

فرد — چھوا جو انکو تو بولی وہ گالیان دیکر — کسی کا ہاتھ کسیکی زبان چلتی ہی

مطلع — آپنی جان پر دغا پائے — دل لگانی کی یہ سزا پائی

شرم کی سبب سے وہ خورشید لقا لیتا ہے
آئینہ دیکھکی چہرے کو چھپا لیتا ہے — مطلع

حلال کرکی مری ہمصفیرونکو صیاد
لہو بھری ہوئی چھریان بھی کہاتا ہے — فرد

وصلت میں ہی راحت جدائی میں الم ہے
آئی کی نہ شادی گئی کا بھی غم ہے — مطلع

دل بیتاب شب وصل تو دم لینی دی
ہجر کی رات تڑپنی کی لیی کیا کم ہے — فرد

ہم تڑپتی ہیں پڑی سارا جہان سوتا ہے
ای شب ہجر یہ کسدن کا عوض ہوتا ہے — مطلع

کیون جاؤن میں سوی کعبہ ای شیخ
بتخانی میں کیا خدا نہیں ہے — فرد

نشان پایا نہ اپنی یوسف گم گشتہ کا ہمنی
ہزارون قافلی چھانی ہزارون کاروان ڈھونڈی ہے — فرد

ہائی غصی بھی جی نہیں بھرتا
برکت اوٹھگئی زمانی سی — فرد

کیا جانین ہم کہ ہنسنا کہتی ہیں خلق کسکو
ہم نی جو آنکھ کھولی تو چشم تر ہی دیکھی — فرد

کیا یہ بہکاتا ہی سنتو نکو تجھی ہوش بھی ہے
جو عطا پاش ہی اعدا وہ خطا پوش بھی ہے — مطلع

مین نی بوسہ جو لیا زلف کا ساقی نی کہا
صرف مینوش نہین یہ تو بلانوش بھی ہے — فرد

فرد — مرا زخم دل ایسے دیکھتی ہین — کہ دیکھین تو تلوار کیسی پڑی ہے

فرد — کہتا ہی مجھے دیکھ کی وہ اپنی گلی مین — دیوانی ترا گھر بھی کہین ہی کہ نہین ہے

فرد — ہمکو چالین تیری لگالینی کی آتی ہین بہت — یار کی آگی مگر ایک نہین چلتی ہی

مطلع — کالیونکا وصل مین کیا کام ہے — لطف بی ہنگام اسیکا نام ہی

مطلع — تجکو مجہ غربت زدہ کی حق مین کیا منظور ہی — پانو اوٹھہ سکتی نہین ای ضعف منزل دور ہے

فرد — تمکو آتا ہی پیار پر غصہ — مجکو غصے پہ پیار آتا ہے

جای شکوہ مری زبان پہ آیا — شکر بی اختیار آتا ہے

مطلع — میکشو می آج بی جام و سبو پی لیجیے — محتسب کا چڑھکی چھاتی پر لہو پی لیجیے

مطلع — الفت مین تیری یون اکثر ہم زار زار روئی — کل دل پہ ہاتہ رکہکر بی اختیار روئی

فرد — مجکو زاہد نہین شراب حرام — تیسری دن میسر آتی ہی

مطلع — بڑھ جاتی ہی حسرتین اور آرزو تمہاری — جس گل کو سونگھتا ہون آتی ہی بو تمہاری

تمام

فرد — خاک مین بسکی مل گئی حسرت
خاک اوڑاتی جو چہرہ پر آئی ہی

فرد — جو کچھہ تری ہاتھون سے داغ مین ہی پیدا
مہندی تری ہاتھونکی بیان کرتی ہی تجھسے

فرد — دیکھکر عکس کو آئینی سی کہتا ہی وہ شوخ
تونی بتلا مری تصویر کہان سی پائی

مطلع — اب کام اگر نہ آئی تو کب کام آئینگی
کیا بات امیر تجکو خدا سی ملائینگی

فرد — طرفہ اقبال تیرو نکا ہی کہ بااینہمہ ظلم
جس طرف ہوکی نکلتی ہین دعا لیتی ہی

فرد — یاد مین زلف و رخکی میرا حال
صبح کو کچھہ ہی شام کو کچھہ ہی

فرد — ای طول زمانۂ اسیری
بلبل کہین گل کو بہولتی ہے

فرد — اجل کا دور ہی بیدرد عہد مین تیری
دکانین بند پڑی ہین دوا فروشونکی

فرد — داغ پر داغ عزیزون نی دیی ہین ایسی
کہ مری دلمین نہین جا ہی سویدا باقی

فرد — سوتا ہون کوی یار مین محشر کی دن مجھی
جھونکی نسیم خلد کی آکر جگا ئینگی

مطلع — آرام کا اس گھر مین نہ اوس گھر مین گذر ہی
دل درد کا گھر ہی تو جگر داغ کا گھر ہی

مطلع — کافی ہی مجکو چین تمہاری جبین کی — کیون تیغ کھینچتی ہی شکن آستین کی

فرد — پارہ دوزیکی دکان ہی کہ مرا سینہ ہی — ڈھیر ہین لخت دل و لخت جگر کی گٹھری

فرد — خبر انجام سی دیتا ہی پیری مین قد پُرخم — اشارہ ہی کہ اب دن خاک مین ملنی کی آپہنچی

فرد — مونٹھونپہ دم ہی لیکن دلمین ہی حسرت — دو حرف اوسکی منہ کی سن لیتی ہم کسی سی

فرد — راز کیا عاشق و معشوق کی غیرونپہ کھلین — صلح آنکھونمین ہو آنکھونمین لڑائی ہو جائے

فرد — مینی کہا کہ پھیر دو دل کیا کرو گی تم — بولی ہم اپنی تیر کا پیکان بنائینگے

فرد — وہ غصی مین ہر وقت بھری رہتی ہین مجھسی — مین خوش ہون کہ صد شکر توجہ تو ادہر ہی

فرد — کہا یہ جہاڑ کی دامن کو اوسنی خلوت مین — یہان بھی خاک کسی خاکسار کی پہنچی

مطلع — دل جلا کرتی ہین نظارہ بازی دور سے — ہین تو دوزخ مین مگر آنکھین لڑی ہین حور سے

فرد — کانٹون مین وہ بھی پہل ستارونمین وہ ہی چاند — ذرونمین وہ خورشید ہی قطرونمین گوہر ہی

فرد — کیا جانیے وحشت مین کہا کیا ہمین مینی — ہمدم بھی مری آج تسلی نہین کرتی

بچھونا

قطعہ — ہونا بحال کا اب تری بیمار کی نہیں / پڑا ہی بے حسی غش سایۂ دیوار کی نیچی

قطعہ — کھنچتی ہی تیغ خوف سی اغیار مرگئی / بگڑا جو یار کام ہماری سنور گئی

فرد — نظارۂ قاتل سی ہین ہم حیران ایسا / کچھ ہوش ہی خنجر کا نہ گردن کی خبر ہی

فرد — کیا کیا ہوا ہی دل نہ وہ بالا مین کیا ہو / کوٹھی پہ چڑھ کی آپ جو نیچی اوتر گئی

فرد — وصال مین گنا جای یہ نہ فرصت مین / وہ ہین پلنگ پہ مین ہون پلنگ کی نیچی

فرد — تھک گئی ہم رہ طلب مین امیر / کر چکی سعی جتنی قدرت تھی

قطعہ — درازی سنتی تھی مدت سے ہم روز قیامت کی / سوا اک کچی گھڑی نکلی ہماری روز فرقت کی

قطعہ — آئی بہار چلی رفو کر کو جیب سی / ہنس ہنس کی چاک جیب کے ٹانکی ادھیڑ دی

فرد — تھی اپنی جانماز تو مدت سے رہن مے / تسبیح رہ گئی تھی سو وہ اب گرو ہوئی

فرد — ہون وہ حسرت زدہ کہ در پہ مری / یاس امید وار بیٹھی ہے

فرد — کبھی نا آشنا تو کہتی ہین / یہی باتین ہین آشنائی کی

فرد — اسیر اوس بدنگاہ کی کان تک پہنچی تو ہم پہنچا
بھری محلسمین کہتی ہو کہ ہم خالی ہین تیری

فرد — جہمک کی ملنی لگا وہ بت ہیہی
ای تری شان کبریائی کی

فرد — طور پر جو کلیم سے نے دیکھا
وہ شرارہ تہا شرارت تیری

مطلع — جان جاہی یار ہی جو ہو سو ہمکو اچکے
طی ہی ہو قصہ کہاین مقتل مین قاتل آ

مطلع — تو نے ای یارب تپاک کیسی
کیسی کیسی جوان ہلاک کیے

فرد — اک پری وش نے کیا تہا نار سے مجکو قتل جو
لائین پایان تخت میر لٹی تس اوٹہا کی

مطلع — تیشی سی کوہکن کی آواز آرہی ہے
شیرین کی دل پہ الفت چوٹین لگا رہی ہے

فرد — پیاس سی مرگئی ہین حلق مین ہی کانٹا لاکہون
پہول سی بہر کی کوئی جام پلادی ساقی

فرد — مجنونسی کوئی کہدی لیلی غریب کیا ہے
زانو پہ سر کو رکہی آنسو بہا رہی ہے

فرد — کہان تلک نہ پہنچتی دعا اجابت کو
اسیر ہای ہماری زبان ہی نہ کہلی

فرد — کبھی اقرار ملنی کا کبھی انکار کرتی ہو
ٹہہرتی تم نہین اک بات پر کس طرح ٹہہری

انتہای

انتہای نشہ مین آتا ہی ہوش — ہوشیاری انتہای نشہ ہی — فرد

وہ جلوہ دیکھکر حبیب طور پر سوی عرش آیا — تو آئی غیب سے آواز دیکھا ہم نی کہی — فرد

کشتی ہم اس ادای بت نازنین کی ہین — کہینچی گئی نہ تیغ تو تیور بدل گئی — فرد

کیا دہاک تیری فتنہ قامتی کی بندہی ہی — آتی ہوی ڈرتی ہی قیامت سی زمین تک — فرد

جان جای تو جای پر ای جان — دل کہان تمکو چہوڑ کر جای — فرد

اوس چشم مست کا ہی اشارہ ایک ہی — آئی تو سامنی کوئی ہشیار ہی سہی — فرد

زبان تیغ نہ چاٹی دہان زخم کو کیون — ٹپک رہا ہی فراخون شہیدونکی — فرد

ترحم ایک طرف وہ جفا نہین کرتی — جفا کا وعدہ کیا ہی وفا نہین کرتی — فرد

برسون تری تلاش مین ہم نی کی دوانی — آوارہ جنگلون مین پہر پہر خاک چہانتی — فرد

غیر کی ساتہ وفا کر کی وہ مجہسی بولی — تو جفا دوست ہی اک طرز جفا یہ بہی ہی — فرد

منہ پہ غصہ ہاتہ مین تلوار ابرو پر شکن — جان دو بہر ہو جسی وہ تمسی حال دل کہی — فرد

فرد — اثر تو دیکھو قسمت کی نارسائی کا / نہ یار تک مری مرنی کی بہی خبر گئی

فرد — نہ سمجھی تھی عدو اکو جبتلک سمجھی تھی ہم تمکو / جو سمجھی اب تو یہ سمجھی نہ سمجھی تھی یہ سمجھینگے

مطلع — دو ہاتہ جب کنارہ مو دیرا وہمین کیا لگے / ہم پیرکر شراب مین کوثر سی جا لگی

مطلع — ہر نہال تاک مین واعظ وہی انداز ہے / کونسی وہ شاخ ہی طوبی کو جسپر ناز ہے

فرد — میری کہیتی ہوئی ہی جب سبز / برق کیا کیا تڑپ کر آئی ہی

مطلع — پنہان جو سوز عشق کری مرد ہی وہی / دل پہک گیا مگر نفس سرد ہی ہی

فرد — ابہی وہی ہے ہماری شب فراق کی شام / ہزار بار جلی شمع اور تمام ہوئی

فرد — گیا ہی دیر سی ناخوش امیر آج / خدا ہی سے جواب کبھی سی آئے

فرد — یون چہلکتی نہین مینا مین شراب اکلگون / دل پرخون کی گلابی یہ عجب عالم ہے

مطلع — امیر اس دلکی ہاتہون ہر طرح سی اک مصیبت ہے / نہ کیجی عشق تو حسرت اگر کیجی تو محنت ہے

فرد — عجب طلسم ہی الفت کہ سانس آ نہ سکے / بجای شکوہ زبان سی دعا نکلتی ہے

...برادبت کو دل دیتی ہو شامت تمہاری ہے ‏ | کسی پتہر پہ دی پٹکو جو بہایا تمکو ہماری ہے ‏ — مطلع

...را ہوکہ حسن آدمی مین ہزار ہون عیب بیان مین ‏ | اسیر اپنا تو ہی یہ شہرہ اب نہین ہی کچھہ تو حسن ہے ‏ — فرد

...ہنا قاتل کو ہی تو دیکھہ سے لے ‏ | دیکھہ بسمل وقت فرصت تنگ ہی ‏ — فرد

...م ایک ایک سی یہ پوچھتی ہین دنیا مین ‏ | کہانسی آئی تہی اب ہم کہان کو جا ینگے ‏ — فرد

...اہی خون اب مری آنکھون سی منہ پر ‏ | آنسو کہان یہ آنسو نکا کچھہ نچوڑ ہے ‏ — فرد

...تی ہی دم ذبح جو بلبل طرف باغ ‏ | یاد آتی ہی حسرت دل آوارہ وطن کی ‏ — فرد

...ضی آئی کہ محتسب آیے ‏ | اب تو ہم میکدی مین آبیٹھی ‏ — فرد

...طرح بنتی ہی ای مرغ قفس صیاد سے ‏ | دل ہٹا جاتا ہی اپنا تو تری فریاد سے ‏ — مطلع

...نت کسی کی نوک مژہ سی چہبی ہی پر ‏ | مرکر بہی اک کہٹک سی کہ جا نمین رہگئی ‏ — فرد

...جہنجلا کی اوسنی وصل کی شب ‏ | کہ رونیسی کبہی فرصت بہی ہوگی ‏ — فرد

...یش جبتک ہا شراب ہی پی ‏ | ایک ہین ہم بہی اپنی مشرب کے ‏ — فرد

فرد — اب سر بازار کہتی ہین اوٹھا کر وہ نقاب | جسنی یوسف کو نہ دیکھا ہو وہ مجکو دیکھلی

فرد — آینہ دیکھکی وہ عکس سی فرماتی ہین | تم بھی اب آنکھہ لڑانی لگی دیکھا دیکھی

فرد — غیرونکی حال پر تو بہت لطف ہی تجھی | ہم پر بھی لطف حال ہمارا بھی غیر ہی

فرد — دو گھڑی سامنی رکھکر اوسی لین بہزاد | کھینچ دی تو ہمین تصویر ہماری دم کی

فرد — آنکھو مین تری نہین مروت | کیا دیکھہ کی آشنا ہو کوئی

فرد — بات اپنی ہی دلمین ہی | منہ سی نکلی اور پرائی ہو گئی

قطعہ — ای صنم اللہ والی سیکڑون شیدا ہوی | جب سی اس دنیا مین تم نام خدا پیدا ہوی

فرد — تم دکھاتی تو ہو ہسر کا دل | اور جو وہ کوئی آہ کر بیٹھی

فرد — زندگی بھر ستاتی مرنی پہ بھی ہم راہ ہی | دیکھنا ای دل نفاقت حسرت دیدار کی

فرد — دیکھنا شوخی کیا پیغام وصل | ہجر سی جب آشنائی ہو گئی

فرد — یہ آئینی مین اپنی عکس سی وہ شوخ کہتا ہی | کرون کیا میری تیری بیچ مین سکندر ہی

فرد — مری اللہ مری اللہ نہ کہہ صرف شہ اکثر — یہ بت ہر می ہی ای اے خدا سب کا برا ہے

مطلع — لہو رو آنسوؤنکا قحط اگر ہے — اسی دن کی لیے خون جگر ہے

فرد — نہ کر ای چارہ گر چاک جگر کو بخیہ سی — ہوا ہی کوچہ جانان اسی کہہ کی سی آئی ہے

فرد — اپنی کمو گذرتی ہی کس طرح سی امیر — ہم ہین فقیر لوگ ہماری بھلی کہی

فرد — چلی آتی ہین ہم بھی تیسری پیچھی — تجھی ای عمر رفتہ کچھ خبر ہی

مطلع — ساتہ اپنی کچھ نہ لائی تھی نہ کچھ ہم لی چلی — خالی ہاتہ آئی تھی خالی ہاتہ دنیا سی چلی

فرد — میری دوا شراب ہی مجکو نہین حرام — زاہد نہو یقین تو قاضی سی پوچھ لی

مطلع — تو کھینچی کا اوسکی شکل مانی — تونی کہی اور ہمینی مانی

فرد — ابتو آجاؤ دم ہی آنکھون مین — نا امیدانہ اک نگاہ سہی

فرد — چھیڑ دون اپنی اسیری کی کہانی کہین — منہ لگاتا نہین اس غرفسی صیاد مجھی

فرد — اب میری ہڈیان تک گھلا گوشت گھلیگا — ای فکر رزق بس کہ یہ حصہ ہما کا ہے

مطلع — افسوس فکر مجھکو نہین صیاد کو مری | گل کان کھولکی سنتی ہین فریاد کو مری

مطلع — وہ لب ساحل بنانی کو جو ہین آئی ہوی | موجین آتی ہین چلی آغوش پھیلائی ہوی

فرد — تیغ کھینچی وہ آرہا ہی امیر | دیکھیی آج کسکی آئی ہی

مطلع — باقی نہ دلمین کوئی الہی ہوس رہی | چودہ برس کی سن مین وہ لاکھون برس رہی

فرد — پوچھو واعظ سی چلکی ای رند | کیا سزا ہی خلاف کوئی کی

فرد — شور محشر امیر کو نہ جگا | سو گیا ہی غریب سونی دی

فرد — حل نہین ہوتا معما بیقراری کا مری | دل تو پہلو مین نہین یارب تڑپتا کون ہے

فرد — بیستونکی طرف آئی ہی تو شیرین ہنسی ہوی | اک ذرا تربت فرہاد پہ ہوتی جاتی

فرد — دنیا سی نہین نیست مین امید رہائی | پھرا ہی اجل کا در زندان پہ ہمارے

فرد — دیکھنی وہ جو نہ آئی تو نہین مجکو گلہ | میری حالت ہی وہ اب بھی کبھی دیکھی جاتی

مطلع — سودا زدونکو قتل جو زلف سیاہ کری | تم اور جوش ہو رخ تمہاری بلا کری

…کلی چین نہ خاک بھی ہم کشتۂ عشق	دل بیتاب کو اللہ سلامت رکھے	فرد
…و آسمان سی کردی مری مٹی برباد	پھر کہاں تو مجھی ای باد صبا پائیگی	فرد
…اٹھی جو او سکی در کوشش کی امید	بی اختیار آنکھوں سی آنسو نکل پڑی	فرد
…ہ بر یار کی آنی کی نہیں کہتا ہے	ایک بھی بات ٹھکانی کی نہیں کہتا ہے	مطلع
…ل ہیں وہ ہر کام پہ سو بار گری ہیں	یہ ٹھوکریں کھاتی ہیں شہیدوں کی سرونکی	فرد
…آج جو سر گذشت اپنی	کل اسکی کہانیاں بنینگی	فرد
…ین جو ارمان تھی افسوس وہ ہیں رہگئی	دل جگر دونو لہو ہو ہو کی آخر بہگئی	مطلع
…و نہیں شکایت مقتل ہیں آپکے	پیکان نی دلدہی کی خنجر نی ہمدمی کی	مطلع
…قاتل نی تو ارمان نکالی کچھ بہ	اب بہی خنجر قاتل سی شکایت باقی	فرد
…عمر ہوئی ترک کئی عشق کا پیشہ	پر آج تلک چہری کی زردی نہیں جاتی	فرد
…ا ڈھونڈ ڈھونڈ کی تم عاشقونکو ذبح	کتنا تمہیں ثواب کمانی کا شوق ہے	فرد

فرد — قاتل مری سوا اگر ہی تو کسی کو قتل — اللہ تیری ہاتہ کو پا ہی ثبات دی

مطلع — آزردگی کی خوف سی جس جا نرو سکی — ایسی جگہ امیر سی کیا خاک ہو سکی

فرد — رات بھر تڑپا پس دیوار ہی تو صبح تک — بولی او خانہ خراب اپنی گہر کی راہ لی

فرد — حجاب چشم تصور سی غیر ممکن ہی — چہپین وہ لاکہہ مگر ہم تو دیکہہ ہی لینگی

فرد — کل تک تو کچہہ کبھی ہوئی رہتی تہی تیغ یا — ہی آج کیا کہ میری گلی سی لپٹ گئی

فرد — شام فرقت مین یہ ہر روز خیال آتا ہی — ای خدا ہم بھی کبھی صبح وطن دیکہین گی

فرد — ہنس کی کہتا ہی یہ تم جگر سی قاتل — کر دیی تو نی نمکدانکی نمکدان خالی

مطلع — ہم جو رونی پر اوتاری ہو گئی — ہٹ کی سب دریا کناری ہو گئی

فرد — اب تم چہپاؤ منہ نہ کرین ہم فغان کو ضبط — جو بات تہی وہ ساری زمانی پہ کہل گئی

مطلع — حرم سی دیر کو آئی امیر مر مر کی — خدا کی گہر سی بہری ہم خدا خدا کر کی

فرد — موذنونکا برا ہو جگا دیا مجکو — ابہی تو آنکہہ لگی تہی خدا خدا کر کی

سرنگلی

نکلی جب پردیسی تم اللہ ری حفظ
غیب سی آنکھونپہ پردی پڑگیے — فرد

دو دنکی محبت مین جو حالت ہوئی میری
برسونکی مریضونکی یہ صورت نہین ہوتی — فرد

تصویر مین بھی تو آتا ہی تو سمٹا ہوا ہی بہت
چرائی سی بدن تیری طرح تصویر بھی تیری — فرد

مسجد مین بلاتا ہی ہمین زاہد نا فہم
ہوتا کچھہ اگر ہوش تو میخانی نجاتی — فرد

امیر اک ذرا دیکھی بھالی ہوئی
محبت مین دلکو سنبہالی ہوئی — مطلع

کس شرم بھری آنکھہ کی ہی فکر الٰہی
جو سر مجھی زانو سی اوٹھانی نہین دیتی — فرد

نہین گلہ وہ اگر میری دلکا غم نہ سنی
خدا تو ہی نہین سنتا اگر صنم نہ سنی — مطلع

پتا نہ قیس کا پایا کہین ہزار پھری
تمام نجد مین محمل نشین سوار پھری — مطلع

میری نہین تقصیر تری حسرت دیدار
دروازی سی تیری مجھی جانی نہین دیتی — فرد

کلیان نہین پہولونکی یہ دامن مین ہماری
آلودہ خون کچھہ ہین گریبانکی پرزی — فرد

وہ ناک مینی دکھاتی تڑپکی قاتل کو
کہ موت کہہ دمری ہوکی تیر ابہری — مقطع

فرد	جنازے پر آؤ نہ تم گور پر	کس امید پر جی سے جاے کوئی
فرد	پہونچا ہے نازکی کا یہ رتبہ کہ یار نے	پہنین جو چوڑیان تو کلائی اوتر گئی
فرد	ہم فقیرونکو کہان حوصلۂ وصل امیر	مہربان اوسکو جو پایا تو کہے جا بیٹھے
مطلع	تم قتل یون ہوے کہ کسیکو خبر ہوئی	قاتل کی آستین بھی لہو مین نہ تر ہوئی
فرد	ایسی ڈھونڈھے کہین ہو سکتی ہے الفت مین امیر	دل بھی پہلو مین ہے یار بھی پہلو مین ہے
فرد	دل کی تڑپ بھی ہے تو ضبط امیر کب	بے اختیار اکدن فریاد کر اوٹھو گے
فرد	ہون مین بیمار محبت کوئی مجرم تو نہین	میری گھر پر ہے طبیبونکی چڑھائی کیسے
مطلع	چھپا ہے دل کا رنگ کہین ضبط آہ سے	حسرت ٹپک رہی ہے ہماری نگاہ سے
فرد	کہا یہ اوسنے مجھکو ذبح کرکے	تڑپنے دو یہ حسرت بھی نہ رہجاے
فرد	ہے آسمان اوٹھی کس دل جلے کا دھوان	اک شعلہ صبح ہوتی اوٹھا ہے روزن سے
مطلع	ضبط دیکھو ادھر نگاہ نہ کی	مرگئے مرتے آہ نہ کی

کہو قضا نہ چڑہی بار بار سنہ او سکے
زبان دراز ہی تلوار میری قاتل کی — فرد

ہاتھہ ڈالا سینی دامن پر تو بولی ناز سے
میرا دامن چہوڑیی اپنا گریبان پہاڑیے — فرد

نیا پایا تری ناتوانکو تو لوگ
کفن رکہہ کی تابوت مین لیچلی — فرد

آنکہہ کس کس سی یار کی نہ ملی
نہ ملی مجہہ سے پر کبہی نہ ملی — مطلع

اور اک بات حسینون کی نرالی آسی
دیکہی انکو دعائین بہی تو گالی سی — مطلع

کیون گہربان بہری ہین منعم نی پہنی کی
جائین کی ساتہ اوسکی دہجی دامن کی — مطلع

وہ کیا اوٹہای ہجر ہین صدمی ملال کی
جس ناتوان سی لطف نہ اوٹہین وصال کی — مطلع

ساقی نی مست ہو کی جو کہین بہجایان
شرما کی مستی آنکہہ کی پردی مین جہپ رہی — فرد

جنبش نہین سینی مین ہماری کہ جگہ ہی
قاتل یہ تری تیر کی پیکان کی کہٹک ہی — فرد

اپنی زخمونکی لیی مشک ہی مجکو درکار
بہیجدی ٹوٹی موی بال جو ہون گیسو کی — فرد

زلفونکی کوڑی باندہ کی مشکین لگا ہی
مختار ہین حضور مری بال بال کی — فرد

مطلع — ہجر میں یاد تری لطف سا آتی ہے ۔ ہمکو دوزخ میں بھی جنت کی ہوا آتی ہے

مطلع — آگ سی دل میں پس مرگ بھری رہتی ہے ۔ گھانس کب تربت عاشق کی ہری رہتی ہے

مطلع — کرتی افشان سی تمہاری ہی ستارے دیکھے ۔ چاندنی رات میں چھٹتی ہوئی تارے دیکھے

مطلع — خندۂ گل سنکی کہتا ہی وہ گلرو ناز سے ۔ چوٹ لگتی ہی مرے دل پہ تری آواز سے

فرد — بجلی کیطرح پھرتی تھی محفل میں کوندتی ۔ کیا کہیں وہ نگاہ کدہر تھی کدہر نتھی

فرد — مارتی ہو نہ جلاتی ہو کبھی عاشق کو ۔ نہ جفا آتی ہی تمکو نہ وفا آتی ہے

مطلع — خال شبگوں رخ روشن پہ تمہاری دیکھی ۔ ہمنی یوسف کے طرح خواب میں تاری دیکھے

فرد — بی سبب نالان نہیں ہیں یار کی در پہ ہم ۔ آشنا کرتا ہوں اوسکو درد کی آواز سے

فرد — پوچھتا ہیں جو مسیحا کہیں مجھکو ملتی ۔ درد دل کی بھی تمہیں کوئی دوا آتی ہے

مطلع — صبا بھی ہو کی کبھی نامہ بر نہیں جاتی ۔ ہوا بھی اتنا ادہر کی اودہر نہیں جاتی

فرد — لاکھہ بار اوٹھتا ہی پر جاتا نہیں ۔ درد شاید دل میں میری [illegible] ہے

مطلع
ہوتی ہی ہنا تو صبح جدائی اگر ایسی
اللہ نہ دشمن کو دکہائی سحر ایسی

مطلع
آب آوزندگی مستعار جاتی ہی
کرو نہ غمزی کہ فصل بہار جاتی ہی

مطلع
جو بیقراری دل اب ہی کہیں یہی ہوتی
تو آج تلک مری کا ہیکو زندگی ہوتی

فرد
آج تک کوہ بن لیلی کو نہیں صبر و قرار
میری مجنون مری مجنونکی صدا آتی ہی

فرد
یہ سمجھی ہم جو اوٹھا گرد باد صحرا مین
کسیکی روح کہین بیقرار جاتی ہی

فرد
وای قسمت ہمتو لنگر ہی اوٹھانی مین رہے
اور کئین موجونکی صورت کشتیان حباب کے

مطلع
ہیشک شکر نا بہی مجہہ پہ لازم ہی بسمل کی لیی
سر لگا رکہا ہی سینی تیغ قاتل کی لیی

فرد
روان ہی نکہت گل کسطرح سی عہد شباب
پلا شراب کہ ساقی بہار جاتی ہی

فرد
مجہی پہ پہیرتی تیسنہ ہی ناصحا
کبہی اوسکو جا کر نصیحت کیے

فرد
بڑا کریم ہی زاہد وہ بخش ہی دیگا
بساط کیا ہی ہم ایسی گناہگارونکی

فرد
فصل گل آئی ہی یون ہم تم ملین اے گلبدن
جیسی کلیان نکلی ہین شاخونسی ہمجور ہوی

فرد	تیری کوچی سی اب نہ گذرینگی	ہم ہی ایسی نہین گئی گذری
مطلع	بت مین نہ وفا کی بات پائی	بی عیب خدا کی ذات پائی
فرد	آئی پیری قشقہ دہو زنار توڑ ای برہمن	کیا اسی صورت سے جائیگا خدا کی سامنے
فرد	زاہد ہمسی پوچہو قدر انکی	بت ملی ہین خدا خدا کرکے
فرد	غش آگیا کبہی کبہی آنکہین بدل گئین	کیا کیا شب فراق مین نوبت گذر گئی
مطلع	درد بلبل خدا نہ سنوای	ہای گل کی صدا نہ سنوای
مطلع	زاہد کبہی جو گذری وہ بت کبہی نظر سے	سارے خدائی صدقے ایک ایک بال پر سے
فرد	مجلس وعظ مین آنا تو نہ ممکن تہا ہمیں	ہمکو تہامی ہوی یہان دست سبو لایا ہے
فرد	ہستی و نیستی کا کہلتا نہین ہے عقدہ	آتی ہین کچہ ادہر سی جاتی ہین کچہ ادہر سے
مطلع	صبر آتا ہی نہ مجکو نہ اوسی آتا ہے	دلکو سمجہاتا ہون نہین دل مہی سمجہاتا ہے
مطلع	اول عشق مین تو دردی رو تا کیا ہے	دل بی صبر ٹہہر دیکہہ تو ہوتا کیا ہے

میری بالین پر آکی بولی اجل
اوٹھیی سرکار نی بلایا ہی — خود

کیا غم عشق جان سی کم ہی
غم رہی جان کا کسی غم ہی — مصحفی

اک سناری پڑا ہوا ہی اسیر
کچھہ تمہارا غریب لیتا ہی — خود

دل نی کہا جو یار سی لپٹا ہین صبح تلن
ای شوق وصل ہان کوئی ارمان نکالیی — خود

مین تو سب اپنی کام خدا ہی کو سونپ دون
لیکن یہ خوف ہی کہ خدا بی نیاز ہی — خود

شیخ حرم کا شہر مین غضب جانتا ہون
لب پر صمد صمد ہی دل مین صنم صنم ہی — خود

جانا اگر حرم کو ہی منظور ای امیر
تو بتکدی سی راہ ہی سیدہی لگی ہوئی — خود

سو رہا پہیر کی منہ یار شب وصل آکر
واہ کیا طالع خوابیدہ نی کروٹ بدلی — خود

مسکرای وہ اس ادا سی امیر
مین تو سمجہا کہ اب گری بجلی — خود

ہم جسکی غم مین مرتی ہین اوسکو ابہی تلک
یہ بہی خبر نہین ہی کہ بیمار کون ہی — خود

خواب مین تہا وصل اب اون ہی سی جدائی ہوگئی
آنکہہ میری کیا کہلی تقدیر میری سوگئی — سلام

اوسکو بھی ہجر مین نہ ہماری خبر ہی — کمبخت موت آج کہان جا کی مر رہی

بیٹھی جو میری سینے پہ خنجر وہ کھینچکر — سمجھا مین آئی ہین مری ارمان نکالنی

جا کر کہینگی حسن کی بازار مین اسیر — ہم دلکو بیچتی ہین خریدار کون ہی

آپ سی بلبل نکلتی ہی کہین گلزار سے — بیکسی ہمکو لیے جاتی ہی کوی یار سے

چمن مین مری خاک اکر جای گی — تو بلبل ندامت سی مر جای گی

تری بس مین سی بوی گل آئی نسیم — جدہر جای گی تو ادہر جای گی

نہ دیکہا تو نی ای ملیکی کبہی چشم محبت سے — ہرن جا جا کی آنکہین ملتی ہین مجنون کی تربت سے

نقش تربت سی مون آفت مین اسیر — مٹ چکی یہ بہی کہین جہگڑا مٹی

دشت فرقت مین پڑی ہی جہبہ یا کل کڑی — دن بہت کم رہگیا ہی اور منزل کڑی

پاس یکتائی کا اوس شوخ کو ایسا ہی اسیر — گہر مین ہو آئینہ تو گہر کیطرف منہ نکری

سمجہائین مجکو ناصح لیکن ذرا سمجہیں — وحشت کی ہی مین لونگا مجکو جنون ہوا ہی

بیخودی یار کا پتا دیگی — بی نشانی نشان بتا دیگی — مطلع

بیٹھی جاتی ہین وہ پاس آئینی کی آگی سی — اوٹھہ نہین سکتی کلائی آستین کی آگی سی — مطلع

کیا مجھی کو دیکھکر حیرت ہوئی — دیکھو آئینی کی کیا صورت ہوئی — مطلع

ہوئی وہ شب وصال جیسی — اس شوق کی انتہا ہی کچھہ ہی — فرد

تری کوچی مین ہین سب یکبیک پہونچی آنا — کوئی ہی دو قدم پیچھی کوئی ہی دو قدم آگی — فرد

منہ سی جو آہ نکلی وقت وداع قاتل — بولا کہ تیر ماری تب آفرین نکلی — فرد

دل نہ بازار مین مہنگا ہی نہ سستا چھوٹی — کھو ہی جاتی ہی کہین کمبخت کہ جھگڑا چھوٹی — مطلع

دشت وحشت مین آدمی کیسا — سیکڑون کوس جوگنی نہ ملی — فرد

ہم سیہ بختون کو سرمی کی طرح — تیری چتون نی لگا رکھا ہی — فرد

دل جو تڑپا تو آنکھہ کیون روئی — بیٹھی بیٹھی اسی یہ کیا سوجھی — فرد

مکان سی سوی لامکان گئی — یہ وحشت کہان سی کہان لیگئی — مطلع

فرد — کوئی امید ترا درد دل سنے کیونکر — تو ایک بات کہی اور دو گھڑی روے

فرد — وصل دل کھول کر ہوا نہ نصیب — تو ملا تو کمر تری نہ ملے

فرد — چڑھ کی منبر پہ جھومی واعظ — اور جو سن لی کوئی خراباتی

فرد — آنسو تو بہاتا ہون مگر ڈر ہی یہ مجھکو — دم ہو جای نہ تن سی کہین نکل اوسکی گلی کی

فرد — وصلت گل کی کوئی راہ تو نکلی صبا — بیچ ہی ڈال مجھی ہاتھہ کسی گلچین کی

مطلع — محنتین کس کس سی لین قاتل تری نخچیر نی — چلی کھینچی تیر نی سجدی کیی شمشیر نی

فرد — درد دل کہیی تو کہتا ہی وہ شوخ — ایک ہی تمکو کہانی یاد ہی

مطلع — مشتاق بوی زلف رسا کا دماغ ہی — تیرا ہی ای اسیر بلا کا دماغ ہی

فرد — چاک چاک ایسا ہوا دست جنون سی پیرہن — کچھ نہین کہلتا گریبان کون دامن کون ہی

فرد — شہر ایک درد نہین کوئی ٹرہ کی آنکھون سی — کہ ایک روتی ہی جب دوسری ہنستی ہی

مطلع — آستین یار نی جتائی ہی — وقت تقدیر آزمائی ہی

کس نگہ سے تمنے دیکھا تھا اسیر	روتی روتی اونکو ہچکی لگ گئی	فرد
جنبش ہوئی جو نوک مژہ کو وہان امیر	اک پھانس سی ہمارے دلمین کھٹک گئی	فرد
تو وہ بت ہے کہ تجھے ساری خدائی چاہیے	بندہ الله سے کس کس کی برائی چاہیے	مصرع
آنکھ ابھی یاد مین اک گل کی لگی تھی میری	دو گھڑی مجکو نسیم سحری سونے تو دے	فرد
کہا جب اے صنم جلوہ دکھا دے	تو وہ بولا کہ یہ دولت خدا دے	مصرع
پوچھا نہ جنس دلکو بازار مین کسی نے	سو بار لیگئی ہم سو بار پھیر لائے	فرد
ضعف کی کچھ کہی نہین جاتی	سانس بھی اب تو لی نہین جاتی	مصرع
راتونکو کہا کرتا ہے بلبل سے یہ صیاد	ظالم تری فریاد تو سونے نہین دیتی	فرد
چھڑک کر میری زخمون پر نمک قاتل یہ کہتا ہے	نمک سے پاٹ دون مین آج میرا دل یہ کہتا ہے	مصرع
لگاؤن دور سے تلوار وہ قاتل یہ کہتا ہے	لپٹ جاؤن مین جوبن کی میرا دل یہ کہتا ہے	مصرع
کیا کہتے ہو تم زبان سنبھالو	یہ بھی کوئی گفتگو کا ڈھب ہے	فرد

فرد — زبان شمع کہتی ہی کہ مین تجھکو جلا دونگی | مین کب ٹلتا ہون پروانہ سر محفل کہتا ہے

فرد — تنہا مری پاس شب کو آئین | اتنا مرا اعتبار کب ہی

فرد — آپ ہی جل رہی ہین پروانی | شمع کی سرگذشت کون سنی

مطلع — جب دن کو کہا اونسی کہ وہ بات نہوگی | بولی کہ ٹھہر جا ابھی کیا رات نہوگی

فرد — سمجھا نہ مین تو حضرت ناصح کی ایک بات | کچھ خود ہی وہ کہا کیی خود ہی سنا کیی

فرد — چمن مین نالۂ بلبل سی بید باغ ہین | نہ آپ سوتی ظالم کسیکو سونی دی

فرد — مطلب کی بات منہ تلک آتی نہین کبھی | اک بات ہے کہ میری ہی بن من زبان ہے

فرد — پوچھی کوئی فلک سی کہان قیس و کوہکن | دو اک جو تھی نمود کی عاشق وہ کیا ہوئے

مطلع — کہتا ہی کون گرد سواری کی گرد ہی | مجنون کی خاک محمل لیلی کی گرد ہی

فرد — جب کہا مینی تو کیون مجھکو کئی ہو شہید | ہنس کی کہنی لگی اللہ بھی اک کام تھی

فرد — کرتی ہو سینہ چاک مرا تیر کی طرح | اللہ میری دل سی بھی پیکان عزیز ہے

ایکی

مطلع — اسکی پروا کچهہ نہین تکلیف یا آرام ہی ۔ ای غم جانان مجہی تیری خوشی سی کام ہی

مطلع — صبر آتا ہی مری دل کو نہ توانا سی ہی ۔ رات دن اب مری آنکہون سی لہو آتا ہی

مطلع — عشق اب ہمکو جہانتک باقی ہی ۔ اک ذرا جانکنی تاک باقی ہی

مطلع — بہت بقا نہ سمجہ ای ہنسی رہو گلونکی ۔ کہ چار دن ہی چمن مین بہار پہولونکی

مطلع — گلی مین یار کی جبتک کہ مر نہ جائینگی ۔ ہزار ستم گئی گذری ہین پر نہ جائینگی

فرد — نجد مین گہبرا کی جا نکلی جو ہم ۔ قیس بولا پیر و مرشد خیر ہی

فرد — دست ساقی سی حرم مین کچهہ جام لینی نکا ۔ غیب سی آواز آئی یہ شب آدینہ ہی

فرد — مین رو دیا جو امیر اونکی مسکرانی پر ۔ تو بولی آپکی میری ہنسی نہین ہوتی

مطلع — گیا دل تو لیکن یہ مشکل کڑی ہی ۔ ابہی عشق مین جان کہونی پڑی ہی

فرد — آپ ہی تم امیر کہوی گیی ۔ یار کی جستجو کو نکلی تہی

فرد — کیا اوس بت نے قتل الحمد للہ ۔ یہی تو ہم حسد اسی چاہتی تہی

فرد — زبان شمع کہتی ہے کہ مین تجھکو جلا دونگی ۔ مین کب ٹلتا ہون پروانہ سر محفل کہنا ہے

فرد — تنہا مری پاس شب کو آئین ۔ اتنا مرا اعتبار کب ہے

فرد — آپ ہی جل رہی ہین پروانی ۔ شمع کی سرگذشت کون سنی

مطلع — جب دن کو کہا اونسی کہ وہ بات نہو گی ۔ بولی کہ ٹھہر جا ابھی کیا رات نہو گی

فرد — سمجھا نہ مین تو حضرت ناصح کی ایک بات ۔ کچھ خود ہی وہ کہا کیے خود ہی سنا کیے

فرد — چمن مین نالہ بلبل سے بد دماغ ہین سب ۔ نہ آپ سوئی ظالم کسیکو سونی دی

فرد — مطلب کی بات منہ تلک آتی نہین کبھی ۔ اک بات ہے کہ میری ہی منہ مین زبان ہے

فرد — پوچھی کوئی فلک سے کہان قیس و کوہکن ۔ دو اک جو تھی سو دکی عاشق وہ کیا ہوئے

مطلع — کہتا ہے کون گرد سوار یکی گرد ہے ۔ مجنون کی خاک محمل لیلی کی گرد ہے

فرد — جب کہا مینی تو کیون مجھکو کری تھی شہید ۔ ہنس کی کہنی لگی اللہ بھی اک کام سہی

فرد — کرتی ہو سینہ چاک مرا تیر کی طرح ۔ اللہ میری دل سے بھی پیکان عزیز ہے

اپکی

رہی ہین وصل مین سوبن ہم اگر کروٹ وہ ادہر کی | جدا رہنی کی عادت تم کو کسنی ڈالی ہی

وہ کیا جانی کسیکا حال کیا ہی | کہ درد عشق سی نا آشنا ہی

غم ہجر سی کوئی اتنا تو پوچھی | کلیجا مرا کیون ملی ڈالتا ہی

نوبت اشک بہانی کی بری ہوتی ہی | دیکھہ ای چشم تر اب کیسی ہنسی ہوتی ہی

پھر تو نی امید اوس سی کی بات | سو باتین ابہی سنا چکا ہی

ایسی کیا بات کہہ اوٹھی تم آپی | کہ کسیطرح پھر ہنسا نہ سکی

دونون ہین ادہر ہی کر فرق ہی اتنا | تقدیر بنا دی ہی تدبیر بتا دی ہی

انسان جو چاہی کہ نہو اوسکو کبھی رنج | زنہار کسی سی کوئی امید نرکہی

آزردہ غیر سی ہوئی ہین مجکو گالیان | کس سی بہری ہوئی تہی وہ کس پر برس پڑی

پی کی آب دم شمشیر ہی اتنا تو ہی پیاس | منہ سی باہر تری کشتی کی زبان نکلی ہی

عجب بیخودی ہی خبر کچہہ نہین | کہان سی ہم آئی کہان جائینگی

فرد — عشق مین انجام ہی میری سینہ تنگی کا / یار زلف شانہ مین سی اپنی اتنا چھوڑے

مطلع — خنجر کا ذوق شوق شہادتکا جوش ہے / سر کی بھی خبر ہی نہ گردنکا ہوش ہے

مطلع — جیتر کی بجا نہین ہی جو وہ خود فروش ہے / جوبن کا ہی او بہار جوانی کا جوش ہے

مطلع — جب دیکھتا ہون یار کی بند قبا کھلے / کہتا ہون یون ہی دل کی گرہ یا خدا کھلے

فرد — یہ رنگ تشنہ دہانی ہی بعد مردن بھی / اوگی ہین خاک سی کانٹی زبان نکالی ہوی

فرد — گم ہو گیا ہون یار کو مین نامہ بھیجکر / قاصد پھری ادہر سی تو پائی کہان مجھے

فرد — میری بالین پہ روتی ہی حسرت / عشق بھی مرگ نوجوانی سی ہے

فرد — وہ تیر جلد کہین آ کی کب سے بیٹھی ہین / جگر کو تھامی ہوی دلکو ہم سنبھالی ہوی

فرد — تیری در تک تو لایا ہی ہمین شوق / یہان سی گھر تلک اب کون لیجائے

فرد — اس واسطی مرتا نہین اے جان مین اب تک بھی / بیداد کا تمکو کوی ارمان نہ رہجائے

مقطع — ڈالی پہولونکی اگر میری حضور آتی ہے / پتی پتی سی مجھی بوی غرور آتی ہے

رہی ہین وصل مین سو جب ہم اگر کروٹ وہ اودہر کی
جدا رہنی کی عادت گلو ملنی نہ دی آئی ہی — فرد

وہ کیا جانی کسیکا حال کیا ہی
کہ درد عشق سی نا آشنا ہے — مطلع

غم ہجر سی کوئی اتنا تو پوچھی
کلیجا مرا کیون مسلی ڈالتا ہے — فرد

نوبت اشک بہانی کی بری آئی ہی
دیکھہ ای چشم تر اب کیسی ہنسی ہوتی ہے — مطلع

پھر تونی امید اوس سی کی بات
سو باتین ابہی سنا چکا ہے — فرد

ایسی کیا بات کہہ اوٹھی تم آپ سی
کہ کسیطرح پھر بتا نہ سکی — فرد

دونون ہین اودہر ہی سی کر فرق ہی اپنا
تقدیر بنا دی ہی تدبیر بنا دی ہے — فرد

انسان جو چاہی کہ نہو اوسکو کبہی رنج
زنہار کسی سی کوئی امید نرکہی — فرد

آزردہ غیر سی ہوئی دین مجکو گالیان
کس سی بہری ہوئی تہی وہ کس پر برس پڑی — فرد

پی کی آب دم شمشیر ہی اتنک بہی پیاس
منہ سی باہر تری کشتی کی زبان نکلی ہی — فرد

عجب بیخودی ہی خبر کچہہ نہیں
کہان سی ہم آئی کہان جائینگی — فرد

مطلع	نہ رہی نہ جانی کی ہمکو خبر ہی	یہ کیسی اقامت یہ کیسا سفر ہی
مطلع	نامہ بر یار کی اسکی نہین کہتا ہی	ایک ہی بات ٹھکانی کی نہین کہتا ہی
فرد	سارا جہان ہی گویا تصویر کا مرقع	اس بزم مین کسیکو پروا نہین کسیکی
فرد	کٹ کی سر میرا جو قدمون پر گرا	گر پڑی آنسو مری جلاد کی
مطلع	تا جوانی ہوش تھا پیری مین غافل ہو گئی	رات بھر جاگا کیی ہم صبح ہوتی سو گئی
فرد	ہی یہی قتل کی لذت تو کبھی اے قاتل	حشر کو بھی تری فریاد نکرنی دیگی
مطلع	یہ دل نی کنج قناعت سی آشنائی کی	کہ ہاتھ اوٹھا کی دعا کی شکستہ پائی کی
مطلع	جان پائی ہی غم الفت مین کہونیکی لیی	دل تڑپنی کی لیی ہی آنکھ رونیکی لیی
فرد	دم جو نکلا غم فرقت مین تو ہم یہ سمجھی	دل جو روٹھا تو سنانی کی لیی جان گئی
مطلع	جگر سنبھالا تا ہی جو دل سینی مین جلتا ہی	جو ہمسایہ ہی آخر کام کچھ اوس سی نکلتا ہی
مطلع	بالای آسمان تھی ہم عرش آشیان تھی	کوئی نتھا وہان تھی اکیلا ہمین جہان تھی

مین

مین جو کہتا تھا فنا کی جیسی فرمائش نکر — باغبان سب پھول مرجھا کر چمن مین رہ گئی — فرد

کچھہ تو میری درد دل نی اوسکی دل مین راہ کی — بیٹھی بیٹھی آج اوس بیدرد نی اک آہ کی — مطلع

خاموش ہین لحد مین جو لوگ خوش بیان تھی — غنچونکی وہ دہن ہین بلبل کی جو زبان تھی — مطلع

دی مجکو محبت اک پری کی — اللہ نی بندہ پروری کی — مطلع

ہر روز میری منہ پر ہنستی ہین دوست دشمن — رونی نی ہر گھڑی کی سب آبرو ڈبوئی — فرد

مجکو حیرت ہی کہ دنیا کی توفانی ہی بہار — نخل حسرت کس طرحسی اوس چمن مین رہ گئی — فرد

دیکھا خزان مین ہمنی بلبل کی آشیانکو — دو چار پر شکستہ دو چار استخوان تھی — فرد

جو وہان جاتا ہی پھر اوسکی خبر ملتی نہین — نامہ بر کی واسطی بھی نامہ بر درکار ہی — فرد

کم زور پا کی ہمکو کیا بل کی دی ہیچ — ہم بھی تو نوجوانو آخر کبھی جوان تھی — فرد

بہار اوس رخ رنگین کی لوٹتا ہی خط — ہم ایک عمر سی ہین جسپہ ہر کہائی ہوی — فرد

پہونچی جو ہم عدم کو اہل عدم یہ بولی — مدت کی بعد آئی اتنی دنون کہان تھی — فرد

تری چاہنی والی مرجائینگے — یہ ناکام بھی کام کرجائینگے

منہ دیکھو نہین مقتل مین اجل کا تری سوتے — ای خنجر قاتل تجھی غیرت نہین آتی

پھانکتا ہون تری گلی کی خاک — دل مرا ہی یہین ملی نہ ملے

بجای دختر رز میکدی مین حور آئی — جو توبہ توڑون تو آواز یا غفور آئی

جب آتا ہی غش ہمکو آتا ہی دھیان — امیر ایک دن یونہین مرجائینگی

جب مین کہتا ہون غضب تیرا کلیجا ہی — ہنسکی کہتا ہی ابھی آپنی دیکھا کیا ہی

کوئی دم بی تکلف ہو کی سنتو مین اکر بیٹھی — تو جو کچھ عرش پر ہی کیہ نی زاہد وہ گھر بیٹھی

امیر اتنا جو ہوئی نہین قسمت وجہ ہی اسکی — بلندی بخت کی حصی کی بھی اشعار مین آئی

خاتمۃ الطبع سخن شناسان سراپا مذاق کو مژدہ کہ اس شاہد رعنای سخن دلپذیر رشک کلام میرزا و میر ابیات مفردات شاعر عدیم النظیر جناب منشی امیر احمد صاحب لکھنوی متخلص بہ امیر نی عہد دولت مہد

بندگان دارا دربان قدردان ہنر عالم پرور آسمان جاہ ظل اللہ جناب
نواب محمد کلب علیخان بہادر دام ملکہم و اقبالہم مین مطبع حسینی ملقب
برئیس المطابع واقع دار الریاست مصطفی آباد عرف رامپور مین باہتمام صاحب سایہ
آستان عرش نشان شہنشاہ نشان محمد حسین صانہ اللہ عن کل شین
حلیہ طبع کو زیب بر و دوش فرمایا دیدہ نظارگیان مشتاق کو
جلوہ فروشی سے آئینہ حیرت بنایا نام تاریخی اسکی ترتیب کا گوہر انتخاب ہے
ہر شعر اسکا انتخاب ہر مصرع لاجواب ہے الحق اسی تاک کی شعر زبانون پر
رہجاتی ہین ایسی مضامین عام پسند سے اہل مذاق لذت اوٹھاتے ہین
حضرت میر تقی مغفور کی تقلید ٹھیک ٹھیک جیسی منشی صاحب ممدوح نے
فرمائی ہے راقم کی نظر سے آج تک کسی سے وقوع مین نہین آئی امید ہے کہ جو
اسے ملاحظہ کرین اوس کے دعوی کو سچ پائین مصنف اور اہل مطبع کو دعای خیر یاد فرمائین

قطعۂ تاریخ طبع نتیجۂ فکر جناب نواب مرزا خانصاحب داغ دہلوی

وقت ترتیب جب یہ سن پوچھا ۸۸
ہو مرتب بہی ہی تاریخ
داغ نے نظم طبع دل چسپ
دلبر انتخاب ہی تاریخ ۱۲۹۰

قطعۂ تاریخ ترتیب [illegible] متخلص بہ [illegible]
[illegible]

قطعۂ تاریخ لاجواب ترتیب گوہر انتخاب نتیجۂ طبع بلند پایہ والا گہر
عالی نظر جناب نواب محمد صفدر علیخان بہادر متخلص بہ صفدر
کہ از عمدہ تلامذۂ حضرت مصنف اند

تازہ ہوں دماغ اہل معانی کی کیونکر	جو شعر ہیں وہ نافۂ زلف رسا ہے
اس نظم دلاویز کی ترتیب کی تاریخ	صفدر نے کہی عطر مضامین کا ہے ۱۲۸۵

قطعۂ تاریخ شاعر عدیم النظیر جناب میر اللہ تسلیم (?) ... شاگرد رشید اسیر و مؤلف (?)

زہی گوہر انتخاب اسیر	کہ مضمون اس میں ہیں بندش سلیس
کہی طبع کی میں نے تاریخ اسیر	یہ اچھا ہے انتخاب نفیس ۱۲۹۰

قطعۂ تاریخ مقبول بارگاہ صمد سید احمد ندرہ صاحب متخلص بہ احمد متوطن امروہہ

مطبوع نہ کس طرح سے ہوں یہ اشعار	ہیں مجمع حسن معنوی و صوری
تاریخ بھی ٹھیک اسکی احمد	یہ میر کی تقید ہے پوری پوری ۱۲۹۰